ملک خداداد پاکستان کے قیام اور بقا کے
حوالے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اولیاء کرام رحمۃ اللہ علیہ کی
پیش گوئیاں پر مشتمل ایک علمی اور ایمان افروز تحفہ



روحانی پاکستان



مصنف
علامہ ریاست علی مجددی

کتب خانہ امام احمد رضا

مملکت خداداد پاکستان کے قیام اور بقا کے
حوالے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اولیاء کرام رحمۃ اللہ علیہ کی
پیشن گوئیاں پر مشتمل ایک علمی اور ایمان افروز تحفہ

روحانی پاکستان

مصنف

علامہ ریاست علی مجددی

0304 3136715

کتب خانہ امام احمد رضا دربار مارکیٹ لاہور

0313-8222336
0321-4716086

نام کتاب ———— روحانی پاکستان

مصنف ———— علامہ ریاست علی مجددی

پروف ریڈنگ ———— محمد نعیم اللہ خاں قادری

صفحات ———— 304

اشاعت ———— 2023ء

ھدیہ ———— 700

ملنے کے پتے

سٹاکسٹ

کتب خانہ امام احمد رضا
دربار مارکیٹ لاہور

مکتبہ قادریہ
نزد میلاد مصطفیٰ چوک سرکلر روڈ گوجرانوالہ

نشانِ منزل پبلی کیشنز
دربار مارکیٹ لاہور

سیالوی پبلی کیشنز
غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور

مکتبہ قادریہ
لاہور

مکتبہ نظامیہ
اردو بازار لاہور

مکتبہ الفرقان
گوجرانوالہ

مکتبہ نظامیہ
شیخوپورہ

حُسنِ اِنتسابْ

فخرِ موجودات... باعثِ تخلیقِ کائنات... شمس الضحیٰ... بدرُ الدجیٰ... حاصلِ کُن
شاہِ لولاک... رسولِ پاک... سیدُ الابرار... محبوبِ پروردگار... شاہسوارِ براق... سرورِ کائنات
سلسبیلِ باغِ جنت... آبِ حیاتِ رحمت... ساحلِ نجاتِ اُمت
قبلہء دیں... کعبہء ایماں... شہنشاہِ دو جہاں... امامِ مرسلاں

حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

کی بارگاہِ قدسیہ میں

طالبِ شفاعتِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم
ریاست علی مجدّدی

به فیضانِ نظر

چراغ راہِ جہاد... داعیِ صراطِ حق... بدرِ منیر... ماہِ تاباں... وقارِ عالماں
صاحب عرفان... تاجِ زمانہ... اِک ملک صفت اِنساں... سعیدِ زماں
قاسم عشق ومحبت رسول... مصباح بردارِ عشق رسول... تمکنت مجلس فقر... عالم عصر
سراج العارفین... شہبازِ طریقت... شارحِ مکتوباتِ اِمامِ ربّانی... سعید الاولیاء
حضرت علامہ ابوالبیان **پیر محمد سعید احمد مجددی** قدس سرہٗ العزیز
رحمۃ اللہ علیہ نقشبندی... قادری... چشتی... شاذلی... اَویسی رحمۃ اللہ علیہ
آستانہ عالیہ درگاہ حضرتِ ابوالبیان علیہ الرحمۃ والرضوان گوجرانوالا
جن کی نگاہِ فیض سے بندۂ ناچیز یہ خدمت سرانجام دے سکا

به فیضانِ کرم

پیکر صدق واِخلاص... عالمی مبلغِ اِسلام... پروردۂ آغوش ولایت
شیخ کامل... بحرِ علم وعرفان... جانشین ابوالبیان... صاحبزادہ والاشان
حضرت علامہ صاحبزادہ **پیر محمد رفیق احمد مجددی** دامت برکاتہم العالیہ
زیب سجادہ درگاہ حضرت ابوالبیان رحمۃ اللہ علیہ گوجرانوالہ شریف
ناظم اعلیٰ عالمی اِدارہ تنظیم الاسلام

گدائے درگاہِ مرشد
ریاست علی مجددی

﴿ فہرست ﴾

مقدمہ

دُنیائے ہست و بود کے نقشے پہ کلمہ طیبہ کی بنیاد پہ حاصل کئے جانے والی واحد نظریاتی مملکت ''اِسلامی جمہوریہ پاکستان'' کو یہ امتیاز حاصل ہے کہ اِس کے حصول کی جدو جہد سے لے کر اِس کے قیام تک کے لئے بے شمار قربانیوں کی تاریخ ہے۔ قبل اِس کی تخلیق، تعمیر اور تکمیل تک کے لئے روحانی بشارات کا سلسلۂ عظیم موجود ہے۔

ہمارے ہاں تحریک پاکستان اور تاریخِ پاکستان کے موضوع پہ نصابی، غیر نصابی سطح پہ جس طرح گرانقدر فکری اور علمی کاوشوں کا شدید فقدان ہے بالکل اسی طرح اِس کی تاریخ کے اس خاص روحانی پہلو پہ بھی کسی اہل دِل کی اپنے شوق کی فروزاں شمع کے علاوہ کوئی قابل ذِکر کام نہیں ہوا کہ کس طرح اِس عظیم مملکت کے قیام اور تشکیل کے لئے حبیب رب العالمین، رحمۃ للعالمین، شفیع المذنبین، خاتم النبین، ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے روحانی طور پر کتنی واضح بشارات سے ہمارے اکابرین کو بارہا سرفراز فرمایا اور ہمارے بزرگانِ دین نے کس طرح سے ان بشاراتِ عظمیٰ کی روشنی میں اُمت کے سرکردہ اکابر کو اس مملکت کے قیام کی بشارات دیں اور اس کے لئے بھرپور جدو جہد کو عین حق قرار دیا۔ بہت ضروری تھا کہ ہمارے اہل علم اس حوالے سے بشارات کے علمی ذخائر کو ہر جا سے تلاش کر کے یکجا کرتے ہوئے نسل نو کے لئے اس عظیم مملکت کی روحانی بنیادوں کی تاریخ تحریری روپ میں سامنے لاتے۔ مگر اس موضوع پر آج تک چند کتابوں اور رسائل میں اِکا دُکا واقعات کی اشاعت سے زیادہ کام نہ ہوسکا۔

برادرم علامہ ریاست علی مجددی جن کا ذوقِ علمی انہیں تلاش و جستجو پر اُبھارتا ہے اور ان کا مطمعٔ نظر نئے زاویوں سے ملت اِسلامیہ کی علمی تاریخ اور علوم وفنون کو سائنسی انداز میں جانچنا،

پرکھنا اور عمدہ علمی خطوط پر اُن کو اہل دِل کے حضور پیش کرنا ہے۔ آپ کی ہزاروں کتابوں پہ مشتمل عظیم الشان لائبریری ہے جس سے اہل دِل علماء اور محققین بھرپور اِستفادہ کر رہے ہیں۔ اُسی علمی ذخیرہ سے انہوں نے اِس موضوع پر بڑی خاموش ریاضت سے نہایت وقیع اور خوبصورت کام کر کے ہماری علمی تاریخ کا یہ سنہرا باب احسن انداز میں رقم کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں اس کی جزا دے...... امین۔

ملت اِسلامیہ کی رُوحانی تاریخ کے ایسے ایسے گراں مایہ موتی (عظیم بشارات) مختلف کتابوں اور رسائل سے چن کر اُن کو مکمل حوالوں اور حواشی سمیت پیش کر کے انہوں نے نہ صرف اپنے ذوقِ تحقیق سے ہمیں شادکام کیا ہے بلکہ اِس موضوع پہ تحقیق کرنے والوں کو ایک نئی جہت میں کام کرنے کی مہمیز بھی دی ہے کہ پاکستان کے قیام کی ایک پوری تاریخ یہ بھی ہے جس کی طرف ابھی تک توجہ نہیں دی جا سکی۔

کتاب ''روحانی پاکستان'' پاکستان کے خواب سے تکمیل تک ہمارے آقا و مولا حضور ختمی مرتبت صلی اللہ علیہ وسلم کے لطفِ خاص اور توجہات کی کامل اور بلیغ آئینہ داری لئے ہوئے ہے۔ اسم محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے اِس مملکت کی خاص نسبت، قائداعظم محمد علی جناح کا اِس عظیم جدوجہد کے لئے انتخاب اور حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے اُنہیں اس کارِ منصبی کے لئے جھنڈا اعطا ہونا، اِس مملکت کے قیام اور بقا کے لئے دُعاؤں کا سائبانِ رحمت ہونا، اِس مملکت کے ہمیشہ قائم رہنے اور نظام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نفاذ کے لئے اِس کے حصول کی تاریخی جدوجہد، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نگاہِ لطف و عنایت اور کرم نوازیوں کی تاریخ کو سامنے لاتا ہے۔

اکابرینِ اُمت بالخصوص حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ... حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ... حضرت امام بری رحمۃ اللہ علیہ... حضرت نعمت اللہ شاہ ولی رحمۃ اللہ علیہ... حضرت پیر سید جماعت علی شاہ محدث علی پوری رحمۃ اللہ علیہ... خواجہ قمر الدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ... حضرت فضل شاہ جلالپوری رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر کئی اکابرینِ اُمت کے مبشرات اور روحانی برکات کے اِیمان افروز واقعات سے اِس

کتاب کو مکمل کرتے ہوئے برادرم علامہ ریاست علی مجددی نے ان نفوسِ قدسیہ کی توجّہات مبارکہ اور پاکستان کی تشکیل کی جدوجہد میں ان کی روحانی امداد کا جس طرح سے تاریخی تذکرہ کیا ہے وہ ہمارے موٴرخین کے لئے نہایت قابل توجہ ہے۔

زیرِعنوان ایمان افروز واقعات کو بڑی جستجو اور تلاش وتحقیق سے جمع کر کے کامل التزام سے یوں یکجائی دی ہے کہ اہل دِل اِس پہ عش عش کرتے رہیں گے۔ قیام پاکستان کے متعلق بشارات کے حوالے سے ایسے قوتِ ایمانی سے لبریز واقعات پڑھ کر نہ صرف یہ کہ ایمان تازہ ہو جاتا ہے بلکہ یہ بھی یقین ہو جاتا ہے کہ پاکستان ہمیشہ زندہ رہنے کے لئے بنا ہے بلکہ خود رسولِ مقبول ﷺ، آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور آپ کے محبوب اولیائے کرام رحمہم اللہ اِس کی بقا کے لئے ہر لحہ روحانی طور پر اپنی توجہاتِ قدسیہ سے ہمیشہ اِسے نوازتے رہتے ہیں اور نوازتے رہیں گے۔

اس حق وناحق کی تمیز اُٹھ جانے کے دور میں علامہ ریاست علی مجددی کی یہ علمی کاوش اپنی جگہ پر دینی، روحانی اور ملی تاریخ کے تناظر میں ایسی یادگار اور نا قابل فراموش خدمت ہے جس پر ہم نازاں رہیں گے۔

اللہ کریم برادرم علامہ ریاست علی مجددی کے علم وفضل میں مزید برکت دے اور حضرت رسالت پناہ ﷺ کی توجہات خاص سے انہیں ہمیشہ حصۂ وافر ملتا رہے اور وہ ملت اِسلامیہ کی دینی، علمی، روحانی اور فکری آبیاری کے لئے ہمیشہ یونہی ذوق وشوق سے سرگرم عمل رہیں اور ان کے نورِ بصیرت سے عالم استفادہ کرتا رہے...... آمین، ثم آمین، یارب العلمین۔

ڈاکٹر انوار احمد اعجاز

کمال منزل عبداللہ کالونی

کشمیر روڈ گوجرانوالہ

نظم توشیح

علامہ ریاست علی مجددی ہوراں دی شخصیت تے اِسلامی و معاشرتی خدمات نوں سامنے رکھدیاں ہوئیاں صنفِ توشیح دی نظم

از: حاجی فقیر آثر انصاری فیض پوری

عین : علامہ ریاست علی مجددی دَورِ سلف دی یاد دُہرا رہے نیں
فقر، غنا، سلوک دا اَج حضرت، دُنیا داراں نوں سبق پڑھا رہے نیں

لام : لعل یگانہ ماں جایا ساڈے پیو دا پُتر لجپال ہیگا
اِک اِک لمحے توں خبردار ہیگا ہوش مند تے باکمال ہیگا

الف : اَج دے دور پُرآشوب اَندر اُلفت مہر دِیاں دولتاں وَنڈ رہے نیں
لالچ لوبھ تے حرص ہوا کولوں اپنے دامن دے تائیں چھنڈ رہے نیں

میم : مہر محبت اِیثاراں دی ایہہ اِک سدا بہار آبشار ہیگے
نِگہ وِچ حیا کمال دا اے نیک سیرت تے نیک کردار ہیگے

ھے : ہر ویلے ذِکر فکر اَندر اپنے من دے تائیں لگائی رکھدے
بوٹی چنبے دی مہکی اے من اَندر قرب و جوار دے تائیں مہکائی رکھدے

رے : رحمتاں برکتاں وَس رہیاں کرم و فضل عطا رحمان کیتا
وِچ عالماں دے شمار ہیگا مولا ایہنا دا اُچا شان کیتا

یے : یاری نہ لائی نال دُنیا، نال دین دے یاری لائی اے
پابند ایہہ صوم صلوٰۃ دے نیں، سنت آقا ﷺ دی ایہناں اَدائی اے

الف : ایہناں دے وِچ اِیثار اَیناں، وِچ زمانے اِیثار ورتا رہے نیں
اپنے مرشد کامل دا حکم من کے، کیڈی سوہنی حیاتی نبھا رہے نیں

سین : سیرت صورت ماشاء اللہ چن چودھویں وانگوں اے چہرہ ہیگا
علم ادب صحافت دا سر اُتے بنھیا ایہناں نے سوہنا سہرا ہیگا
تے : تاریخ دے علم دے جانو اَیڈے حال ماضی دا ڈاہڈا جان دے نیں
ایس دھرتی اُتے کیہہ کیہہ ہویا اِک اِک پل دا حال سیہان دے نیں
عین : علم اَدب اَگے وَنڈ رہے نیں جیہڑا مرشد پاک عطا کیتا
قرآن حدیث تے فقہ دے واقف واہ واہ ایہناں فرض اَدا کیتا
لام : لائے تشریف اِک روز حضرت' میری محفل نوں ایہناں سجا دِتا
نقشبندی مجددی رنگ گوہڑا' ساری محفل نوں ایہناں چڑھا دِتا
بے : یار بنیا دِلدار بنیا راز دار بنیا غمگسار بنیا
ڈاہڈا اُلفت پیار جتایا ایہناں فقیر آثر لئی باعثِ وقار بنیا
میم : میں ایران عراق دا جد سفر کر کے واپس آ گیا ساں
سفرنامے نوں ایہناں کمپوز کیتا اوکھے مرحلے توں گھبرا گیا ساں
جیم : جدوں سی شفقت فرمائی ایہناں کتاب چھپ بازار وِچ آ گئی سی
پنج مُلکاں دا سفرنامہ ہیگا میرے ناں دا ڈنکہ وجا گئی سی
دال : دولتِ ایمان' یقینِ محکم ایس بندے دے وِچ کمال دے نیں
ماں پیو نے سوہنی تربیت کیتی اوہو پارسا رُوپ وکھال دے نیں
دال : درد اِک بے بہا ہیگا ایہدے من نوں جنہے نڈھال کیتا
لائق دِھی دی رِحلت ہوئی جسدم ہجر دِھی دے نے بے حال کیتا
بے : یاد عمارہ دِھی دی جد آ کے ایہناں دے تائیں ستاوندی اے
اودوں آثر فقیرا ہجر اَندر اکھ ایہناں دی نیر وگاوندی اے

﴿نوٹ﴾ ہر شعر دا پہلا اکھر جوڑ و تاں علامہ ریاست علی مُجدّدی بن دا اے

﴿ماہنامہ راوی لہر فروری ۲۰۲۱ء: اَز:: حاجی فقیر آثر انصاری فیض پوری﴾

علامہ ریاست علی مجدّدی

اُونچا ہے تیرا نام ریاست مُجَدَّدِیُ
دُنیا میں تیرا احترام ریاست مُجَدَّدِیُ

تیرا قلم حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ رضی اللہ عنہم کی شان میں
چلتا رہے مدام ریاست مُجَدَّدِیُ

دینِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت و عظمت کے واسطے
تو نے کِیا ہے کام ریاست مُجَدَّدِیُ

اَحباب و اَقرباء سے رکھتا ہے تو خلوص
دِل میں ہے اِحترام ریاست مُجَدَّدِیُ

دُنیا و دِیں میں ہر جگہ تم سرخرو رہو
جاری ہو فیضِ عام ریاست مُجَدَّدِیُ

بخشے تجھے خدائے پاک عزّت یہاں' وہاں
میری ہے یہ دُعا مدام ریاست مُجَدَّدِیُ

رحمتؔ کو بھی عقیدت و اُلفت ہے تیرے سنگ
عظمت کو تیری ہے سلام ریاست مُجَدَّدِیُ

﴿کلیاتِ رحمت: ۲۰۴/ حاجی رحمت علی رحمتؔ (اوکاڑا)﴾

0321-6964191

حرفِ اوّل

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْنَ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ اَجْمَعِیْن اَمَّابَعْدُ!

♥ ہر قسم کی حمد و ثناء اُسی پروردگارِ عالم' ذاتِ وحدہٗ لاشریک کے شایانِ شان ہے' جس نے امرِ کُن سے کل عالمین کو تخلیق فرمایا۔ پھر تمام عالمین میں سے حضرتِ اِنسان کو تمام موجودات پر بزرگی عطا فرمائی' اپنے فضل سے نعمتوں کے دریا بہا دیئے' حتیٰ کہ اِسی اِنسانی روپ میں انبیاء کرام علیہم السلام کو مبعوث فرمایا۔ تمام انبیاء کرام علیہم السلام کو معجزات اور کمالات عطا فرمائے۔ پھر سب نبیوں اور رسولوں کے آخر میں اپنے پیارے محبوب حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو اِس کائنات میں بھیج کر تمام عالمین پر احسان فرمایا۔

پھر بے حد و حساب درود و سلام اُس ستودہ صفات... خلاصہء موجودات... شاہِ لولاک ...رسولِ پاک... سید الابرار... محبوبِ پروردگار... حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر... جن کی خاطر یہ چودہ طبق کی کائنات بنائی گئی... جن کے لیے یہ بزمِ ہستی سجائی گئی... جن کے لیے عروسِ کائنات کے گیسو آراستہ کیے گئے... جنہیں تختِ ختم نبوت پہ جلوہ گر کیا گیا... جن کے سرِ اقدس پر تاجِ ختمِ نبوت سجایا گیا... جنہیں ساقیء کوثر کا منصبِ عظیم عطا فرمایا گیا۔ جنہیں کُل عالمین کے لیے رحمت بنا گیا' جو تمام مخلوقات کے لیے نجات دہندہ بن کر تشریف لائے۔

♥ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہِ اَقدس میں دُرود و سلام کا تحفہ پیش کرنے کے بعد عرض ہے کہ بندۂ ناچیز راقم الحروف جب ۲۰۰۷ء میں حضرت سید علی ہجویری المعروف داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کے بعد اَز وصال فیوض و برکات پر ''چشمۂ فیض گنج بخش'' کے عنوان سے کام کر رہا تھا تو اُسی دوران داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے پاکستان کے قیام اور اِس کی روحانی اِمداد کے متعلق بھی چند ایک واقعات درج کئے' عین اُسی وقت اللہ تعالیٰ کی طرف

سے دل پر یہ القا ہوا کہ کیوں نہ اور بزرگوں کے واقعات' بشارات اور فرمودات جو خاص پاکستان کے ماضی' حال' مستقبل کے متعلق ہیں وہ بھی اکٹھے کر لئے جائے' بس پھر اُسی وقت سے اس موضوع پر مواد اکٹھا کرنا شروع کر دیا۔

اِس سلسلے میں شفیق و مہربان والدین کی دُعائیں اور پیر و مرشد... شیخ طریقت... امام السالکین... سراج العارفین... شہبازِ طریقت... سعید الاولیاء... شارح مکتوباتِ امامِ ربانی حضرت علاّمہ ابوالبیان پیر محمد سعید احمد مجدّدی قدس سرہ (م ۲۰۰۲ء گوجرانوالا) کی نظرِ عنایت سے آسانیاں پیدا ہوتی گئیں۔ کافی سال غور و خوض کے بعد اِس کا نام ''روحانی پاکستان'' تجویز ہوا۔ اِس کام میں میرے ساتھ بہت زیادہ ساتھیوں نے تعاون فرمایا' خصوصاً:

❤ مشہور و معروف ادیب قادر الکلام شاعر' عجز و انکساری کے پیکر' خوش اخلاق' مفسر قرآن' حاجی فقیر آثر انصاری فیض پوری نے نظم توشیح لکھ کر عطا فرمائی۔

❤ علم الاعداد سے کھیلنے والے' خوش طبع' ملنسار' منجھے ہوئے ادیب' شہرِ اوکاڑہ کی پہچان حاجی رحمت علی رحمتؔ جماعتی نے جامع نظم لکھ کر بھیجی۔

❤ مشہور و معروف ادیب' نقاد' فنِ تحقیق سے شناور' خوش طبع' ملنسار' پی ایچ ڈی سکالر ڈاکٹر انوار احمد اعجاز نے پر مغز مقدمہ لکھا' یاد رہے کہ راقم کی اکثر تصانیف پر موصوف ڈاکٹر صاحب نے بڑے جامع مقدمات لکھے ہیں' جو پڑھنے سے تعلق رکھتے ہیں۔

❤ صاحب تحقیق و جستجو' ہمدرد اہل سنت' مخلص معاون' حضرت مولانا محمد نعیم اللہ خاں قادری' بی ایس سی... بی ایڈ... ایم اے... اُردو... پنجابی... تاریخ (آف کامونکی) اپنا قیمتی وقت نکال کر اِصلاح فرماتے رہے' حوالہ جاتی کتابیں فراہم کرتے رہے۔

❤ بہت ہی مخلص' معاون' کتاب دوست' محترم محمد علیم خاں نقشبندی مجددی (آف مغل چک) کتابوں کی فراہمی میں پیش پیش رہے' مسلسل مشاورت کرتے رہے۔

❤ کتاب دوست' بزرگوں کے واقعات سنِ تاریخ کا لحاظ رکھتے ہوئے ذوق سے سنانے والے' خوش مزاج' مخلص ساتھی' محترم محمد اسحاق بٹ قادری جو کہ تکمیل کے مراحل تک مسلسل

رابطے میں رہے، جب بھی فون پر یا ویسے ملاقات ہوئی ''روحانی پاکستان'' کا ضرور پوچھا۔

♥ حافظ محمد زوہیب مجددی، محمد غضنفر مجددی، عبدالمنان مجددی، محمد اسد مجددی، حاجی ڈاکٹر محمد شفاقت علی مجددی، حافظ لیاقت علی مجددی، محمد فرخ شہزاد مجددی، علامہ حافظ محمد طاہر بادشاہ مجددی کا کتاب کی تکمیل تک تعاون ساتھ رہا۔

♥ جن علماء ومشائخ کرام کی تصنیفات سے استفادہ کیا گیا، میرے ان سب محسنوں کو اور جو محبت سے اس کا مطالعہ کریں گے، دُعا ہے اللہ تعالیٰ سب کو دارین کی نعمتوں سے مالا مال فرمائے اور اپنے حبیب حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی شفاعت سے بہرہ ور فرمائے ......آمین۔

♥ قارئین کرام سے گزارش ہے کہ جہاں کہیں بھی کوئی سقم نظر آئے، خصوصاً حوالہ جات کے معاملہ میں، کیوں کہ پہلے صرف مواد اکٹھا کرتا رہا، جب حوالے لگائے تو ہوسکتا ہے کہ کہیں کمی رہ گئی ہو، نہایت شفقت سے بطورِ اصلاح آگاہ کردیں۔ اِن شاءاللہ تعالیٰ آئندہ اشاعت میں اُسے دُرست کرلیا جائے گا۔

♥ آخر میں، بارگاہِ ربوبیت میں دست بدعا ہوں کہ اے بار اِلہٰ! تو نے اپنے ایک ادنیٰ بندے کو اتنے عظیم کام کی توفیق عطا فرمائی، اِسے بروزِ حشر، راقم سمیت تمام معاونین، قارئین کی بخشش کا سبب بنادے، اپنے عظیم رسول ﷺ کی شفاعت کا ذریعہ بنادے۔ آمین، یا رب العالمین، بجاہِ سیدُ المرسلین ﷺ۔

شفاعتِ مصطفیٰ ﷺ کا اُمیدوار

ریاست علی مجدّدی

کوٹ قاضی حافظ آباد روڈ گوجرانوالا

۱۵رمحرم الحرام ۱۴۴۴ھ/۱۴راگست ۲۰۲۲ء

حسن عقیدت

دولت خداداد پاکستان وہ پاک سرزمین ہے، وہ عظیم خطہ ہے، وہ مقدس جگہ ہے کہ:......

◀ ...... جہاں سے خداوند بزرگ و برتر کے پیارے حبیب، سلطانِ عرب و عجم، اِسلام کے تاجدار بادشاہ، قافلہ سالارِ انبیاء، حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو ٹھنڈی ہوائیں آئیں۔

◀ ......جس گلشن پاک سے رحمۃ للعالمین، سرورِ کائنات، خاتم النبیین، سرکارِ دو عالم، حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو خوشبو آتی تھی۔

◀ ......جس پاک سرزمین پر خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ (اجمیر شریف) ...خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ ...خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ ...شاہ عبدالحق محدثِ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ ...خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ ...حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ ...شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی...حضرت امیر خسرو رحمۃ اللہ علیہ (دہلی)... بابا فرید الدین شکر گنج رحمۃ اللہ علیہ (پاک پتن)...حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ ...حضرت شاہ جمال رحمۃ اللہ علیہ ... حضرت میاں میر رحمۃ اللہ علیہ ...حضرت میاں وڈے شاہ رحمۃ اللہ علیہ ...حضرت شاہ محمد غوث رحمۃ اللہ علیہ ... حضرت مادھو لال حسین رحمۃ اللہ علیہ ... حضرت پیر مکی شاہ رحمۃ اللہ علیہ (لاہور)...حضرت بہاء الدین زکریا رحمۃ اللہ علیہ ...شاہ رکن عالم رحمۃ اللہ علیہ ...حضرت شاہ شمس سبزواری رحمۃ اللہ علیہ (ملتان) ...حضرت علاؤ الدین صابر رحمۃ اللہ علیہ (کلیر شریف) ... حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ

(قصور)... حضرت لال شہباز قلندر رحمۃ اللہ علیہ (سہون شریف)... حضرت شمس الدین ترک رحمۃ اللہ علیہ... حضرت بو علی شاہ قلندر (پانی پت)... حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ (سرہند شریف)... حضرت کریم اللہ شاہ رحمۃ اللہ علیہ (بمبئی)... حضرت میاں محمد بخش رحمۃ اللہ علیہ (کھڑی شریف)... پیر مہر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ (گولڑہ شریف)... امام علی الحق رحمۃ اللہ علیہ (سیالکوٹ)... حضرت حاجی نوشہ گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ (رنمل شریف)... حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ (جھنگ)... حضرت خواجہ سید نور محمد چوراہی (چورہ شریف)... خواجہ عبدالکریم رحمۃ اللہ علیہ (عید گاہ شریف راولپنڈی)... پیر سید فیض الحسن شاہ (آلو مہار شریف)... ابوالبیان پیر محمد سعید احمد مجددی رحمۃ اللہ علیہ (ابوالبیان شریف گوجرانوالا)... اور بے شمار بزرگانِ دین نے ایمان کی دولت تقسیم کی اور لاتعداد اِنسانوں کو حلقۂ اِسلام میں داخل کیا۔

◀ ...... یہ عاشق رسول، غازی علم دین شہید کی سرزمین ہے، جنہوں نے ۱۹۲۹ء میں ناموسِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کے لیے شہادت پائی۔ حق کی خاطر، سچ کی خاطر پھانسی کو گلے لگایا۔ یہ عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک ادنیٰ سا کرشمہ تھا۔ اس نے محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں تاریخ کے سنہری حروف سے اپنا نام اُجاگر کیا۔

◀ ...... ایک ایسی ریاست کا خواب جہاں صرف خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے احکامات نافذ ہوں۔ اِنسان کا اِنسان کے ہاتھوں استحصال نہ ہو۔

◀ ...... جس خطہ کو ۱۶ سالہ نوجوان محمد بن قاسم نے اپنی جرأت و بہادری سے اسلام آباد بنا دیا۔

◀ ...... جس خطہ کے قلعۂ کفر پر سلطان محمود غزنوی نے سترہ بار جہاد کیا۔

جب سلطان محمود غزنوی کو اللہ تعالیٰ نے کامیابی سے ہمکنار فرمایا تو اُس کے سامنے ہندو پجاریوں، برہمنوں نے سونے، چاندی اور جواہرات کے ڈھیر لگا دیے اور

سرنگوں ہو کر پاؤں پکڑ کے کہنے لگے: ''آپ جتنی چاہیں ہم اُتنی ہی دولت دینے کو تیار ہیں مگر خدا کے نام پر اس بڑے بت (یعنی سومنات کے مندر) کو نہ توڑیں''۔
سلطان محمود غزنوی نے برملا کہا: ''میں بت پرست نہیں' بت شکن ہوں'' پھر تلوار کے ایک ہی وار سے اُس بڑے بت کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیے۔ فضا نعرۂ تکبیر کی صدا سے گونج اٹھی۔

◀ ......وہ سرزمین ہے جو درویش صفت سلطان قطب الدین ایبک اور شمس الدین التمش کی تخت گاہ ہے۔

◀ ......جس پاک سرزمین کی حفاظت کی خاطر سلطان حیدر علی اور سلطان ٹیپو نے جان کا نذرانہ پیش کر کے شہادت کا رُتبہ حاصل کیا' جن کا فرمان ہے کہ ''شیر کی ایک دن کی زندگی گیدڑ کی سو سالہ زندگی سے بہتر ہے'' آج بھی اُن کی رعایا اُن کی آزادی کا دن مناتی ہے۔ ہر گھر میں اُس کے قدِ آدم فوٹو شیر کے ساتھ آویزاں ہیں۔

◀ ...... یہ اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ کی عرق ریزی' ولولہ انگیز قیادت کا ثمر ہے' جو شہنشاہ ہو کر بھی سرکاری خزانہ سے ایک پائی بھی لینے کا روادار نہیں تھا بلکہ ٹوپیاں سی کر اور قرآن پاک کی کتابت سے روزی کماتا تھا۔

◀ ...... یہ نواب وقارُ الملک مشتاق حسین کی سرزمین ہے' جنہوں نے ڈھاکہ میں دسمبر ۱۹۰۶ء میں آل انڈیا مسلم لیگ کی بنیاد رکھی' جنہیں ملازمت کے دوران چند انگریز افسروں نے نماز ادا کرنے سے منع کیا تو اُس مردِ مجاہد نے احتجاج کے طور پر ملازمت چھوڑ دی لیکن اُن کی قابلیت کی بنا پر ان کا استعفیٰ منظور نہیں کیا گیا اور نماز پڑھنے کی اجازت دے دی گئی۔

◀ ...... یہ سرزمین مولانا محمد علی جوہر کی ولولہ انگیز قیادت کے نتائج' مولانا شوکت علی کی محنتوں کا ثمر ہے۔

◀ ...... یہ وطن عاشقِ رسول، سردار عبدالرب نشتر کا پیارا ہے، جو جرأت و بہادری کے پیکر تھے۔ ایک موقع پر جب سردار پٹیل مہا سبھائی ہندو لیڈر نے قائداعظم کی شان میں گستاخانہ الفاظ استعمال کیے تو اُنہوں نے اُس کو ایک زناٹے دار تھپڑ رسید کیا کہ پٹیل کی سیٹی گم ہوگئی، پھر اُس نے معافی مانگ لی۔

◀ ...... یہ وطن قائدِ ملت لیاقت علی خان شہید کی آنکھوں کا تارا ہے۔

◀ ...... یہ سہروردی مرحوم اور شیرِ بنگال فضل حق کی کوششوں کا نتیجہ ہے۔

◀ ...... یہ پاک سرزمین قائداعظم محمد علی جناح کی زندگی بھر کی کوششوں کا نتیجہ ہے، جو نہ کسی کو دھوکہ دینے والا اور نہ کسی سے دھوکا کھانے والا عظیم سیاست دان تھا، جن کی عقلی صلاحیتوں کے سبھی معترف ہیں۔ عظیم سیاستدان، عظیم مفکر، عظیم لیڈر جن کے متعلق مشہور ہندو لیڈر مسز سروجنی نیڈو نے کہا تھا کہ ہمارے تمام ہندو لیڈر اگر پاکستان کے پاس ہوتے اور صرف ایک جناح ہندوؤں کے لیڈر ہوتے تو ہندوستان کبھی تقسیم نہ ہوتا اور اکھنڈ بھارت ہوتا۔

قائداعظم محمد علی جناح اپنی ہٹ کے پکے تھے۔ بڑے سے بڑا دُنیاوی لالچ اُنہیں اپنے مشن سے نہ ہٹا سکا۔ یہی وجہ تھی کہ انگریز بھارت کی تقسیم پر رضامند ہوگیا۔

رُوحانی پاکستان

رُوحانی پاکستان کا تعارف

تمام تعریفیں اور عظمتیں اُس رب العالمین کے لئے جس نے اپنا پیارا محبوب پاکستان کے لئے ہی نہیں بلکہ تمام جہانوں کے لئے رحمت اور امام بنا کر بھیجا' پاکستان کے باشندے' سرورِ کائنات' سید البشر' شافع محشر' امام الانبیاء حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ کو سب سے زیادہ چاہنے والے ہیں۔

علامہ اقبال ۱۹۳۳ء میں خطبہ اللہ آباد میں نظریہ اسلامیہ پیش کیا کہ "بنگال' آسام' سرحد' بلوچستان' سندھ' پنجاب کو ملا کر ایک ایسی اسلامی ریاست بنائی جائے جہاں مسلمان آزادی سے اسلامی تعلیمات پر عمل کر سکیں۔

پاکستان زندہ باد

۸ر نومبر ۱۹۴۵ء کو قائداعظم محمد علی جناح نے پاکستان کی وضاحت کرتے ہوئے کہا کہ جغرافیائی حیثیت سے پاکستان جن صوبوں پر مشتمل ہو گا وہ یہ ہیں:- بلوچستان' صوبہ سرحد' مکمل پنجاب' مکمل بنگال' اور آسام کا صوبہ۔

پاکستان زندہ باد

تمام تعریفیں اُس ربُّ العالمین کی ذاتِ اقدس کے لئے جس نے اپنا پیارا محبوب ﷺ پاک لوگوں خصوصاً پاکستان کو عطا کیا' وہ ایسے کہ اس محبوب ﷺ کو سب سے زیادہ چاہنے والے پاکستان میں ہیں' ہم پاکستانیوں کو محبت رسول ﷺ کا اعلیٰ نظریہ ملا۔ اسی لیے ہم کہتے ہیں:

- پاکستان روحانی ملک ہے۔
- پاکستان بابرکت مُلک ہے۔
- پاکستان آسمانی ملک ہے۔
- پاکستان خصوصی طور پر اللہ تعالیٰ کا اپنا ملک ہے۔
- پاکستان ایٹمی مُلک ہے۔
- پاکستان اِسلام کا قلعہ ہے۔
- پاکستان امن، دوستی اور محبت کا گہوارہ ہے۔
- پاکستان دُنیا کے اندر اللہ تعالیٰ کی لاتعداد نعمتوں کا مجموعہ ہے۔
- پاکستان دُنیا کے مظلوم اور ستائے ہوئے لوگوں کی پناہ گاہ ہے۔
- پاکستان کی اساس اور بنیاد سیاسی و معاشی نہیں بلکہ روحانی ہے۔
- پاکستان حقیقی طور پر دُنیا میں امن کا مرکز ہے اور اِنْ شَاءَ اللّٰہُ مرکز ہی رہے گا۔
- پاکستان کی جڑیں معلوم نہیں کہاں تک پہنچی ہوئی ہیں، مکہ مکرمہ پہنچی ہوئی ہیں، مدینہ منورہ پہنچی ہوئی ہیں۔
- پاکستان کو اللہ تعالیٰ نے بنا کر یہ ثابت کر دکھلایا ہے کہ اِسلام کی روحانی قوت دُنیا میں سب سے بڑی قوت ہے۔
- پاکستان اِسلامی دُنیا کا اہم ترین ملک ہے اور دُنیا کے اہم ترین خطے میں واقع ہے۔
- پاکستان کے پاس منظّم، تربیت یافتہ، جذبہء ایمانی اور جدید اسلحہ سے لیس فوج ہے۔ اِس کے اسلحہ خانوں میں جدید ترین میزائل موجود ہیں۔
- پاکستان مستقبل میں ایک ترقی یافتہ ملک ہوگا اور اِسلامی دُنیا کے اِتحاد کا باعث ہوگا (اِنْ شَاءَ اللّٰہُ العزیز)۔

◀ پاکستان ایک اسلامی ملک ہے' اس اعتبار سے یہ بنیادی طور پر عالم اسلام سے تعلق رکھتا ہے۔ اس کے ساتھ اس کی تقدیر اور خوشحالی کا ناقابلِ شکست رابطہ ہے۔

◀ پاکستان عظیم و عریض دُنیا پر ایک درخشاں ستارہ بن کر چمکا۔

◀ پاکستان ہمارے لیے آزادی کی صورت میں آفتابِ عالم تاب بن کر خوشیوں اور کامرانیوں کا مکمل پیغام لایا۔

◀ پاکستان عام ملک نہیں ہے' اس کو اللہ تعالیٰ نے بہت بڑے انعامات سے نوازا ہے' اس ملک کو اللہ تعالیٰ نے عالم اسلام کی امامت کے لیے بنایا ہے۔

◀ پاکستان ایک دینی نظریاتی ریاست ہے۔ اسلام اس کا دین ہے۔ اسلام کا ایک اپنا ضابطۂ حیات ہے۔ پاکستان میں اسلامی جمہوریت کا مذہب سرکاری طور پر نافذ العمل ہے۔ پاکستان میں اُردو قومی زبان اور انگریزی بطورِ سرکاری زبان رائج ہے۔

◀ پاکستان دو قومی نظریہ کے تحت معرضِ وجود میں آیا۔ پاکستان کا مطلب کیا؟...... ''لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ'' کے نظریاتی جھنڈے تلے مسلمانوں نے جمع ہو کر پاکستان حاصل کیا۔ ۱۹۴۷ء کو پاکستان دُنیا کے نقشہ پر ایک اِسلامی ملک بن کر اُبھرا۔ اِس کا آئین تیار ہوا۔ پاکستان کا سرکاری مذہب اِسلام مقرر ہوا۔

◀ پاکستان ایک منفرد قسم کا ملک ہے' اگر آپ اِس کے خمیر اور ضمیر میں جھانکیں تو غور و فکر کا بے پناہ سامان سامنے نظر آتا ہے کہ اِسے کس طرح مشیت ایزدی نے صدیوں تک تاریخ کے سانچے میں ڈھالا اور پھر دُنیائے اِسلام کا سب سے بڑا ملک بنا کر دُنیا کے نقشے پر اُبھارا۔

◀ پاکستان صرف اور صرف صحراؤں' دریاؤں' پہاڑوں کا ہی نام نہیں بلکہ یہ ایک نظریۓ' ایک عقیدے' ایک فلسفے اور جیتی جاگتی آنکھوں سے دیکھے جانے والے ایک خواب اور منزل کا نام ہے۔ یہ منزل روحانی پاکستان ہے' اِسلامی پاکستان ہے' خوش

حال پاکستان ہے' بلکہ یہ نورِ ایمان سے منور پاکستان ہے۔

پاکستان اِسلام کے نام پر حاصل ہوا' اندرونی و بیرونی سازشوں کے باوجود یہ معرضِ وجود میں آیا۔ اِسے مٹانے والے خود صفحہ ہستی سے مٹ گئے' مگر یہ زندہ و تابندہ ہے۔ یہ دُنیا کے نقشے پر ہمیشہ قائم رہنے کے لئے بنا ہے' دشمنانِ پاکستان اپنے ناپاک اِرادوں میں ہمیشہ ناکام و نامراد ہی رہیں گے۔

پاکستان زندہ باد

پاکستان مشرق کے قدیم ترین اور مشہور ترین ملکوں میں سے ایک ملک ہے۔ پاکستان دُنیا کا واحد ملک ہے جو اپنی پرانی روایات' حکایات' تاریخی نوعیت اور تاریخ ساز واقعات کی حیثیت سے عراق اور مصر کا مقابلہ کرتا ہے۔

پاکستان اِنسانی کلچر اور تہذیب کا مولد تھا' اِنسانی سوسائٹی کے معاشی اِجتماع کا سب سے پرانا مرکز تھا۔

پاکستان اِسلام کا پہلا اور مضبوط ترین علاقہ ہے۔

پاکستان زندہ باد

جو قوم اپنی تاریخ فراموش کر دیتی ہے اُس کا جغرافیہ اُسے فراموش کر دیتا ہے۔

پاکستان زندہ باد

قیام پاکستان کی بنیاد کئی صدیاں پہلے رکھ دی گئی تھی اور بعد ازاں تاریخ حالات کو اس مقصد کے سانچے میں ڈھالتی رہی' تاریخی سفر کے بعض اہم مقامات اور سنگ میل سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ پاکستان ناگزیر تھا اور یہ مشیت ایزدی تھی۔

پاکستان زندہ باد

پاکستان صرف ایک نعرہ نہیں ہے بلکہ پاکستان ہی سے مسلمانوں کی

نجات ہے...... پاکستان مسلمانوں کی مدافعت اوران کی قسمت ہے...... پاکستان کی صورت میں ایک ایسی اسلامی ریاست قائم ہوگئی ہے جو اِسلام کی گذشتہ شان وشوکت کو پھر زندگی عطا کرے گی۔ ایک موقعہ پر قائداعظم محمد علی جناح نے فرمایا تھا کہ پاکستان ہمیشہ سے ہےاور ہمیشہ رہے گا۔

-◆ ◀ پاکستان زندہ باد ▶ ◆-

◀ قیام پاکستان مسلمانوں کی عظمت رفتہ کی بحالی کا نقطہءآغاز ہے' کفارو منافقین ایڑی چوٹی کا زور لگالیں پاکستان کی قیادت میں مسلمانوں کی عظمت رفتہ بحال ہوکر رہے گی۔

-◆ ◀ پاکستان زندہ باد ▶ ◆-

◀ ساری دُنیا کے مسلمانوں کی عظمت رفتہ کو بحال کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے ''پاکستان'' کووجود بخشا ہے۔

-◆ ◀ پاکستان زندہ باد ▶ ◆-

◀ پاکستان کے قیام سے ہندوستان کی تقریباً آدھی قوم ہندوؤں کے دست برد سے محفوظ ہوگئی اور ہندوستان میں رہ جانے والی آدھی کو یہ اطمینان ہوگیا کہ پاکستان کی موجودگی میں ہندوؤں کوانہیں صفحہءہستی سے مٹانے کی ہمت نہیں ہوگی۔ ہندوؤں کی محکومی میں انہیں تکلیف تو بہت ہوگی مگراپنے بھائیوں کی آزادی کی خاطر وہ یہ تکلیف برداشت کرنے کوتیار ہوگئے۔

-◆ ◀ پاکستان زندہ باد ▶ ◆-

یہودی بھی پاکستان کی حقیقت کو پہچان گئے تھے کہ اللہ تعالیٰ اسے ان کے تسخیر عالم کے منصوبے کو ناکام بنانے اور مسلمانوں کی عظمت رفتہ بحال کرنے کے لئے وجود میں لایا ہے۔ اس لئے انہوں نے بھی اپنے طور پر پاکستان کوکمزور کرنے کی

کوششیں کی کہ وہ ان کے تسخیر عالم کے منصوبے میں مزاحم ہونے کے قابل نہ رہ سکے' البتہ امریکہ اور بھارت کی مدد سے بنگلہ دیش (مشرقی پاکستان) کو پاکستان سے کاٹ کر الگ کر دینے کی کوشش میں کامیاب رہا۔ مگر اس سے پاکستان کمزور ہونے کے بجائے اور مضبوط ہو گیا کہ اب ایک کے بجائے دو پاکستان وجود میں آ گئے کیونکہ بنگلہ دیش بھی مسلمانوں کا ہی ملک ہے اور حقیقت میں پاکستان ہی ہے۔

پاکستان زندہ باد

پاکستان پر اللہ تعالیٰ کا سایہ ہے...... پاکستان اللہ تعالیٰ کے حفظ و امان میں ہے' کوئی دُشمن اِس کا کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔ جیسے ہی اِسے کوئی خطرہ لاحق ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کے سدِ باب کا انتظام کر دیتا ہے' اس لئے کہ تقدیر الٰہی پوری ہو کر رہے گی۔ یہود و مشرکین (ہندو) جو کچھ مرضی کر لیں' اُن کی تمام مخالفتوں کے باوجود پاکستان اِنْ شَاءَ اللّٰہُ ضرور اُس منزل پر پہنچے گا جو اللہ تعالیٰ نے اِس کے لئے مقدر کر رکھی ہے اور وہ ہے یہود و ہنود کی شکست ...... اور مسلمانوں کی عظمت رفتہ کی بحالی کی منزل...... یعنی اُمت مسلمہ کی عظمت رفتہ کی بحالی کے لئے تمام مسلمانوں کی قیادت کا سہرا پاکستان کے سر ہو گا...... پاکستان کی سر براہی میں عالم اِسلام زوال سے عروج کی منزل کی طرف گامزن ہو گا...... اِنْ شَاءَ اللّٰہُ۔

پاکستان زندہ باد

پاکستان میں عالم اسلام کی قیادت کے تمام تر لوازمات پائے جاتے ہیں' یہ ایک ایسا ملک ہے جس کی کسی مسلمان ملک سے کوئی تاریخی رنجش نہیں ہے۔ اس کا جغرافیائی محل وقوع نہایت اہمیت کا حامل ہے۔ پاکستانی ایک بڑی اور باصلاحیت قوم ہے۔ فوجی لحاظ سے یہ اسلامی ممالک میں سب سے زیادہ طاقتور ہے۔ زمینی اور سمندری راستوں سے یہ تمام اسلامی ممالک سے ملا ہوا ہے۔ سیاسی طور پر نہایت اہم

اسلامی ممالک سے بالکل قریب ہے۔ یہ اسلام کی بنیاد پر قائم ہوا ہے اور یہاں کے مسلمان اسلام کے شیدائی اور ملت اسلامیہ سے محبت کرنے والے ہیں۔ معاشی طور پر بھی یہ ایک نہایت خوش حال ملک ہے۔ بے شمار قدرتی وسائل سے مالا مال ہے۔ تمام اسلامی ممالک تحفظ کے لئے اسی کی طرف دیکھتے ہیں کیونکہ اس نے انڈیا کو نکیل ڈال رکھی ہے۔ اسرائیل بھی تمام اِسلامی ممالک سے زیادہ پاکستان سے خوفزدہ ہے اِس لئے وہ بھارت سے مل کر اس کی تباہی کی اسکیمیں بناتا رہتا ہے' مگر اللہ تعالیٰ کا سایہ پاکستان کے سر پر ہونے کی وجہ سے اب تک کامیاب نہیں ہوا' اور نہ ہی ہو سکے گا۔ پاکستان کا دو حصوں میں بٹ جانا کمزوری نہیں اس کی تقویت کا باعث ہوا ہے' اس لئے کہ دونوں ملک الگ ہو کر پہلے سے زیادہ طاقت ور ہو گئے ہیں اور بھارت کے سینے پر مونگ دل رہے ہیں۔ ان ممالک نے بھارت کا اکھنڈ بھارت میں رام راج قائم کرنے کا خواب چکنا چور کر دیا ہے اور وہ مسلسل اپنے زخموں کو چاٹ رہا ہے۔

پاکستان زندہ باد

ہندوستان کی آزادی کے لئے بھی قائداعظم محمد علی جناح نے ہی انگریز کو قائل کیا تھا اور اگر پاکستان کا قیام نہ ہوتا تو ہندوستان بھی آزاد نہ ہوتا۔

پاکستان ......انمول تحفہ

پاکستان کے باشندوں کو اللہ تعالیٰ کا شکر بجالانا چاہیے کہ جس نے انہیں پاکستان جیسا خوبصورت اور وسیع نعمتوں سے مالا مال ملک عطا فرمایا۔ وہ ملک جس کی مٹی سونا اُگلتی ہے... جس میں چار موسم آتے ہیں... جس میں کثرت سے بارشیں برستی ہیں اور تا دیر سورج چمکتا ہے... جس کی زمینوں کو سیراب کرنے کے لئے دریا اور نہریں رواں دواں ہیں۔ وہ ملک جس کے کھیتوں میں ہر فصل اُگتی ہے... پھل پھول نکلتے ہیں... جس

کے میووں کا ذائقہ ساری دُنیا کے میووں سے نرالا ہے۔ وہ سرزمین جس کی تہہ میں معدنیات (یعنی سونا... چاندی... تانبا... نمک... کوئلہ ... گیس... اور تیل) کے خزانے مدفون ہیں۔ وہ ملک جس کی زمین کی ظاہری سطح بھی دولت سے بھری پڑی ہے اور باطنی سطح میں بھی نعمتوں کے ڈھیر لگے ہوئے ہیں۔ وہ مُلک جس میں گلیشیئر بھی ہیں اور صحرا بھی... اونچے پہاڑ بھی ہیں اور وسیع میدان بھی... کے ٹو اور نانگا پربت جیسی دُنیا کی بلند و بالا چوٹیاں بھی ہیں اور چولستان جیسا عظیم صحرا بھی... جس کے پاس سمندر بھی ہے اور بندرگاہیں بھی... جس میں یونیورسٹیاں بھی ہیں اور تحقیق کے مراکز بھی... بہترین کارخانے بھی ہیں اور فیکٹریاں بھی... اور خام مال کی فراوانی بھی ہے... گویا یہ ملکِ پاکستان اللہ تعالیٰ کا عطا کردہ ایک انمول تحفہ ہے۔

پاکستان زندہ باد

سرزمین ''پاکستان'' فطرت کا انمول تحفہ ہے۔ اس خطہ میں پہاڑ... میدان... صحرا... سمندر کا حسین سنگم... چاروں موسموں کا دلکش منظر... نہریں... دریا... کنوئیں... ٹیوب ویل... ڈیم... بارشوں کی شکل میں آسمان سے ابر رحمت کا نزول... زمین کے اندر ٹھنڈے میٹھے پانی کے بے پناہ ذخائر... پہاڑوں میں اُگلتے ہوئے چشمے... ندی نالوں کا شور... موسموں کے گلے ملنے اور سرد گرم ہواؤں کے دلکش سمے ہیں۔ یہ فیاض دھرتی انسانوں... حیوانوں کے لیے بہترین... عمدہ... لذیز... تروتازہ خوراک اُگلتی رہتی ہے۔ یہاں ہر وقت پھلوں اور میوہ جات کے تحفے میسر رہتے ہیں۔ یہاں گائے... بھینس... اونٹ... بکریاں... دودھ کی نہریں جاری رکھتی ہیں۔ بادلوں کی سیاہ گھنگور گھٹائیں چھائی رہتی ہیں اور ان کے گرجنے... برسنے... چمکنے اور ہوا کے کندھوں پر اُڑنے... جھولا جھولنے کے دلربا اور دلکش منظر دیکھنے کو ملتے ہیں۔ یہاں فضائیں معطر و مشفق رہتی ہیں... کیف و سرور میں مست فصلیں لہراتی ہیں۔ سرسبز درختوں کی شاخیں جھومتی ہیں۔

چرند، پرند، صبح و شام حمد و ثناء کے میٹھے، سہانے راگ الاپتے ہیں۔ بلبلیں دیپک کا راگ...کوئل کی ملہار...خمرے کی اللہ ھو کی تانیں...اور چڑیوں کا چیں چیں کا ساز چھیڑنا ہے یہ توحید و رسالت کے پرکیف گیت الاپیں، یہ اپنی اپنی تسبیح بارگاہِ الٰہی میں پیش کریں، پپیتے وجد میں رقص کریں...ستارے نیلگوں آسمان پر چمکتے دمکتے نوری جلوے مہیا کریں ...سناٹے ھو کا ذکر چھیڑے رکھیں...رات شب بیداروں کے لیے دلہن بن کر اپنی آغوش میں رُوح اور روحانیت کا ملاپ کرائے...مردِ صحرائی اور مردِ کوہستانی کے روحانی سوتے پھوٹیں...ہدی خواں بھولی بھٹکی انسانیت کی رہنمائی کریں۔ یہاں "شر" بارگاہِ "خیر" میں جھک جائے...شبنم کے شفاف اور پاکیزہ قطرے صلوۃ و سلام میں محو ہوں... یہاں بادِ شمیم اور بادِ نسیم پاکیزگی کو فضاؤں میں بکھیرتی پھرتی ہیں۔

اس دھرتی کو ربِّ دوجہاں نے بے شمار خوبیاں اور صلاحیتیں بخشی ہیں۔ فطرت نے حشرات الارض... درند... چرند... پرند...اور انسانوں کے لیے بے بہا ہر قسم کی خوراک...طرح طرح کی سبزیاں...اعلیٰ قسم کے پھل...لذیذ میوہ جات...شیریں دودھ ...لذیذ شہد...اس خطہء ارضی کو بڑی فیاضی سے عطا کیا ہے۔ اس دھرتی نے اپنی جنتا کو کسی غیر ممالک کا محتاج نہیں چھوڑا۔ ضروریاتِ حیات کا مخفی خزانہ اِس دھرتی نے اپنے سینے کے پردوں میں مختلف اقسام کی صورت میں بڑی وافر مقدار میں چھپایا ہوا ہے۔ مخلوقِ خدا اپنی خوراک و لباس کی امانتیں اس سے حسب ضرورت وصول کرتی رہتی ہے۔ ملک کے عوام...مزدور... ہنر مند...کسانوں کو اعلیٰ صلاحیتیں...لاجواب اہلیت... بے پناہ ہمت...لامتناہی صبر...تحمل...بردباری...استقامت...برداشت اور ان تھک محنت کی دولت سے مالا مال کیا۔ یہ دھرتی عاشقوں اور محبوبوں کی بستی ہے۔ یہ فقیروں... درویشوں...اور دیدہ وروں کی آماجگاہ ہے۔

پاکستان زندہ باد

اہل پاکستان کو جہاں اللہ تعالیٰ نے ایک ایسا حسین... دلکش... صاف... شفاف... پاک... طیب... پہاڑوں... میدانوں... صحراؤں... دریاؤں... اور سمندروں کے دلربا امتزاج پر مبنی خطۂ ارض عطا کیا ہے وہاں اس دھرتی پر خمیر اور ضمیر کی معطر و مشفق... اعلیٰ کردار... اولیٰ خیال... ہمت و شجاعت سے مالا مال... جواں مردوں کو بھی جنم دیا۔ انہیں فراخ دلی اور سخاوت کا حوصلہ بھی بخشا... عقل سلیم بھی عطا کی اور نورِ بصیرت بھی... اس پر جتنا بھی اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا جائے وہ کم ہے۔

پاکستان زندہ باد

اللہ تعالیٰ نے پاکستان کو خاص نعمتوں سے نوازا ہوا ہے۔ چاروں موسموں کا سلسلہ یہاں موجود ہے۔ ہر قسم کی خوراک (گندم... چاول... مکی... باجرہ... چنے... چینی)... عمدہ قسم کی کپاس... اعلیٰ قسم کی اُون... ہر قسم کی دالیں (دال مسور... مونگ... ماش... موٹھ... چنے) ہر قسم کے پھل، ہر قسم کے میوہ جات اس ملک میں وافر مقدار میں میسر ہیں۔ تیل، گیس، پانی، ڈیم، نہریں اور ہر قسم کی معدنیات کے قیمتی ذخائر موجود ہیں۔ یہ ملک مخفی وسائل اور دولت کے چشمے اُگلتا چلا آرہا ہے۔ ان انعامات پر اہل پاکستان کو جتنا بھی زیادہ سے زیادہ ہوسکے اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کرنا چاہئے۔

پاکستان زندہ باد

پاکستان کو اللہ تعالیٰ نے بہت سے حسین نظارے... خوبصورت مقامات... دل کو خوش کرنے والی سیرگاہیں... دماغ کو سرور بخشنے والی ندیاں... آنکھوں کو طراوت عطا کرنے والی آبشاریں دی ہیں۔ کیا یہ خدا کا بہت بڑا احسان نہیں کہ ہمارے ملک میں مشہور دریا بھی ہیں اور بہتی ہوئی ندیاں بھی؟ پاکستان کے حسین نظاروں سے لطف اُٹھانے کے لئے نہ صرف پاکستان کے لوگ بلکہ دوسرے ملکوں کے باشندے بھی آتے ہیں۔ مری... نتھیا گلی... ایوبیہ ...ایبٹ آباد... دیر... سوات... چترال... اور آزاد کشمیر کے لاتعداد حسین اور دلکش نظارے

پاکستان کے حسن کی زندہ تصویر ہیں۔ گرمیوں کے موسم میں لوگ ان مقامات پر چلے جاتے ہیں اور وہاں وہ قدرت کی کاریگری اور خدا کی شان پر عش عش کر اُٹھتے ہیں۔ اِس لحاظ سے دیکھا جائے تو پاکستان ایک خوبصورت ملک ہے۔ اِن احسانات پر اہل پاکستان کو اللہ تعالیٰ کا زیادہ سے زیادہ شکریہ ادا کرنا چاہئے۔

پاکستان زندہ باد

اِس سرزمین کی ظاہری سطح بھی دولت سے بھری پڑی ہے اور اِس کے اندر بھی دُنیوی نعمتوں کے ڈھیر لگے ہوئے ہیں۔

یہ وہ سرزمین ہے جس کی تہیں معدنیات کے خزانوں سے بھری پڑی ہیں۔ کھرب ہا کھرب ڈالر کا سونا، چاندی، تانبا، نمک، کوئلہ، گیس اور تیل مدفون ہیں۔ دُنیا کا بہترین زمرد اِس کی گود میں پلتا ہے۔

اِس ملک میں گلیشیئر بھی ہیں اور صحرا بھی، اونچے پہاڑ بھی ہیں اور وسیع میدان بھی، کے ٹو اور نانگا پربت جیسی دُنیا کی بلند و بالا چوٹیاں بھی ہیں اور چولستان جیسا عظیم صحرا بھی، اس مُلک کے پاس سمندر بھی ہے اور بندرگاہیں بھی، اس میں یونیورسٹیاں بھی ہیں اور تحقیق کے مراکز بھی، بلند پایہ کارخانے بھی ہیں اور فیکٹریاں بھی، غرضیکہ خام مال کی فراوانی بھی اِس ملک میں وافر مقدار میں موجود ہے۔ اِس کے ساتھ ساتھ اِس کے پاس بہترین ایٹمی ٹیکنالوجی بھی ہے...... یہ ہے اللہ تعالیٰ کا عطا کردہ تحفہء پاکستان۔

پاکستان کی جغرافیائی حیثیت

پاکستان جغرافیائی طور پر مشرق کا دِل، روحانی طور پر ذات پات کے حامل ہندو دھرم کے خلاف اِسلام کی ایک فصیل اور سیاسی طور پر ایک مزاحم ریاست ہے۔ پاکستان عالمِ اِسلام کی غیر محفوظ سرحدوں پر حاوی اور فوجی اہمیت کے لحاظ سے ایک

ناقابلِ تسخیر قلعہ کی حیثیت رکھتا ہے۔

جغرافیائی لحاظ سے پاکستان کے ایک طرف پاکستان کا ایک عظیم دوست اور ہمسایہ ملک چائنہ ہے۔ دوسری طرف افغانستان' ایران' روس اور اُس سے آزاد ہونے والی بارہ ریاستیں ہیں۔ ان تمام ممالک کی تجارت کا موزوں ترین راستہ لنڈی کوتل سے لے کر کوئٹہ اور کراچی تک بذریعہ موٹروے' تمام ایشیاء اور مغربی ممالک کے رابطہ کا اندرونی اور بیرونی اہم دروازہ پاکستان ہی تو ہے۔ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ اس موٹروے کی آمدن پاکستان کے موجودہ بجٹ سے کہیں زیادہ ہوگی اور ہمسائیگی کے تعلقات میں اُخوت و محبت کے رشتے الگ اُستوار ہوں گے۔ پاکستان صرف اپنے عوام کی کفالت ہی نہیں بلکہ دُنیا کے دوسرے ممالک کے عوام کی مدد و معاونت بھی کرنے کے قابل ہوگا۔ پاکستان دُنیا میں تجارت کی شاہ رگ کا کام دے گا۔ اِس کامیابی کو حاصل کرنے کے لیے شریعت محمدی ﷺ کا نفاذ اور اس کی تعلیمات کی روشنی میں تربیت کا ہونا لازمی ہے۔ کیونکہ ملی کردار ہی کسی قوم کی ترقی اور کامیابی کی ضمانت ہوتا ہے۔ اس طیب فریضہ کو کون ادا کریگا؟ وہ جو نصیب کا شہنشاہ ہوگا۔ ﴿صدائے وقت﴾

پاکستان کی تاریخی حیثیت

پاکستان...... حسین مناظر اور قدرت کی فیاضیوں سے مالا مال ایک ایسا ملک ہے جہاں بلند و بالا پہاڑ... تند و تیز دریا... زرخیز میدانی علاقہ... معدنی دولت سے مالا مال خشک اور پتھریلے پہاڑ بھی ہیں اور وسیع و عریض ریگستانی علاقے بھی' پاکستان میں موسم اور ماحول کے حوالے سے بڑا تنوع ہے۔ پاکستان تضاد اور حیرت کا مجموعہ ہے جو یہاں آنے والے کو اپنے سحر میں گرفتار کر لیتا ہے۔

یہ ملک قدرت کی فیاضیوں سے مالا مال ہے۔ پاکستان ایک ایسے خطے میں واقع

ہے جہاں زمانۂ قدیم میں مختلف تہذیبیں پروان چڑھتی رہی ہیں۔ پاکستان میں سات قدیم تہذیبوں کے آثار ۴۵ جگہوں سے دریافت ہو چکے ہیں' جو نہ صرف یہاں پروان چڑھیں بلکہ انہوں نے یہاں کے معاشرے' رہن سہن اور ثقافت پر اپنے گہرے نقوش چھوڑے۔ تاریخی لحاظ سے یہ علاقہ اُن قدیم ترین علاقوں میں شامل ہے جن کے بارے میں اِنسان ہزاروں سال سے واقف ہو چکا ہے۔ بابل کی تہذیب سے بھی بہت پہلے یہاں زندگی کی گہما گہمی سے بھرپور شہر موجود تھے اور یونان کی تہذیبوں سے بھی پہلے یہاں تمدنی اور ثقافتی زندگی کے آثار پائے گئے ہیں۔

پاکستان کی قدیم تاریخ پر نظر ڈالی جائے تو پتہ چلتا ہے کہ یہاں اڑھائی ہزار سال قبل مسیح میں وادیٔ سندھ میں ایک نہایت ترقی یافتہ تہذیب موجود تھی' یہاں آثارِ قدیمہ کی جو کھدائی ہوئی ہے اُس سے اس شاندار تہذیب کی ترقی' پھیلاؤ اور تہذیب وتمدن کا اندازہ ہوتا ہے۔ یہ علاقہ مختلف تہذیبوں کی آماجگاہ اور مختلف علاقوں سے تعلق رکھنے والے لوگوں کی گزرگاہ رہا ہے' اس بنا پر بھی ان کے اثرات نمایاں طور پر مرتب ہوئے۔

۱۵۰۰ ق م قبل مسیح آریاؤں نے اس سرزمین کو اپنا مرکز بنایا اور یہاں کے ہندو باشندوں پر گہرے تہذیبی اور تمدنی اَثرات چھوڑے۔ اس کے بعد اہل فارس یہاں کے شمالی علاقوں میں ۶ قبل مسیح سے ۳۲۷ قبل مسیح سکندرِ اعظم نے اس سرزمین کو اپنا مسکن بنایا' اس طرح یونانی تہذیب کے اَثرات بھی مرتب ہوئے۔

۷۱۲ ء عیسوی میں اہل عرب نے اس سرزمین پر قدم رکھا جو آج پاکستان ہے۔ عرب موجودہ کراچی کے قریب ساحلی راستے سے داخل ہوئے اور اُنہوں نے موجودہ پاکستان کے تقریباً نصف حصے پر دو سو سال تک حکمرانی کی' اُسی دَور میں یہ علاقہ اِسلام کی روشنی سے منور ہوا اور یہاں کی روزمرہ زندگی' رہن سہن' کاروبار اور تجارت پر گہرے اثرات مرتب ہوئے۔ تین سو سال بعد وسط ایشیا سے مسلمانوں نے آ کر

پورے برصغیر پر اٹھارہویں صدی عیسوی تک حکمرانی کی۔ یہاں تک کہ انگریزوں نے یہاں غلبہ حاصل کرلیا۔ ۱۹۴۷ء میں قیام پاکستان کے بعد یہ چار ایسے صوبوں پر مشتمل خطہ ہے جو ایک دوسرے سے مختلف قدرتی مناظر، ماحول اور تہذیبی اثرات رکھتے ہیں۔ وادیٔ سندھ اور گندھارا تہذیب کے آثار، موہنجوداڑو اور ٹیکسلا سے لے کر شمالی علاقوں میں ہمالیہ سلسلہ کوہ ہندوکش اور قراقرم پہاڑ پاکستان کے حسن میں نگینے کی طرح جڑے ہوئے ہیں۔ یہاں کے ٹو اور نانگا پربت جیسے فلک بوس پہاڑ ہیں اور حسین و دلفریب وادیٔ سوات اور کاغان ہیں، لاہور جیسے زندگی سے بھرپور تاریخی شہر ہیں تو دوسری جانب بلوچستان میں معدنی دولت سے مالا مال وسیع و عریض پہاڑی اور سنگلاخ علاقے ہیں اور کراچی و مکران کے چمکتے دمکتے ساحل ہیں۔ دانشور یہاں آکر یہ محسوس کرتا ہے کہ جیسے وہ اپنے خوابوں کی جنت میں آگیا ہو۔

شمالی علاقہ جات کے مشرق میں لداخ اور مقبوضہ کشمیر کے علاقے ہیں۔ شمال میں چینی ترکستان اور چینی صوبہ سنکیانگ ہے، شمال مغرب میں روسی انتداب کا علاقہ داخان ہے، جبکہ مغرب میں افغانستان اور صوبہ سرحد کے علاقے ہیں۔ جنوب مشرق میں بھارتی مقبوضہ کشمیر اور جنوب میں صوبہ سرحد اور آزاد کشمیر کے علاقے ہیں۔ شمالی علاقہ جات کی بیرونی سرحدوں میں دشوار ترین سرحد بھارتی مقبوضہ علاقے سے ملتی ہے جو کہ ۲۳۵ میل ہے۔ چینی سرحد سب سے طویل ہے اور اس کا فاصلہ ۳۷۰ میل بنتا ہے۔ ۲۵ میل کا سرحدی ٹکڑا واخان کے روسی انتداب کے علاقے سے ملتا ہے جبکہ افغانستان کی سرحد ۱۱۸ میل تک چلی گئی ہے، یہ تمام سرحدیں بے حد دشوار گزار علاقوں پر مشتمل ہیں۔ اس سرزمین کو جو ایک چیز دُنیا بھر میں ممتاز کرتی ہے وہ اس کے پہاڑ ہیں۔ اتنے زیادہ، اتنے اونچے اور اس قدر دشوار گزار پہاڑ جتنے یہاں ہیں دُنیا کی کسی سرزمین میں اتنی تعداد میں نہیں پائے جاتے۔ ساری دُنیا میں جو بلند ترین ۲۵ چوٹیاں

ہیں ان میں ۸ یہاں ہیں اور ۷ ار باقی تمام دُنیا میں ہیں۔ قطبین سے باہر کے علاقوں میں یہ علاقہ سب سے بڑا گلیشیائی خطہ ہے جس میں ان گنت گلیشیئر ہیں۔ ان تمام گلیشیئرز، پہاڑوں، چٹانوں کے اور اتنے خوفناک، خطرناک، دہشت ناک، طویل باڈروں کے علاوہ تین عظیم ترین سلسلہ ہائے کوہ ہمالیہ، قراقرم اور ہندوکش کی جائے اِتصال ہے جہاں پہاڑوں کے ۱۲ ار سلسلے اور ۱۳۵ ار بلند چوٹیاں ہیں۔ یہ پہاڑی سلسلے وسط ایشیاء اور جنوبی ایشیاء کے درمیان حد فاصل کا کام دیتے ہیں، اس خطے کی سرحدیں بھارت، چین، روس اور افغانستان سے ملتی ہیں۔ محض اپنے محل وقوع کی وجہ سے یہ علاقہ اس وقت دُنیا بھر کے اہم ترین خطوں میں شمار ہوتا ہے۔

صوبہ سرحد پاکستان کے شمال مغرب میں واقع ہے۔ افغانستان کے ساتھ اس کی سرحدں ۱۱۰۰ ار کلومیٹر تک پھیلی ہوئی ہے، صوبہ سرحد کا دارُالحکومت پشاور ہے، جو ایک سرسبز اور خوبصورت شہر ہے۔ پشاور اور اس کے اِردگرد کی زمین بڑی زرخیز ہے، دریائے کابل اور دریائے سوات کی بدولت یہاں لہلہاتے ہریالے کھیت ہیں اور زرعی اجناس بڑی مقدار میں پیدا ہوتی ہیں۔ صوبہ سرحد قدیم تہذیبوں کا بھی گہوارہ رہا ہے۔ صوبہ سرحد میں مختلف مقامات پر گندھارا سلطنت کے آثار پائے گئے ہیں۔ سیاح یہاں آتے ہیں۔ یہ وادیاں مون سون خطے کے شمالی کنارے پر واقع ہیں، اِس لئے یہاں بارشوں کا تناسب بہت زیادہ ہے۔ اس بنا پر سب وادیاں نہایت سرسبز و شاداب ہیں۔ گھنے جنگلات بھی ہیں جہاں قیمتی لکڑی پائی جاتی ہے۔ شمالی چترال اور وادیٔ سندھ کے بالائی علاقے سنگلاخ پہاڑوں پر مشتمل ہیں۔

کشمیر ایک پہاڑی علاقہ ہے جس کا رقبہ تقریباً ۸۶۰۰۰ مربع میل ہے جو ۱۱۶ ار میل لمبا ۷۵ میل چوڑا ہے۔ اس کی سرحدیں شمال میں روس اور جمہوریہ چین سے، شمال مغرب میں افغانستان سے، جنوب مغرب میں پاکستان میں براہِ راست بھارت سے

ملتی ہیں۔ ریاست کے شمالی علاقوں کے وسیع سلسلے مغرب میں سطح مرتفع پامیر اور کوہ ہندوکش سے مربوط ہیں اور مشرق میں کوہ ہمالیہ ہے۔ ریاست میں کئی پہاڑی چوٹیاں ۲۵۰۰۰ فٹ سے بھی بلند ہیں' مشرق سے مغرب کی طرف دریائے سندھ بہتا ہے جس کا منبع تبت میں ہے اور ڈیلٹا پاکستان کے علاقے سندھ میں ہے۔

بلوچستان میں آبادی کی کمی کی وجہ سنگلاخ پہاڑی علاقہ ہے' جو صوبے کے جنوب میں واقع ہے' یہ پورا علاقہ خشک اور ریگستانی ہے۔ شمال میں یہاں ۳۰۰ میٹر سے لے کر ۲۵۰۰ میٹر تک بلند پہاڑیاں ہیں۔ مغرب میں ایک بڑی نمکین پانی کی جھیل ''حموم ماٹکیل'' ہے۔ مغرب میں ریگستانی میدانی علاقہ یہاں پر چاغی اور توبہ کاکڑ کا پہاڑی سلسلہ بھی ہے جو پاکستان اور ایران' افغانستان کے ساتھ سرحد کا بھی کام دیتا ہے۔ بلوچستان چونکہ مون سون کی زَد میں نہیں ہے اِس لئے یہاں بارشوں کا تناسب بہت کم ہے' یوں تو موسم عموماً خوشگوار رہتا ہے۔ موسم سرما میں بلوچستان کے بیشتر علاقوں میں سخت سردی پڑتی ہے اور بعض مقامات پر درجہ حرارت منفی ۳۰ درجہ سینٹی گریڈ رہتا ہے۔ صوبہ بلوچستان میں وادئ سندھ' ڈیرا اور وادئ سوات کی تہذیبوں کے آثار نمایاں طور پر نظر آتے ہیں۔ صوبہ بلوچستان میں پتھر کے دور کے بھی آثارِ قدیمہ دریافت ہوئے ہیں۔ درہ بولان کے جنوب میں مہر گڑھ کے علاقے میں پائے جانے والے ان آثارِ قدیمہ کا تعلق تقریباً ۶۰۰۰ قبل مسیح سے ہے۔ پتھر کے دور کی یہ تہذیب ۳۰۰۰ قبل مسیح میں معدوم ہوگئی۔

پنجاب کی زمین اور آب وہوا کی بے شمار خوبیاں ہیں۔ وسیع وعریض شاداب میدانوں' سرسبز وادیوں' لہلہاتے کھیتوں' پھلوں سے لدے ہوئے باغوں' سبزیوں کی بھرمار' پانچ موسم' پھولوں سے سجی ہوئی دھرتی' پرندوں کی لاتعداد قسمیں' پانی کی فراہمی' جڑی بوٹیاں' نباتات اور جنگلات ہیں۔ شمال مغربی علاقہ ''پنجاب'' اس کے نام کو

فارسی زبان کے الفاظ پنج آب سے اَخذ کیا گیا ہے۔ مشرق کی جانب ''اِنڈیا'' جنوب کی طرف ''سندھ'' اور ''ستلج'' کے دریا ہیں۔ اِس طرح مغربی جانب مری کی پہاڑیاں اور سرسبز و شادات ہزارہ کی وادی ان پہاڑوں کی شان و شوکت میں اضافہ کرتے ہیں۔ پنجاب مکمل طور پر ڈھلانی میدان کی صورت میں نظر آتا ہے۔ یہ شمال کے بلند و بالا پہاڑوں سے جنوب کے ریتلے ریگستانوں تک جاتا ہے۔ پس لاہور جیسے بڑے شہر سطح سمندر سے ۹۰۰ فٹ بلند ہیں۔ مشرق میں کوئی علاقہ پانچ دریاؤں کے علاقے جیسی خصوصیات اور اقسام نہیں رکھتا۔ اس کے دریا' اس کے سرسبز و شادات راستوں اور وسیع و عریض سرسبز میدانوں سے گزرتے ہوئے اِنتہائی بنجر خشک صحراؤں' خاردار جنگلوں سے گزرتے ہوئے مغربی جانب ویران ریتلی سطح مرتفع جنوب' مشرق میں حصار کے ویرانوں میں دوآب کے بار تک پہنچتا ہے۔ پنجاب کا عظیم الشان سلسلہ کوہ نمک' کوہ سفید سے نمودار ہو کر مشرق کی طرف دریائے سندھ تک پھیلا ہوا ہے' جو اسے کالا باغ کے مقام پر قطع کرتا ہے۔ پنجاب کی آب و ہوا میں گرمی اور سردی کی شدت پائی جاتی ہے۔ ہمالیہ کے جنوب نشیبی علاقے تک پھیلے ہوئے خطوں میں جنوب مغربی مون سون ہوائیں چلتی ہیں اور بارشیں بہت زیادہ ہوتی ہیں' لیکن پہاڑوں اور سمندر سے کافی فاصلے پر واقع مقامات پر گرمی بہت زیادہ ہوتی ہے اور بارشیں بہت کم ہوتی ہیں۔ مون سون کا موسم جس پر خریف اور ربیع کی فصلوں کا اِنحصار ہوتا ہے' جون کے وسط سے ستمبر کے اختتام تک قائم رہتا ہے۔ موسم بہار کی کٹائی کا موسم سرما میں جنوری کی بارشوں پر بہت زیادہ اِنحصار ہوتا ہے۔ گرم موسم خاص طور پر اپریل سے شروع ہو جاتا ہے۔ موسم گرما میں تپش بہت زیادہ ہوتی ہے' جھلسا دینے والی ہوائیں چلتی ہیں۔

اکتوبر کے آغاز میں موسم بدل جاتا ہے اور ہوائیں قدرے ٹھنڈی ہو جاتی ہیں۔ اگرچہ دن ابھی تک گرم ہی رہتے ہیں۔ جنوب میں جب گرمی اپنی انتہا پر ہوتی ہے'

بادلوں کا ریلا جنوب مغربی مون سون غضب کے ساتھ آتا ہے اور موسلا دھار بارش شروع ہو جاتی ہے، جو فضا کو ٹھنڈا اور سبزے کو ہرا بھرا اور تر و تازہ کر دیتی ہے۔ یہ خوشگوار موسم برسات تین ماہ تک جاری رہتا ہے۔ موسم سرما مارچ کے آخر تک رہتا ہے۔ جنوری کے آغاز میں موسم سرد اور خنک ہو جاتا ہے۔

صوبہ سندھ تقریباً قدیم ترین تہذیب کا حامل ہے۔ اس صوبہ کو باب الاسلام بھی کہا جاتا ہے کیونکہ یہاں تقریباً دو سو سال تک عربوں کی حکمرانی رہی اور ان کے توسط سے یہ علاقہ اسلام کی روشنی سے منور ہوا۔ صوبہ سندھ کا دارالحکومت کراچی ہے۔ کراچی پاکستان کا سب سے زیادہ آبادی والا اور سب سے بڑا شہر ہے، یہ قدیم اور جدید امتزاج کا حامل شہر ہے، کراچی کا قدیم علاقہ آج بھی تنگ سڑکوں، چھوٹے چھوٹے مکانات اور پُر پیچ گلیوں پر مشتمل ہے، جبکہ شہر کا جدید علاقہ کشادہ اور چوڑی سڑکوں اور بلند و بالا خوبصورت عمارتوں، کشادہ خوبصورت مکانوں اور جدید سہولتوں سے آراستہ ہے، یہ دستکاروں کا شہر بھی ہے۔ یہاں ہر طرح کی دستکاریوں کے ہنر مند موجود ہیں۔ اس شہر کے کشادہ اور وسیع و عریض ساحل، گہرے سمندر میں مچھلی کا شکار، کشتی رانی، گولف کھیلنے کی سہولتیں، گھڑ سواری اور خوبصورت پارک بڑی کشش کے حامل ہیں۔ کراچی میں لذت سے بھرپور کھانوں کے ریستوران موجود ہیں، یہاں کے بازاروں میں ایک سے بڑھ کر ایک خوبصورت اشیاء دستیاب ہیں۔ ہاتھ سے بنے ہوئے قالینوں کے لئے یہ شہر بطورِ خاص مشہور ہے۔ یہاں کی آبادی میں بھی تیزی سے اضافہ ہوا ہے۔ اس وقت کراچی کی آبادی ایک کروڑ سے زائد ہے۔

حصولِ پاکستان کے لئے قربانیاں

مُلکِ پاکستان کے قیام کے لئے مسلمانانِ ہند نے بہت تاریخی جدوجہد کی اور ان

گنت قربانیاں دے کر حاصل کیا۔ یہی وجہ ہے کہ دُنیا کے نقشے پر مُلکِ پاکستان بھی اعلیٰ ہے اور اس میں بسنے والی قوم بھی اعلیٰ ہے۔

-◆ ◀ پاکستان زندہ باد ▶ ◆-

پاکستان ایک نظریاتی ملک ہے جو اسلام کے نظریات پر معرضِ وجود میں آیا۔ لاکھوں مرد و زن کا انسانی خون، لاکھوں معصوم و بیگناہ بچے بچیوں کا خون، لاکھوں بیٹیوں کو زبردستی یرغمال بنانے اور چھن جانے کے صدمات، بیشمار مستورات کی عصمتوں کے لٹنے کے زخم اس ملک کی عمارت کی بنیادوں میں دفن ہیں۔

-◆ ◀ پاکستان زندہ باد ▶ ◆-

پاکستان کا قیام کتنی تگ و دو، جانفشانی اور قربانیوں سے عمل میں آیا، اِس کی اہمیت اور قدر و قیمت کو وہی جان سکتے ہیں جنہوں نے قربانیاں دی تھیں۔

-◆ ◀ پاکستان زندہ باد ▶ ◆-

ماں باپ کی قبریں، کھیت کھلیان، گھر بار، کاروبار، مال و دولت، عزیز و اقارب سے بچھڑنے کا دُکھ، ہجرت کی اذیتیں، قافلوں پر حملے، بھوک پیاس کی تکلیفیں، وطن سے بے وطن ہونے کے رنج، راستوں کی مسافتوں کی تھکن، بیماریوں اور وباؤں سے عزیز و اقارب کی اموات اور اُن کے دکھ، بے گور و کفن لاشوں کو دبانے کے صدمات، کے اینٹ گارے سے اس مملکت پاکستان کی عمارت کی تعمیر اور تکمیل ہوئی۔

-◆ ◀ پاکستان زندہ باد ▶ ◆-

پاکستان ایک ایسا اِسلامی ملک ہے جس کا وجود "لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ" کے نظریہ کے تحت لاکھوں جانوں کی قربانیاں دے کر اور ہجرت کی اذیتیں برداشت کر کے حاصل کیا ہوا ہے۔ نام محمد ﷺ کے صدقے بے شمار معصوم بچے بچیوں کا بے دریغ قتل عام کروایا ہوا ہے۔ لاکھوں نوجوانوں، بہن بھائیوں، بیٹے بیٹیوں اور

بوڑھے ماں باپ کے جسموں کو برچھیوں، کلہاڑیوں، ٹوکوں، بلموں اور گولیوں سے چھلنی کرواکر اسم محمد ﷺ کے اُجالے کی منزل کا سفر جاری کیا ہوا ہے۔

جس طیب ہستی کے نظام کو اپنانے کے لئے مسلمانانِ ہند نے اپنے آباؤاجداد اور عزیز واقارب کی قبریں، گھر بار، کھیت کھلیان، کاروبار اور وطن عزیز چھوڑ کر قافلوں کے قافلے سرزمین پاکستان میں پہنچے۔ اور سجدہ ریز ہو کر آنسوؤں کے تحفے پیش کئے ہوئے ہیں۔ آج بھی اس دھرتی کو یاد ہیں۔

پاکستان زندہ باد

پاکستان لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کے نام پر معرضِ وجود میں آیا ہے۔ اِس کی بنیادوں میں لاکھوں معصوم بچے بچیوں...... مردوزن کا خون مدفن ہے۔ لاکھوں مسلم مستورات کی عصمت وعفت کے زخموں کی نہ ختم ہونے والی اذیتیں اس سرزمین کے ذرے ذرے میں پنہاں ہیں۔ یہ ملک اِسلام کے نام پر معرضِ وجود میں آیا ہے اور بنی نوعِ اِنسان کے لیے سلامتی کا مظہر اور قلعہ ہے۔ یہ اِنسانیت کی فلاح اور خیر کا بین الاقوامی مرکز ہے۔

پاکستان کی قومی زبان

پاکستان کی قومی زبان ''پاک زبان'' ہے جسے بزرگ لوگ اُردو کے نام سے جانتے ہیں...... دراصل یہ پاکستان کے تمام ثقافتی مدارس کی بین الاقوامی اور ایشیا کے ہمسایہ براعظم میں سب سے زیادہ سمجھی جانے والی زبان ہے۔

پاکستان زندہ باد

انگریزی کے ہندسے 0,1,2,3,4,5,6,7,8,9,10 دراصل ہندوستان (پاکستان کی وادیٔ پنجاب اور سندھ ہی) کی ایجاد ہیں۔ انہیں انگریزی ہندسے کہنا

سراسر غلط ہے' یہ سنسکرت کے ہندسے ہیں۔ مغرب میں گہرا مطالعہ رکھنے والے عالم لوگ انہیں ہندی ہندسے کہتے ہیں اور عرفِ عام میں انہیں عربی ہندسے کہا جاتا ہے۔ شاید اِس لئے کہ انہیں مغرب میں عربوں نے متعارف کروایا تھا۔

ہدیہ تشکر

اے رب رحیم! تیرا شکر ہے کہ تو نے ہمیں اپنے محبوب و مقبول' آخر الزمان نبی' محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اُمتی اور غلام بنایا۔ پھر اس دھرتی پر پیدا کیا جہاں سے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خوشبو آتی تھی۔ آج پاکستان دُنیا میں ایک ایسا اسلامی ملک کرہ ارض پر نمودار ہوا بیٹھا ہے جو صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کے نام پر معرضِ وجود میں آیا۔ اے اللہ! تیرے ان انعامات کا جتنا بھی شکر ادا کیا جائے وہ کم ہے۔

پاکستان زندہ باد

میر آزاد بلگرامی نے ''سبحۃ المرجان فی آثارِ ہندوستان'' میں کئی صفحے ہندوستان کے ان فضائل کے بیان کی نذر کیے ہیں اور اس میں یہاں تک کہا ہے کہ جب حضرت آدم علیہ السلام سب سے پہلے ہندوستان اُترے اور یہاں ان پر وحی آئی تو یہ سمجھنا چاہئے کہ یہی وہ ملک ہے جہاں اللہ تعالیٰ کی پہلی وحی نازل ہوئی اور چونکہ نورِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم حضرت آدم علیہ السلام کی پیشانی میں امانت تھا' اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ابتدائی ظہور اس زمین پر ہوا' اسی لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''مجھے ہندوستان کی طرف سے ربانی خوشبو آتی ہے''

پاکستان کی آپ بیتی

۱۴؍اگست ۱۹۴۷ء کو قائداعظم محمد علی جناح نے اپنے ساتھیوں کے ہمراہ انگریزوں اور ہندوؤں کے خلاف ایک طویل جدوجہد کے بعد مجھے قائم کیا۔ افسوس کہ میرا محسن میرے قیام کے کچھ ہی عرصہ بعد ہمیشہ کے لئے مجھ سے بچھڑ گیا۔ مجھے یہ افسوسناک حقیقت بھی معلوم ہوئی کہ میرے قیام کا خواب دیکھنے والے عظیم شاعر علامہ اقبال بھی میرے قیام سے بہت پہلے فوت ہو چکے تھے۔ یوں جب میں نے ہوش سنبھالا تو میرے خیر خواہ کم تھے اور مفاد پرست زیادہ۔ جلد ہی میرا انتظام ایسے ہاتھوں میں چلا گیا جو صرف اپنے پیٹ سے مخلص تھے۔ ان میں زیادہ تر وہی لوگ تھے جنہوں نے قائداعظم کی مخالفت کی تھی اور ان کے آباؤ اجداد نے ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی میں مسلمانوں سے غداری کے صلے میں انگریزوں سے جاگیریں حاصل کی تھیں۔
ادھر بھارت جو مجھ سے ایک دن بعد قائم ہوا' اُس نے میری تباہی کو اپنا مشن بنالیا۔ ۱۹۶۵ء میں اُس نے مجھ پر حملہ کیا لیکن میری بہادر فوج نے اُسے خاک چٹوادی تو وہ نئے رُوپ میں دشمنی پر اُتر آیا۔ اُس نے میرے مشرقی حصے کے لوگوں کو بھڑکانا شروع کر دیا کہ تم پر مغربی حصے والے ظلم کر رہے ہیں۔ میں بہت چیخا چلایا کہ اس کا کوئی سدِ باب کرو' لیکن میرے کارپردازوں کے کانوں پر جوں تک نہیں رینگی۔ وہ اپنے مفادات میں اُلجھے رہے' حتیٰ کہ ۱۹۷۱ء میں اُن کی اس سنگین غفلت کا فائدہ اُٹھاتے ہوئے میرے ازلی دُشمن نے میرا مشرقی بازو کاٹ کر مجھ سے الگ کر دیا جس کی مجھے

آج تک تکلیف ہورہی ہے، لیکن میرے منتظمین کو پھر بھی ہوش نہ آیا اور نہ ہی اُنہوں نے اپنی روش بدلی، جس کا نتیجہ یہ ہے کہ مَیں لسانی حصوں تقسیم ہوتا چلا جارہا ہوں یہ میرے لیے بہت ہی خطرناک پہلو ہے۔ میرے مکین جو کبھی پاکستانی ہوا کرتے تھے، اب پنجابی، سندھی، بلوچی، بہاری، بنگالی اور پٹھان کہلاتے ہیں۔ کہیں وہ زبان کے مسئلے پر لڑرہے ہیں تو کہیں علاقے پر۔ بھائی بھائی کا دشمن ہورہا ہے۔ اُدھر میرے اَزلی دشمن نے میری نئی نسل کی رگوں میں بیہودہ ثقافت کا زہر فحش فلموں اور دوسرے ذرائع سے داخل کرنے کا سلسلہ شروع کررکھا ہے جس کی وجہ سے میری نئی نسل میرے مقصد اور اپنے دین سے دُور ہوتی چلی جارہی ہے اور وہ یہ بھولتی جارہی ہے کہ اس کے بزرگوں نے کتنے خون کے دریا عبور کر کے مجھے قائم کیا تھا۔ میرا دشمن بھارت جس نے میرے قیام کے وقت سے ہی میری شہ رگ کشمیر کو دبا رکھا ہے، اب اُس نے اس پر مزید دباؤ بڑھا دیا ہے اور میری زندگی مزید مشکل ہوگئی ہے اور میں تو اب سانس بھی نجانے کیسے لے رہا ہوں۔ نجانے میرے مکینوں کو کب ہوش آئے گا اور وہ میرے دُکھوں کا مداوا کب کریں گے؟ پتہ نہیں میں پہلے جیسی شان وشوکت سے دُنیا میں کھڑا ہو بھی سکوں گا یا نہیں؟ میں نااُمید بہرحال نہیں ہوں کہ میری قوم میں ڈاکٹر عبدالقدیر جیسے لوگ بھی موجود ہیں اور مجھے یقین ہے جب بھی مجھ پر بُرا وقت آنے لگا سینکڑوں راشد منہاس ...کیپٹن سرور... عزیز بھٹی... میجر طفیل جیسے میری حرمت پر مر مٹنے کو تیار ہوں گے۔

﴿حرمت وطن: ۳۰۷/ از خادم حسین مجاہد﴾

پاکستان کی پکار

(درد کا سناٹا)

سچ اگر پوچھے تو افلاس تخیل ہے وفا
دِل میں ہر دم اِک نیا بپا محشر رکھتا ہوں

میں ۱۴ راگست ۱۹۴۷ء کو معرضِ وُجود میں آیا۔ میرا پیدائشی نام مملکت خداداد پاکستان ہے، مگر ۱۹۵۶ء میں میرا نام تبدیل کر کے "اِسلامی جمہوریہ پاکستان" رکھا گیا۔ میرے دو بازو تھے، ایک مشرقی پاکستان دوسرا مغربی پاکستان، جو چار صوبوں پر مشتمل ون یونٹ تھا، مگر ۱۹۷۱ء میں میرا مشرقی بازو کٹ کر بنگلہ دیش کہلانے لگا اور میرے مغربی بازو کا سیاسی حکمرانوں نے بری طرح قطع و برید کر کے بے شمار ترمیمیں کر ڈالیں۔

میرے وجود میں آنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے ایک رات لکھی تھی، جو لیلۃ القدر تھی (یعنی ۲۶ اور ۲۷ ررمضانُ المبارک کی درمیانی رات)۔وَمَا اَدْرٰكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ تم لیلۃ القدر کو کیا جانو؟ یہ وہ وقت ہوتا ہے جب ملائکہ اللہ تعالیٰ کے اِذنِ تمام سے نزولِ اِجلال فرماتے ہیں۔ گویا میری پیدائش کے وقت اللہ تعالیٰ کا اِذنِ تمام ہو رہا تھا۔ میں مسلمانوں کا وطن ہوں، مسلمانوں کی چودہ سو سال کی تاریخ کا امین ہوں۔ ۱۴ راگست ۱۹۴۷ء بمطابق ستائیسویں رمضان کی رات بارہ بج کر ایک منٹ پر پہلی مرتبہ میرا نام فضاؤں میں گونجا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
مبارک ہو...... پاکستان معرضِ جود میں آ گیا ہے۔

اگرچہ یہ بات محل نظر ہے کہ ۱۲ بج کر امنٹ پر ۱۴ نہیں ۱۵ راگست ہو چکی تھی، تاہم لیلۃ القدر پرنور کی ساعتوں، ملائکہ کی نگرانی، شہداء کی روحوں کے سائے میں، فیصلہ کر دیا گیا تھا کہ مسلمان ہندوؤں کے ساتھ کبھی بھی مشترکہ ریاست میں نہیں رہیں گے۔

اِس کے لئے انہیں جو بھی کڑی سے کڑی قربانی دینی پڑی اُس سے دریغ نہیں کریں گے۔ چاہے انہیں ۵۰ر لاکھ شہداء کا نذرانہ پیش کرنا پڑے ...... ڈھائی لاکھ بہنوں' بیٹیوں اور خواتین کو اغواء کرانا پڑے ...... چاہے انہیں جائیدادیں' فیکٹریاں' زمینیں اور تجارت و صنعت کو خیر باد کہنا پڑے۔

میری پیدائش کے وقت خوشی کے شادیانے بھی بجائے گئے اور غم کے آنسو بھی بہائے گئے۔ بھارت سے آنے والے مسلمانوں نے میری خاطر یہ نہیں پوچھا کہ انہیں کیا مفاد ملے گا؟ ...... انہوں نے میری خاطر کوئی ضمانت نہیں مانگی؟ ...... کوئی تحفظ نہیں مانگا تھا؟ ...... کسی نے یہ سوال نہیں کیا تھا کہ وہ اپنے آپ کو کس مقصد کے لیے اُجاڑ رہا ہے؟ ...... وہ کس مقصد کے لئے پردیسی ہو رہے ہیں؟۔

ایک بات ہمیشہ یاد رکھئے گا کہ میرا وجود دو چیزوں سے مل کر بنا ہے۔ ایک میرا نظریہ ہے ...... اور دوسرا میرا جغرافیہ ہے۔ میرا نظریہ تو بقولِ قائداعظم اُس وقت ہی قائم ہو گیا تھا جب برصغیر (سندھ) میں پہلا ہندو مسلمان ہوا تھا۔ محمد بن قاسم نے جو ریاست بنائی وہ بھی میرا ہی نام تھا۔ پھر بتدریج میرا جغرافیہ پھیلتا چلا گیا اور مسلمان پورے ہندوستان پر غالب ہوئے۔ پھر ایک وقت آیا کہ میرا جغرافیہ سکڑنا شروع ہو گیا' میرے باسیوں کی غفلتیں' ان کی کوتاہیاں رنگ لائیں اور پھر دُنیا نے دیکھا کہ میں محدود ہو کے صرف دہلی کے لال قلعے میں رہ گیا تھا۔ مجھے حاصل کرنے کے لئے وہاں سے ایک تحریک پھر سے شروع ہوئی تو میرا ابکل وجود حرکت کرنے لگا۔ میرا نظریہ ہمیشہ سے تھا' ہمت والوں نے مجھے تلاش کیا' میں ہمیشہ رہوں گا اور جب تک میری چھاتی پر ایک بھی مسلمان باقی ہے میں قائم رہوں گا۔ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ

تیغوں کے سائے میں ہم پل کر جواں ہوئے ہیں
آساں نہیں مٹانا نام و نشان ہمارا

میں پکے ہوئے پھل کی طرح خود بخود کسی کی آغوش میں نہیں آ کر گر پڑا' بلکہ میں مدینہ منورہ کے بعد دوسری اِسلامی ریاست ہوں۔ دیکھ لیں کتنی مماثلت ہے مجھ میں اور ریاست مدینہ میں۔ مسلمانوں نے مدینہ تن من دھن کی بازی لگا کر حاصل کیا تھا' میرے بڑوں نے بھی پاکستان کے لیے تن من دھن کی بازی لگا دی۔ مدینہ میں بھی ہجرت تھی' میں بھی ہجرت کا نشان ہوں۔ ہجرتِ مدینہ میں بھی بہت سے مسلمان پیچھے مکے میں رہ گئے تھے' میں بھی بہت سے مسلمان پیچھے ہندوستان میں چھوڑ آیا ہوں۔ مدینہ بھی اُمت مسلمہ کے اَحیاء کا مرکز ہے' میں بھی اِنْ شَاءَ اللّٰہُ اُمت مسلمہ کے احیاء کا مرکز بنوں گا۔ اب صرف ایک کام باقی رہ گیا ہے جو ہونا ہے' اِنْ شَاءَ اللّٰہُ دُنیا والے اپنی آنکھوں سے دیکھیں گے کہ مدینہ سے جا کے مکہ فتح کیا گیا تھا' اور میرے دیوانے ''ریڈیو پاکستان دہلی'' کا نعرہ لگائیں گے اور لال قلعہ پر میرا سبز ہلالی پرچم لہرائے گا۔

جب تلک دم میں دم ہے یہ لہرائے گا
دیکھ لینا یہ دُنیا پہ چھا جائے گا

علامہ اقبال نے دو خواب دیکھے تھے۔ پہلا خواب یہ کہ برصغیر کے اِس خطے میں ایک ریاست بنے گی جو مسلمانوں کا مرکز ہو گی اور دوسرا یہ کہ اس ریاست کا مرکز پاکستان ہو گا جہاں احیائے اسلام کا کام ہو گا۔ جس طرح میں نے آپ سے کہا کہ میں ایک نظریہ بھی ہوں اور جغرافیہ بھی ہوں' اللہ تعالیٰ کے فضل سے میں آپ کو بشارت دیتا ہوں کہ میرا جغرافیہ بڑھے گا کم نہیں ہو گا۔ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ۔

میرے بدخواہوں اور میرے نام کے نعرے لگانے والوں نے تو مجھے مٹانے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی لیکن میں پھر بھی زندہ ہوں کیونکہ میرے وُجود کا فیصلہ اَزلی اور اَبدی ہے اور میں اپنے رب کی نشانی ہوں:

ہزار دام سے نکلا ہوں ایک جنبش میں

جسے غرور ہو آ کر کرے شکار مجھے

گھبرائیے گا نہیں آج کے حالات سے، اللہ کے فضل و کرم سے میں قائم رہنے کے لئے بنا ہوں۔ شہداء کے خون اور بہنوں کے دوپٹوں کی حرمت سے وُجود میں آیا ہوں، ان کی آبرو برقرار رہے گی...... اِنْ شَاءَ اللّٰهُ۔ بس آپ خیانت نہ کیجئے گا میرے ساتھ، کیا سندھی...... یہ پنجابی...... یہ بلوچی...... یہ پٹھان...... یہ مہاجر...... کیا کشمیری...... اللہ کی قسم جس نے یہ نعرہ لگایا اُس نے ان مسلمانوں کے ساتھ خیانت کی جنہوں نے تن من دھن کی قربانی دی تھی تو میرے لئے دی تھی۔

اب میں اپنی تمام سیاسی اور مذہبی جماعتوں سے مخاطب ہوں کہ تم اپنے جلسے کرتے ہو، اِجلاس بلاتے ہو، اپنے کارکنوں کو سڑکوں پر نکالتے ہو، تم نے اپنے نئے نئے نام رکھ لئے ہیں، تمہارے نئے نئے جھنڈے ہیں، تم سب کا اپنا اپنا ایک امیر ہے، مگر ذرا بتاؤ تو میرے نام کے جھنڈے لے کر کتنے لوگ باہر نکلتے ہیں؟، تم سب اپنے اپنے سیاسی و مذہبی جلسے دیکھ لو، ان میں سبز ہلالی پرچم کتنے ہوتے ہیں اور تمہارے سیاسی فرقہ بازی کے جھنڈے کتنے ہوتے ہیں؟۔

۱۰/اگست ۱۹۴۷ء کو پاکستان کی دستور ساز اسمبلی میں موجود قومی پرچم کا ڈیزائن پیش کرتے ہوئے نواب زادہ لیاقت علی خان نے میرے پرچم کا تعارف یوں کرایا تھا:

یہ پاکستانی قوم کا پرچم ہے
یہ مملکت پاکستان کا پرچم ہے

یہ پرچم حریت، آزادی اور مساوات کا مظہر ہے جو مملکت پاکستان کی یک جہتی کا دفاع اور ہر شہری کے تمام جائز حقوق کا تحفظ کرے گا۔ یہ نہ صرف پاکستان کے عوام کی آزادی کا پرچم بلکہ امن کا مظہر ہے جو پوری دُنیا میں امن قائم کرنے میں مدد کرے گا۔ یہ کسی ایک سیاسی جماعت یا کسی ایک کمیونٹی کا نہیں، پوری پاکستانی قوم کا پرچم ہے۔

یہ مملکت پاکستان کا پرچم ہے جو ۱۴؍اگست کو معرضِ وجود میں آئے گا۔

جب تم اپنی اپنی سیاسی جماعت کا پرچم لہراتے ہو وہاں میرا پرچم نظر نہیں آتا تو میں یہ منظر دیکھ کر خون کے آنسو روتا ہوں کہ یہ پرچم بجا سہی مگر میرا پرچم کہاں غائب ہو گیا؟...... یہ کن نظریات کی عکاسی کر رہا ہے۔

میری عمر اب ۶۳ ربرس ہونے کو ہے' مجھے اپنے برسرِ اقتدار حکمرانوں کی خدمت میں یہ عرض کرنا ہے کہ ہر اِنسان کو اپنے ''عوامی تأثر'' کی بجائے اپنے ''کردار'' کے بارے میں زیادہ فکر مند رہنا چاہیے کیونکہ ''کردار'' ہماری ''حقیقت'' ہوتی ہے اور ہم سے زیادہ اِس سے کوئی اور واقف نہیں ہوتا مگر ''تأثر'' محض لوگوں کی خوش فہمی یا غلط فہمی پر مبنی ہوتا ہے۔

کہاں تک سنو گے' کہاں تک سنائیں
ہزاروں ہی شکوے ہیں کیا کیا بتائیں

میں اپنے حاکمانِ جفا جُو سے مخاطب ہوں' سیاسی قائدین سے بھی اور اس قوم کے ان امیروں سے بھی جو اس قوم کو ٹولیوں' گروپوں' فرقوں اور جماعتوں میں تقسیم کر رہے ہیں۔ میری تقدیر اور تاریخ کو سمجھو' میں ایک اسلامی نظریاتی ریاست ہوں اور میرے مقدر میں عروج ہے۔ جو میرا ساتھ دے گا' اللہ اُس کو عروج دے گا۔ جو مجھے تکلیف دے گا' اللہ تعالیٰ اُس کو کتے کی موت مارے گا۔ دُنیا میں بھی اور آخرت میں بھی اس کا انجام بخیر نہ ہوگا۔ دیکھ لو جس کسی نے بھی مجھے نقصان پہنچایا اللہ نے اُس کی نسلیں تباہ کر دیں اور جس نے میری خاطر اپنے جان و مال اور عزت و آبرو کو قربان کیا ہے' اللہ کے ملائکہ اُس پہ نازل ہوتے ہیں' اُس کی حفاظت کرتے ہیں' دونوں جہانوں میں اُس کے لئے خیر ہی خیر ہے۔

اِسلام کی فطرت میں قدرت نے لچک دی ہے
اتنا ہی یہ اُبھرے گا جتنا کہ دبا دیں گے

میرے نام پر قوم میں تفرقہ نہ ڈالو‘ میری دلیر فوج کے خلاف جنگ مت کرو‘ یہ دشمن کی سازش ہے کہ فوج میں اور قوم میں تفرقہ ڈال دیا جائے۔ آپس میں درگزر کرو اور اپنے اس دشمن کی طرف دیکھو جو تم کو آپس میں لڑا کر‘ تمہاری بہنوں کے سر سے ڈوپٹے اُتارنا چاہتا ہے۔ باہمی جنگ وجدل کی غلطی نہ کرنا ورنہ بہت پچھتاؤ گے۔ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ میں تو قائم رہنے کے لئے بنا ہوں۔ صرف لوگ ہی بدنصیب ہوں گے اور لوگ ہی خوش نصیب ہوں گے۔ جو میرے ساتھ جیسا رویہ رکھیں گے اسی کے مطابق اللہ تعالیٰ اُن سے معاملات رکھے گا۔

عزیز ہم وطنو! میری قدر کیجئے گا‘ اگر مجھ پر اپنی جان‘ اپنا مال‘ اپنی عزت اور آبرو لٹانی پڑے تو یہ سستا سودا ہے۔ کیونکہ ہر سرمایہ کاری اِنسان اپنے لئے نہیں کرتا بلکہ اپنے دین‘ اپنی آبرو اور اپنے بچوں کے لئے بھی کرتا ہے۔ میں نے اپنوں سے بہت سی تکلیفیں اُٹھائی ہیں۔ میں نے تمہیں عزت‘ دولت اور شہرت کی صورت میں بہت کچھ دیا ہے‘ اب قرض واپس لوٹانے کا وقت آن پہنچا ہے۔ اب تمہیں بھی کچھ قربانیاں دینی پڑیں گی۔ اللہ آپ کو مبارک کرے‘ یہ آزادی‘ یہ ۱۴ اگست اپنے عہد کی تجدید کا دن ہے‘ یہ اُن شہداء‘ اُن بہنوں اور بیٹیوں کو یاد کرنے کا دن ہے جن کی لاشوں سے کنویں بھر گئے تھے‘ جو ہاتھوں میں ہاتھ ڈالے جوق در جوق گولیوں کی بوچھاڑ کے آگے آتی تھیں‘ جو آج بھی وہاں بیٹھ کر اپنے بچوں پر میرا نام لے کر دم کرتیں ہیں تو ان کے بچوں کو اللہ تعالیٰ شفا دیتا ہے‘ خیانت نہ کیجئے گا میرے ساتھ‘ اللہ آپ کا حامی و ناصر ہو‘ اللہ پاکستان کا حامی وناصر ہو‘ اللہ اُمت مسلمہ کا حامی وناصر ہو‘ اللہ بھارتی مسلمانوں کا حامی وناصر ہو‘ اللہ ہم پر رحم فرمائے‘ آپ سب کو یہ یوم آزادی مبارک ہو۔

پاکستان زندہ باد............ پاکستان پائندہ باد

﴿ماہنامہ دعوتِ تنظیم الاسلام‘ اگست ۲۰۰۹ء ☆ مضمون نگار:: علامہ رب نواز خاں اجمیری﴾

پاکستان میں اسلام کی روشنی

تخلیقِ کائنات کے وقت سے ہی پاک وطن اور پاکیزہ معاشرہ مطلوبِ فطرت اور مقصودِ انسانیت رہا ہے، اِرشادِ باری تعالیٰ ہے:

"بَلْدَةٌ طَيِّبَةٌ وَّ رَبٌّ غَفُورٌ" ﴿پ۲۲، سُورۃُ سَبَا، آیت:۱۵﴾

ترجمہ: رہنے کو پاکیزہ ملک اور بخشنے والا رب۔

حضرت آدم علیہ السلام کے رُوئے زمین پر قدم رکھتے ہی پاکستان وجود میں آگیا تھا۔ تاہم بحوائے عبارتِ قرآنی "فَاَعْرَضُوْا" یعنی تلطُّفِ رحمانی سے اعراض اور تعلیماتِ انبیاء علیہم السلام سے رُوگردانی کے باعث یہ "پاکستان" کئی مرتبہ ناپاکستان بنتا رہا۔

پاکستان زندہ باد

جب حضرت آدم رضی اللہ عنہ سب سے پہلے ہندوستان میں اُترے اور یہاں اُن پر وحی آئی تو یہ سمجھنا چاہیئے کہ یہی وہ ملک ہے جہاں اللہ تعالیٰ کی پہلی وحی نازل ہوئی۔ چونکہ نورِ محمدی (صلی اللہ علیہ وسلم) حضرت آدم علیہ السلام کی پیشانی میں امانت تھا، اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ابتدائی ظہور اِسی سرزمین پر ہوا۔ اِسی لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "مجھے ہندوستان کی طرف سے ربانی خوشبو آتی ہے"۔

پاکستان زندہ باد

بہرحال پاکستان (ہندوستان) زمین کا وہ حصہ ہے جہاں ابوالبشر حضرت سیدنا آدم علیہ السلام نے سب سے پہلے قدم رکھا۔ پاکستان (ہندوستان) میں اِسلام کی روشنی

حضور نبی کریم ﷺ کی ظاہری حیاتِ طیبہ میں ہی پہنچ چکی تھی۔ اِسلام کی آمد سے قبل بھی اہل عرب کے اہل ہند سے تعلقات تھے۔ اہل عرب تاجر سندھ اور مالا بار کی بندرگاہوں پر تجارت کی غرض سے آیا جایا کرتے تھے۔

روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں جب ایک قبیلے کے لوگ حاضر ہوئے تو حضور نبی کریم ﷺ نے اُن کو دیکھ کر فرمایا:

مَنْ هٰٓؤُلَاءِ الْقَوْمُ الَّذِیْنَ کَاَنَّھُمْ رِجَالُ الْھِنْدِ ﴿سیرت ابن ہشام ج۲ص۵۹۳﴾

''یہ کون لوگ ہیں جو ہندوستان کے مرد معلوم ہوتے ہیں۔

ہندوستان کے ایک ساحلی علاقہ ''مالابار'' کے بادشاہ ''چکرورتی فرماس'' کے بارے میں مشہور ہے کہ جب اُنہوں نے شق القمر کا معجزہ دیکھا تو اپنے بیٹے کو ذِمہ داری سونپ کر خود حضور نبی کریم ﷺ کی بارگاہِ اَقدس میں حاضر ہوئے اور آپ ﷺ کے دست مبارک پر اِسلام قبول کیا۔

-◆ ◀ پاکستان زندہ باد ▶ ◆-

امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ نے ''المستدرک'' میں ہندوستان کے ایک بادشاہ کے متعلق ایک روایت نقل کی ہے کہ اُس نے حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت عالیہ میں زنجبیل (سونٹھ یعنی ادرک) کا تحفہ بھیجا' جو آپ ﷺ نے اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں تقسیم فرمایا' اُس میں سے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کو بھی عطا فرمایا' مکمل روایت ملاحظہ فرمائیں۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

اَھْدَی مَلِكُ الْھِنْدِ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ جَرَّۃً فِیْھَا زَنْجَبِیْلٌ فَاَطْعَمَ اَصْحَابَهٗ قِطْعَۃً قِطْعَۃً وَاَطْعَمَنِیْ مِنْھَا قِطْعَۃً۔

﴿المستدرک علی الصحیحین للحاکم' ج۵' رقم الحدیث: ۷۱۹۰﴾

ہندوستان کے ایک بادشاہ نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک مٹکا

(گھڑا) تحفے کے طور پر بھیجا، جس میں زنجبیل (سونٹھ یعنی ادرک) تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے اُس کے ٹکڑے ٹکڑے کر کے ایک ایک ٹکڑا اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو کھلایا اور مجھے بھی اُس میں سے ایک ٹکڑا عنایت فرمایا۔

پاکستان زندہ باد

ایک روایت میں ہے کہ اُس بادشاہ نے ہادیٔ کون ومکاں حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے ہاتھوں پر اِسلام قبول کیا اور پھر آپ ﷺ کے حکم پر واپس ہندوستان روانہ ہو گیا۔ راستے میں یمن کی بندرگاہ ظفار میں اُس کا انتقال ہوا۔ یہاں آج بھی اس ''ہندوستانی بادشاہ'' کے مزار پر لوگ فاتحہ کے لیے آتے ہیں۔

پاکستان زندہ باد

ہند کے بارے میں حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

"أطيب ريح في الأرض الهند"

یعنی زمین میں سب سے پاکیزہ ہوا ہند کی ہے۔

﴿المستدرک علی الصحیحین للحاکم، رقم الحدیث ۳۹۵۴﴾

پاکستان زندہ باد

اِن تمام روایات سے یہ پتہ چلتا ہے کہ اہل عرب، اہل ہند سے واقف تھے اور اہل ہند کے لیے یہ خوش نصیبی کی بات ہے کہ ان کا تذکرہ نبی کریم ﷺ کی زبانِ اقدس پر جاری ہوا۔

پاکستان زندہ باد

مسلمان خلفائے راشدین کے دور میں برصغیر پہنچ چکے تھے اور دین اِسلام کی تبلیغ میں مصروف ہو چکے تھے۔

احادیث مبارکہ میں ہندوستان کی فتح کی بشارت کا ذِکر بہت تاکید کے ساتھ ہوا

ہے اِس لیے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے دور سے ہی مسلمان دین اِسلام کی اشاعت کے لیے ہندوستان پہنچ کر کوشش کی جاتی رہی ہے۔

تاریخی حقائق کے مطابق ہندوستان میں اِسلام کی روشنی کا باقاعدہ طور پر آغاز امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دور میں ہوا۔

حضرت عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ کے دور میں مکران اور بلوچستان کے بعض علاقوں پر قابض ہو چکے تھے' اس کے بعد مسلمان تبلیغ دین اور تجارت کے لئے برصغیر آتے رہے۔

اس کے بعد امیر المؤمنین حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ کے دور میں بعض مسلمان جاسوسوں کو ہندوستان پر حملہ سے قبل وہاں کی صورتِ حال کا جائزہ لینے کے لئے بھیجا گیا' البتہ جنگ کی نوبت نہ آئی۔

امیر المؤمنین حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے عہد میں حارث بن مرہ رضی اللہ عنہ نے آپ رضی اللہ عنہ کی اِجازت سے ہندوستان پر حملہ کیا' جس میں آپ رضی اللہ عنہ کو کامیابی ہوئی۔ آپ رضی اللہ عنہ قیقان کے مقام پر جو سندھ کا حصہ تھا' شہید ہو گئے۔ (فتوح البلدان: ۵۳۱/۳)

امام ابن انحاس رحمۃ اللہ علیہ' آپ رضی اللہ عنہ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ آپ اس جہاد میں مکران اور قندابیل کے علاقوں سے آگے بڑھ گئے تھے۔ ﴿مشارع الاشواق: ۹۱۸﴾

حضرت حارث بن مرہ رضی اللہ عنہ کے بعد حضرت مہلب بن ابی صفرہ رضی اللہ عنہ ہند پر حملہ آور ہوئے ہیں۔

۴۴ھ میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے زیاد بن ابیہ کو بصرہ' خراسان اور سیستان کا حاکم مقرر کیا اور اسی سال زیاد بن ابیہ کے حکم سے عبدالرحمٰن بن ربیعہ نے کابل کو فتح کیا اور اہل کابل کو حلقہ بگوشِ اِسلام کیا۔ کابل کی فتح کے کچھ ہی عرصہ بعد ایک نامور عرب امیر مہلب بن ابی صفرہ مرو کے راستے سے کابل اور زابل آئے اور ہندوستان

پہنچ کر انہوں نے جہاد کیا۔ ﴿تاریخ فرشتہ:۱/۴۶﴾

-◆◀ ﴿پاکستان زندہ باد﴾ ▶◆-

اِسی طرح حجاج بن یوسف نے ۸۶ھ میں محمد ہارون کو ایک زبردست لشکر دے کر مکران کی طرف روانہ کیا' جس کے نتیجے میں مکران فتح ہوا اور اِسی زمانے سے سندھ میں بھی اِسلام کی باقاعدہ اشاعت شروع ہوگئی۔

-◆◀ ﴿پاکستان زندہ باد﴾ ▶◆-

عباسی خلیفہ ولید بن عبدالملک کے دور میں جب راجہ داہر بن ضعیفہ نے مسلمانوں کا لوٹا ہوا مال اور مسلمان قیدی عورتوں کو واپس کرنے سے اِنکار کر دیا تو حجاج بن یوسف نے خلیفہ کی اِجازت سے اہل ہند سے جہاد کرنے کی اجازت لی اور پدمن نامی ایک شخص کو بھیجا۔ اُنہوں نے اہل دیبل سے جنگ کی اور اِسی جنگ میں جام شہادت نوش کیا۔ پدمن کی شہادت کے بعد حجاج بن یوسف نے اپنے چچازاد بھائی اور داماد عمادالدین محمد بن قاسم رحمۃ اللہ علیہ کو' جن کی عمر اُس وقت صرف سترہ سال تھی' ۹۳ھ میں سندھ کی طرف روانہ کیا' جس میں اللہ رَبُّ العزت نے اس کم سن مجاہد کو فتح عطا فرمائی اور راجہ داہر اس جنگ میں مارا گیا۔ ﴿تاریخ فرشتہ:۴/۶۵۵﴾

یوں سمجھو کہ محمد بن قاسم رحمۃ اللہ علیہ کی قیادت میں مسلمان پہلی مرتبہ ایک فاتح کی حیثیت سے سندھ کے راستے ہندوستان میں داخل ہوئے اور پھر تھوڑے ہی عرصے میں پورے ہندوستان پر چھا گئے۔

-◆◀ ﴿پاکستان زندہ باد﴾ ▶◆-

پھر سلطان محمود غزنوی نے ہندوستان کے بت کدوں میں کلمۂ حق ''لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ'' کی صدا بلند کی۔

بعد اَزاں سلطان شہاب الدین غوری نے ہندوستان پر مسلمانوں کی باقاعدہ

حکومت قائم کی اور قطب الدین ایبک کو اپنا نائب مقرر کیا۔

قطب الدین ایبک نے ۶۰۲ھ میں برصغیر پاک و ہند میں ایک عظیم الشان خود مختار اِسلامی سلطنت کی بنیاد رکھی جو صدیوں تک قائم رہنے کے بعد بفضل تعالیٰ آج ''اسلامی جمہوریہ پاکستان'' کی صورت میں موجود ہے۔

خاندانِ غلاماں، خلجی، تغلق، سادات، لودھی اور تیموری (مغل) خاندانوں کے بیسیوں حکمرانوں نے اس ہندوستان پر حکومت کی۔ اورنگ زیب عالمگیر کے دورِ حکومت تک پورا برصغیر مسلمان حکمرانوں کے زیرِ نگین رہا۔ اس کے بعد اقتدار پر مغل خاندان کی گرفت کمزور ہوگئی، کئی علاقے باغی اور خودمختار ہو گئے۔ اِس دوران انگریزوں نے، جو شاہجہان کے دَور میں تاجر کے رُوپ میں آئے تھے، اپنے اَثر و رسوخ کو آہستہ آہستہ بڑھانا شروع کر دیا اور اپنی عیاری، چالاکی، فوجی و بحری قوت کا استعمال کرتے ہوئے پورے ہندوستان پر قابض ہو گئے۔ اگرچہ سراج الدولہ اور بعد اَزاں حیدر علی اور سلطان ٹیپو نے ہندوستان کو انگریز سے بچانے کی جاندار کوششیں کیں لیکن میر جعفر اور میر صادق جیسے غداروں نے اُن کی کوششوں کو ناکام بنا دیا۔

انگریزوں کے ہندوستان پر قبضے کے بعد ان کے خلاف سب سے زوردار تحریک ۱۸۵۷ء میں جنگ آزادی کی صورت میں چلی۔ لیکن یہ تحریک بھی غداروں اور وطن فروشوں کی وجہ سے کامیاب نہ ہوسکی۔

اس تحریک میں جوش بھی تھا، جذبہ بھی تھا اور ولولہ بھی تھا، لیکن یہ تحریک اچانک اُٹھی تھی اور اس کے لئے کوئی زیادہ منصوبہ بندی نہیں ہو سکی تھی اِس لئے کامیابی سے ہمکنار نہ ہو سکی، رہی سہی کسر غداروں اور وطن فروشوں نے پوری کر دی۔

اِس تحریک کی ناکامی نے ہندستان میں انگریزوں کے اقتدار کو انتہائی مضبوط بنا دیا۔ یہ تحریک ناکام کیا ہوئی انگریز کی سفاقیت کھل کر سامنے آ گئی۔ ہندوستانیوں خصوصاً

مسلمانوں پر ظلم وستم کی انتہا کر دی گئی' ہزاروں لوگ قتل کر دیئے گئے' ہزاروں مسلمان علمائے کرام کو چن چن کر پھانسی گھاٹ پر چڑھا دیا گیا۔

سڑکوں کے کناروں پر لاشوں اور پھانسی گھاٹ کے سوا کچھ نظر ہی نہیں آتا تھا۔ اس قتل عام کا سب سے زیادہ شکار مسلمان خصوصاً علمائے کرام تھے۔ تاریخ بتاتی ہے کہ انگریز نے ہزاروں علماء کو پھانسی پر لٹکا دیا۔ مولانا ظفر علی خان نے دہلی کے قتل عام کی یوں تصویر کشی کی ہے:

شام کو غنچہ کھلا تھا چوک کے بازار میں
اَب یا خدا وہاں لاکھوں کا سر جاتا رہا
صبح تو تھا دِلّی شہر اب اُجڑا ہوا دیار ہے
کہہ ظفؔر کیا ہوا' جوبن کدھر جاتا رہا

پاکستان زندہ باد

۱۸۵۷ء کے بعد انگریز کو ہندوستان سے نکالنے کے لیے بہت سی تحریکیں چلیں لیکن یہ تحریکیں کبھی ظاہر ہوتیں' کبھی خفیہ یعنی زیرِ زمین ہوتی تھیں۔ پھر کوئی پھانسی پر لٹک جاتا' کوئی قید ہو جاتا اور کسی کو کالا پانی بھیج دیا جاتا۔

۱۹۰۶ء میں مسلم لیگ وُجود میں آئی جس کا مقصد ہندوستان کو انگریز کے پنجۂ استبداد سے آزاد کرانا اور مسلمانوں کے لئے علیحدہ خطہ حاصل کرنا تھا۔

پہلی جنگ عظیم کے بعد ہندوستان میں آزادی کی سوچ میں مزید اضافہ ہوا۔ لیکن ۱۹۲۰ء کے بعد تقسیم ہند کی سوچ بہت عام ہو گئی' کئی سیاست دانوں اور صاحبِ فکر لوگوں نے تقسیم ہند کو خطۂ برصغیر کے لئے موزوں قرار دیا۔

۱۹۲۰ء میں عبدالقادر بلگرامی' عبدالقدیر بدایونی اور مولانا حسرت علی خان موہانی نے ہندوستان کو تقسیم کرنے کی تجویز دی۔

۱۹۲۴ء میں محمد علی جوہر نے پیش گوئی کی کہ ہندوستان دو حصوں میں بٹ جائے گا۔

۱۹۲۴ء میں ہی نواب ذوالفقار علی نے خلافت کے پلیٹ فارم پر تقسیم ہندوستان کی تجویز پیش کی۔

۱۹۲۸ء میں سر آغا خان نے تقسیم ہند کی سکیم پیش کی۔

۱۹۲۸ء ہی میں مرتضیٰ احمد خان میکش کی تجویز سامنے آئی۔

۱۹۳۳ء یا ۱۹۳۵ء میں علی گڑھ یونیورسٹی کے دو پروفیسروں سید ظفر الحسن اور ڈاکٹر افضال حسین قادری نے علی گڑھ میں سکیم پیش کی، جس میں انہوں نے ہندوستان کو تین حصوں میں تقسیم کرنے کی تجویز پیش کی۔

۱۹۳۰ء میں علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے خطبہ الٰہ آباد میں مسلمانوں کے لئے الگ ریاست کا مطالبہ پیش کیا۔ آپ کی اس تجویز کو خاصی پذیرائی ملی، آپ نے الٰہ آباد میں صدارتی خطبے کے دوران فرمایا:

''ہندو اور مسلم دو الگ الگ قومیں ہیں، ان میں کوئی چیز مشترک نہیں ہے۔ گزشتہ ایک ہزار سال سے وہ ہندوستان میں الگ حیثیتیں قائم رکھے ہوئے ہیں۔ ان دو قوموں کے نظریۂ آزادی میں نمایاں فرق ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ پنجاب، سرحد، سندھ اور بلوچستان کو ملا کر ایک ریاست کی حیثیت دی جائے''۔ اس مطالبے کی وجہ سے علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ کو ''مصورِ پاکستان'' کا مشہور اور معروف لقب ملا۔

اگرچہ ہندوستان کی تقسیم کے حوالے سے ایک لہر موجود تھی لیکن اس کو زیادہ پذیرائی نہیں ملی تھی، لیکن جب ۱۹۳۷ء میں کانگرس کی مختلف صوبوں میں حکومت بنی تو انہوں نے مسلمانوں سے انتہائی امتیازی سلوک اختیار کیے رکھا، اس امتیازی سلوک نے مسلمانوں کو بہت کچھ سوچنے پر مجبور کر دیا۔ مسلمانوں کو یہ احساس ہو گیا کہ ہندوؤں کے

ساتھ ایک مُلک میں رہنا ان کے لیے انتہائی مشکل ہو گا اور انہیں ایک الگ وطن کی ضرورت ہے۔ متحدہ ہندوستان کا مطلب انگریز کی غلامی سے نکل کر ہندوؤں کی غلامی میں آنا ہے' جو انگریز سے بھی زیادہ گھٹیا دشمن ہے۔ آج ہندوستان میں رہنے والے مسلمانوں کی جو حالت ہے اور ان کے ساتھ جو سلوک روا رکھا جا رہا ہے اس سے واضح ہو جاتا ہے کہ ہمارے بزرگوں کی سوچ بالکل صحیح تھی۔ مسلمانوں کی یہ خوش بختی تھی کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں محمد علی جناح کی صورت میں انتہائی زیرک' بے باک' نڈر' ذہین و فطین' انگریزوں اور ہندوؤں کی چالاکیوں کو سمجھنے والا سیاسی لیڈر عطا فرمایا دیا' جس نے واقعی قیادت کا حق ادا کیا۔

جب مسلم لیگ کی عمر تقریباً ۴۰ (چالیس) سال کی ہو گئی تو ۱۴/اگست ۱۹۴۷ء کو پاکستان معرضِ وجود میں آ گیا۔

پاکستان زندہ باد

محترم جناب ڈاکٹر صفدر محمود کی کتاب ''اقبال' جناح اور پاکستان'' کے صفحہ نمبر ۹ تا ۱۷ سے تلخیص:

قدیم ہندوستان کی تواریخ میں سے ''تاریخ فرشتہ'' کو ایک معتبر حوالہ کی حیثیت حاصل ہے۔ تاریخ فرشتہ کے صفحہ نمبر ۱۰۱ پر درج شہاب الدین غوری کا لکھا ہوا ایک خط پڑھ کر میں گہری سوچ میں پڑھ گیا۔ غوری نے یہ خط ہندوستان کے مشہور راجہ پرتھوی راج کے خط کے جواب میں کئی صدیاں قبل ۱۱۹۲ء میں لکھا تھا' جب ترائن کے میدان میں مسلمان اور ہندو افواج ایک دوسرے کے آمنے سامنے کھڑی تھیں۔ پس منظر کے طور پر یہ بات ہمارے ذہنوں میں رہے کہ شہاب الدین غوری دو سال قبل پرتھوی راج سے شکست کھا چکا تھا اور اب ایک فیصلہ کن معرکے کے لیے میدان میں اُترا تھا۔ پرتھوی راج ہندوستان میں ہندوؤں کی طاقت کا سمبل اور مضبوط ستون سمجھا جاتا تھا اور اُسے

ہندوراجاؤں کی پوری حمایت حاصل تھی۔ جنگ سے قبل شہابُ الدین غوری نے پرتھوی راج کو باہمی صلح کے لیے جو خط لکھا اُس میں مطالبہ کیا گیا تھا کہ یا تو موجودہ صوبہ پنجاب، سرحد اور سندھ کے علاقے میرے حوالے کردو اور یا پھر فیصلہ کن جنگ کے لیے تیار ہو جاؤ۔ ان علاقوں کے مطالبے کی بنیاد یہ تھی کہ ان میں مسلمان مقابلتاً زیادہ تھے۔ بلوچستان اس سکیم میں شامل نہیں تھا کیونکہ وہاں پہلے ہی مسلمانوں کی حکومت قائم تھی۔ بہر حال پرتھوی راج طاقت کے نشے میں مست تھا۔ اُس نے غوری کی صلح کی مشروط پیش کش کو ٹھکرا دیا اور یہ علاقے دینے سے انکار کر دیا۔ نتیجے کے طور پر جنگ ہوئی جس میں پرتھوی راج اور اُس کے ساتھی ہندوراجاؤں کو شکست فاش ہوئی۔ پرتھوی راج مارا گیا، ہندوؤں کی کمر ٹوٹ گئی اور شہابُ الدین غوری نے اس علاقے پر قبضہ کر کے قطب الدین ایبک کو حکمران نامزد کر دیا جس نے ۱۱۹۳ء میں دہلی پر قبضہ کر کے ہندوستان میں با قاعدہ ایک اسلامی حکومت کی بنیاد رکھی۔ جنگ ترائن کو ہندوستان کی تاریخ میں ایک اہم سنگ میل کی حیثیت حاصل ہے کیونکہ اس نے ہندوستان کے مقدر کا فیصلہ کر دیا اور ایک اسلامی حکومت کے قیام کی راہ ہموار کر دی۔

شہابُ الدین غوری کا خط ہمارے لیے غیر معمولی انکشاف کی حیثیت رکھتا ہے اور اس انکشاف کے بہت سے ایسے پہلو ہیں جو گہرے غور و فکر کے متقاضی ہیں۔

ذہن کے اُفق پر یہ سوال اُبھرتا ہے کہ ان تمام علاقوں میں جو موجودہ پاکستان پر مشتمل ہیں ۱۱۹۲ء تک مسلمان آبادی ہندوستان کے دوسرے علاقوں کی نسبت قدرے زیادہ کس طرح ہو گئی جبکہ ۱۱۹۲ء تک یہاں کوئی مستحکم اسلامی حکومت بھی نہیں قائم تھی۔ بلاشبہ مسلمان حملہ آور اس دوران حملے کرتے رہے اور اکثر اوقات مالِ غنیمت لے کر واپس لوٹ جاتے رہے۔ ۹۹۷ء سے لے کر ۱۰۳۰ء تک محمود غزنوی نے بھی ہندوستان میں کسی اسلامی ریاست کی بنیاد نہ رکھی اور اکثر اوقات یہاں سے مالِ غنیمت لے کر

واپس وطن لوٹ گیا۔ گویا اس کا مطلب یہ ہوا کہ ہندو اور مغربی مؤرخین کا یہ الزام غلط ہے کہ یہاں اسلام تلوار کے زور سے پھیلا کیونکہ جنگ ترائن تک ہندوستان میں نہ کوئی اسلامی حکومت موجود تھی اور نہ ہی مسلمانوں کو اتنی طاقت حاصل تھی کہ وہ بزورِ شمشیر اسلام پھیلا سکتے۔ ہوا یوں کہ بہت سے اولیائے کرام، صوفیاء اور صالحین اس عرصے میں ہندوستان میں آ کر آباد ہوئے جن میں خاص طور پر حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ قابل ذکر ہیں جو محمود غزنوی کی فوج کے ساتھ یہاں آئے اور پھر یہیں کے ہو کر رہ گئے۔ یہ ان اولیائے کرام کی نگاہ کا فیض تھا کہ مقامی آبادیوں کے دل مسخر ہوتے گئے اور وہ صدیوں کے سفر میں اس طرح حلقہ بگوشِ اسلام میں شامل ہوئے کہ ۱۱۹۲ء تک موجودہ سندھ، سرحد اور پنجاب کے علاقوں میں مسلمانوں کی آبادی مقابلتاً زیادہ ہو گئی اور یوں قیام پاکستان کی راہ ہموار ہوتی گئی۔

اس مسئلے کے مختلف پہلوؤں پر غور کریں تو ان میں بڑی حکمت کے پوشیدہ راز کھلتے ہیں اور مشیت ایزدی کے واضح اشارے ملتے ہیں۔ غور طلب بات یہ ہے کہ اولیائے کرام تو سارے ہندوستان میں پھیلے ہوئے تھے جن میں دِلّی، سرہند اور اجمیر شریف خاص طور پر قابل ذکر ہیں لیکن ان علاقوں میں مسلمان اکثریت میں کیوں نہ ہو سکے۔ دوسری قابل غور بات یہ ہے کہ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ مسلمان اُن صوبوں یا علاقوں میں اکثریت میں ہوئے جو جغرافیائی طور پر ایک دوسرے سے ملحق اور آپس میں پیوست تھے ورنہ اگر مسلمان سرحد میں اکثریت میں ہوتے اور پھر یوپی یا ہندوستان کے دور دراز علاقوں میں اکثریت میں ہوتے تو کیا پاکستان کا مطالبہ کیا جا سکتا تھا یا اسے منوایا جا سکتا تھا؟ جواب نفی میں ہے کیونکہ پاکستان کے مطالبے کی بنیاد ہی یہ تھی کہ صوبہ پنجاب، سرحد، سندھ اور بلوچستان اور بعد ازاں مشرقی بنگال جہاں مسلمان اکثریت میں ہیں اور جو جغرافی طور پر ایک دوسرے سے وابستہ ہیں ان علاقوں پر مشتمل ایک آزاد

مسلمان مملکت قائم کر دی جائے' جہاں مسلمان اپنے دین' ثقافت اور مذہب کے مطابق زندگی گزار سکیں۔ گویا یہ مشیت ایزدی تھی کہ مسلمان اُن علاقوں میں اکثریت میں ہوئے جو جغرافیائی طور پر ایک یونٹ تھے۔ اس لحاظ سے پاکستان کی بنیاد اُسی وقت رکھ دی گئی جب شہابُ الدین غوری نے صلح کے لیے پرتھوی راج سے ان علاقوں کا مطالبہ کیا۔ اس پس منظر میں حضرت قائداعظم نے علی گڑھ میں ۱۹۴۴ء میں خطاب کے دوران کہا تھا کہ پاکستان اُسی دن وجود میں آ گیا تھا جس دن ہندوستان کی سرزمین پر پہلے مسلمان نے قدم رکھا کیونکہ مسلمان ایک مخصوص اندازِ زندگی' ایک منفرد کلچر اور سوچ کی نمائندگی کرتا ہے جو ہر لحاظ سے ہندوستان کی دوسری اقوام سے مختلف اور الگ ہے۔

مجھے ہندوستان کی تاریخ میں مسلمان اور اسلام میں گہرا ربط نظر آتا ہے اور وہ یوں کہ جب بھی اسلام کو کوئی چیلنج درپیش ہوا یا مسلمانوں کے وجود کو صحیح معنوں میں کسی خطرے کا سامنا ہوا تو یہاں سے ایسی قوتیں نمودار ہوئیں جنہوں نے ان چیلنجوں کا کامیابی سے مقابلہ کیا اور مسلمانوں کو ان خطرات سے بچانے کے لیے تحریکیں چلائیں۔ تاریخی طور پر ہندوستان میں مسلمانوں نے ۶۹۰ ر برس تک حکومت کی اور کل ۷۶ بادشاہ ہوئے۔

انگریز اکبر کے دَور میں تجارتی مقاصد کے پیش نظر ہندوستان میں داخل ہوئے اور آہستہ آہستہ اپنے پاؤں پھیلاتے رہے' اثر ورسوخ میں اضافہ کرتے رہے اور اپنی عسکری قوت بڑھاتے رہے۔ چنانچہ انگریزوں نے ۱۷۵۷ء میں جنگ پلاسی میں سراج الدولہ کو شکست دے کر بنگال پر قبضہ کر لیا۔ ۱۷۹۹ء میں سلطان ٹیپو کو شکست دے کر اُس کی سلطنت پر قابض ہو گئے۔ ۱۷۶۴ء میں بکسر کی لڑائی میں مغل بادشاہ شاہ عالم کی شکست کے بعد دہلی کی حکومت بھی انگریزوں کے سامنے سرنگوں ہو گئی۔ ۱۸۰۸ء میں رنجیت سنگھ نے پنجاب میں سکھ حکومت کی بنیاد ڈالی اور پنجاب میں مسلمانوں کا ناطقہ بند

کردیا' حتیٰ کہ شاہی مسجد کو اصطبل میں تبدیل کردیا۔

مسلمانوں کے اس تنزل اور ابتلاء کے دور میں شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے اصلاح معاشرہ کی تحریک شروع کی' مسلمانوں میں جہاد کی روح بیدار کرنے کے لیے منظم پروگرام شروع کیا' مسلمان دشمن قوتوں کو کمزور کرنے کے لیے احمد شاہ ابدالی کو حملے کی دعوت دی اور ساتھ ہی ساتھ مسلمان سرداروں کو خطوط لکھے جن کے مطالعے سے مسلمانوں کی نفسیات اور سوچ سمجھنے میں مدد ملتی ہے۔ ان خطوط کا لب لباب یہ تھا کہ ہندوستان میں مسلمانوں اور اسلام کی بقا کے لیے کچھ علاقوں میں مسلمان حکومتوں کا قیام ضروری ہے۔ غور کیا جائے تو محسوس ہوتا ہے کہ یہی سوچ تحریک پاکستان کی بنیاد بنی۔ یہی بات علامہ اقبال نے اپنے خطبہ الہ آباد اور قائداعظم کے نام خطوط میں بار بار کہی اور خود قائداعظم بھی اکثر اوقات اس سوچ کا اظہار کرتے رہے۔ دراصل یہ وہ خواب تھا جو ہندوستان میں مسلمانوں کی حکومت کے خاتمے کے بعد اُن کے قومی اور اجتماعی لاشعور میں پلتا رہا اور بالآخر اسی خواب کی تعبیر اُن کو مطالبۂ پاکستان میں نظر آئی۔

انگریز آہستہ آہستہ اپنا جال پھیلاتے رہے اور ہندوستان پر قبضہ جمانے کے لیے شاطرانہ چالیں چلتے رہے۔ سراج الدولہ' ٹیپو سلطان اور شاہ عالم کی فوجوں کو شکست دینے کے بعد وہ ایک مؤثر عسکری قوت بن کر اُبھر چکے تھے۔ انگریزوں نے اسی حکمت عملی کے تحت ۱۸۴۳ء میں سندھ کا الحاق (Annexation) اور ۲۹ / مارچ ۱۸۴۹ء کو پنجاب کا اپنے ساتھ الحاق (Annexation) کر کے ان صوبوں پر قبضہ کرلیا۔ ۱۸۵۶ء میں انگریزوں نے اودھ کے فرمانروا میر واجد علی کے سسر اور وزیراعظم میر علی نقی کو اپنے ساتھ ملا کر میر واجد علی سے دستخط کروا کر اودھ پر قبضہ کرلیا اور میر واجد کو کلکتہ کے میٹا برج میں قید کردیا۔ ایک مؤرخ کے بقول تین میروں نے ہندوستان میں مسلمان مملکتوں کے مقدر کا فیصلہ کردیا۔ میر جعفر نے پلاسی کے میدان میں سراج الدولہ سے

غداری کر کے مسلمانوں کو بنگال کی حکومت سے محروم کر دیا۔ میر صادق نے ٹیپو سلطان سے غداری کر کے مسلمانوں کو میسور کی مملکت میں حکمران سے غلام بنا دیا اور میر علی نقی نے میر واجد سے دستخط کروا کر اودھ انگریزوں کے حوالے کر دیا۔

۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی کی ناکامی کے بعد انگریز ہندوستان پر چھا گئے۔ انگریز آئے تو اپنے ساتھ سائنس، ٹیکنالوجی، مواصلات، ریلوے، ماڈرن ایجوکیشن اور ایک نیا سیاسی کلچر بھی لائے۔ انگریزوں کی پالیسیوں کے سبب ہندوستان میں نیشنلزم کا شعور مضبوط ہوا، سیاسی جماعتیں معرضِ وجود میں آئیں، حق رائے دہی اور انتخاب کا ذکر ہونے لگا جس سے محدود جمہوریت اور پھر اکثریت واقلیت کے احساس نے جنم لیا۔ اس صورتِ حال کے نتیجے کے طور پر مسلمانوں نے شدت سے محسوس کرنا شروع کیا کہ چونکہ وہ اپنے مذہب، ثقافت، تاریخی پس منظر اور قومی سوچ کے حوالے سے ایک علیحدہ قوم ہیں اس لیے اُنہیں ایک علیحدہ وطن کے حصول کے لیے جدوجہد کرنی چاہیے۔

علامہ اقبال کے خطبہ الٰہ آباد ۱۹۳۰ء نے مسلمانوں کو نئی سوچ دی اور اُن میں منزل کا شعور پختہ کیا جبکہ ۱۹۳۵ء کے انتخابات کے نتیجے کے طور پر ۱۹۳۷ء میں چھ صوبوں میں کانگریس کی حکمرانی نے مسلمان عوام کی آنکھیں کھول دیں۔ ان واقعات نے قرار دادِ پاکستان کی راہ ہموار کی اور ۱۹۴۰ء میں مسلمانانِ ہندو پاک نے مسلم لیگ کے جھنڈے تلے ایک علیحدہ اور آزاد وطن کا مطالبہ کر دیا۔ اس کے بعد برطانوی حکومت نے ''مسئلہ ہند'' کا حل ڈھونڈنے کے لیے بہت سی کوششیں کیں، بالآخر ۱۴ اگست ۱۹۴۷ء کو پاکستان معرضِ وجود میں آ گیا۔

تجلیاتِ اِسمِ پاکستان

پاکستان کا معنی و مفہوم

''پاکستان'' کا لفظ ''پاک'' اور ''ستان'' سے مل کر بنا ہے۔ جس کا معنی پاک جگہ ہے۔ اِس سے مراد وہ مُلک ہے جہاں پاک لوگ آباد ہوں۔

کیا آپ کو معلوم ہے کہ کس شخص نے ہمارے وطن کا نام پاکستان تجویز کیا تھا؟ اگر معلوم نہیں تو ہم بتائے دیتے ہیں۔ پاکستان کے ایک عظیم لیڈر چودھری رحمت علی رحمۃ اللہ علیہ اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے لئے انگلستان میں موجود تھے۔ انگریز اور ہندو سیاست دان مسلمانوں کو ایک آزاد علیحدہ وطن دینے پر رضامند نہ تھے۔ اس کے برعکس ہندوستان کے مسلمان انگریزوں اور ہندوؤں کی غلامی سے نجات پانے کے لئے بے چین تھے۔ چودھری رحمت علی نے مسلمانوں کے لئے ایک آزاد اور جداگانہ اِسلامی ملک کا اچھا سا نام رکھنے کے لئے غور و فکر شروع کر دیا۔ بڑی سوچ بچار اور خدا سے دُعائیں مانگنے کے بعد اُن کے دماغ میں ''پاکستان'' کا لفظ آ گیا۔ وہ اپنی انگریزی کتاب کے صفحہ نمبر ۲۲۵ پر لفظ ''پاکستان'' کی یوں مختصر تشریح کرتے ہیں:

''پاکستان'' ایک فارسی اور اُردو لفظ ہے۔ اس کے حروف ہمارے تمام انڈین اور ایشیائی ملکوں کے ناموں سے مل کر بنے ہیں۔ مثلاً پنجاب سے ''پی''...... افغانیہ (شمال مغربی سرحدی صوبہ) سے ''اے''...... کشمیر سے ''کے''...... ایران سے ''آئی''...... سندھ (کچھ اور کاٹھیاوار کو شامل کر کے) سے ''ایس''...... اور بلوچستان سے ''ٹی اے این''۔ اس کا مطلب ہے پاک لوگوں کی سرزمین۔ پاک لوگوں سے مراد روحانی

طور پر پاک اور صاف اِنسان ہیں۔

پاکستان زندہ باد

''پاکستان'' مختلف صوبوں کے اسماء سے حروفِ تہجی لے کر بنایا گیا ہے۔ مثلاً صوبہ پنجاب سے ''پ''...... شمال مغربی سرحدی (جس کے بسنے والے خصوصاً افغان ہیں) صوبہ سے ''الف''...... کشمیر سے ''ک''...... سندھ سے ''س''......اور بلوچستان سے ''تان''۔

پاکستان ایک منفرد نام

''پاکستان'' پوری کائنات کے ممالک کے ناموں میں سے منفرد نام ہے۔ یہ کلمہء محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کی خیرات' یہ گنبد خضراء کی سوغات' یہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی جدوجہد کا ثمر اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے طائف کے بازار میں پتھر کھا کے دین پہنچانے کی کوشش کا ایک مسکراتا ہوا پھول پاکستان ہے۔ جب ہم لفظ ''پاکستان'' زبان سے بول کر ذِکر کرتے ہیں' پاکستان کے مفہوم کو کھول کر بیان کرتے ہیں تو ہم لوگوں کو یہ یاد کرانا چاہتے ہیں کہ دوسرے ملکوں کی بنیاد فلسفے یا کسی اور پہلو پر ہے' لیکن ہمارے مُلک پاکستان کی بنیاد قرآن وحدیث پر ہے۔

نام پاکستان کی جامعیت

پاکستان کا لفظ ''پاک'' اور ''ستان'' دو الفاظ کا مجموعہ اور مرکب ہے۔ ''پاک'' لفظ عام فہم ہے جو تمام لوگ بولتے ہیں' لیکن ''ستان'' کا مطلب جگہ اور مکان ہے' ''ستان'' لاحقہ ہے' مختلف الفاظ میں استعمال ہوتا ہے۔

مثلاً گل ستان' جس کو گلستان پڑھتے ہیں' مطلب یہ ہے کہ پھولوں کی جگہ' ایسے ہی قبرستان یعنی قبر کی جگہ' تو یہ لفظ ستان جگہ اور مکان کے لئے ہوتا ہے۔

پاکستان کا معنی ہوا ''پاک لوگوں کے رہنے کی جگہ''۔

مدینہ شریف کی State (ریاست) کے بعد کسی ملک کا نام ایسا نہیں جس کے نام میں اتنی جامعیت ہو۔ نام ہوتا ہے صرف ذات کی پہچان کے لئے مگر نام ایسا ہو جو وصف پہ بھی دلالت کرتا ہو تو پھر سونے پر سوہاگہ بن جاتا ہے۔

لفظ ''پاکستان'' وہ لفظ ہے جو ذات مع الوصف پر دلالت کرتا ہے یعنی پاک لوگوں کا دیس، پاک لوگوں کے رہنے کی جگہ، پاک لوگوں کی زمین، پاک لوگوں کا علاقہ، اس میں اس چیز کو واضح کر دیا گیا۔ پاکستان بولتے ہی پتہ چل جاتا ہے کہ یہ کوئی سیکولر ریاست نہیں بلکہ یہ مذہب کے نام پر معرضِ وجود میں آنے والا ملک ہے، یعنی یہ سیکولر ملک نہیں بلکہ مذہبی مُلک ہے۔

اسم محمد ﷺ سے پاکستان کی نسبت

''پاکستان'' بھارت سے ایک دن پہلے معرضِ وجود میں آیا۔ اِس لحاظ سے پاکستان کا انٹرنیشنل ڈائلنگ کوڈ نمبر ''۹۱'' ہونا چاہیے تھا اور بھارت کا ''۹۲''؛ حسن اتفاق دیکھئے کہ بھارت کو انٹرنیشنل ڈائلنگ کوڈ ''۹۱'' اور پاکستان کو انٹرنیشنل ڈائلنگ کوڈ نمبر ''۹۲'' مل گیا۔ حضور نبی کریم ﷺ کے نام مبارک ''محمدؐ'' کے اعداد ''۹۲'' ہیں۔ کائنات کے قدرتی عناصر بھی ''۹۲'' ہیں۔ گویا حضور سرورِ کائنات ﷺ کے ''۹۲'' جوہر تجلیات سے یہ کائنات وجود میں آئی۔

لہٰذا اللہ تعالٰی نے اِسم محمد ﷺ کے اعداد ''۹۲'' کے مطابق پاکستان کا اِنٹرنیشنل ڈائلنگ کوڈ نمبر بھی ''۹۲'' طے کر دیا۔

پاکستان زندہ باد

اسم ''محمدؐ'' (ﷺ) سے پاکستان کو کتنی پیاری نسبت ہے، ملاحظہ فرمائیں:

''روض الانف'' میں ہے کہ جب کچھ لوگوں نے حضور سرورِ عالم ﷺ کو (معاذ اللہ) مذمم کہنا شروع کر دیا (جس کا معنی گالی ہے) تو نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ کسی اور کو گالی دیتے ہیں مجھے تو میرے رب نے محمد (ﷺ) بنایا ہے۔ ''محمد'' کے معنی ہیں وہ ذات جس کی بار بار تعریف کی جائے۔

لہٰذا جو کوئی بھی نبی کریم ﷺ کو ''محمد'' (ﷺ) کہے گا تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ تعریف کئے گئے۔

" اَلَّذِیْ یُحْمَدُ حَمْدًا بَعْدَ حَمْدٍ "

وہ ذات جس کی ہر وقت تعریف کی جائے۔

﴿روض الانف شرح سیرت ابن ہشام ج ۱ ص ۱۸۲﴾

ہمارے پیارے آقا ﷺ کے جو دشمن تھے وہ بھی جب غصے سے بولتے تھے تو مجبوراً اُنہیں بھی نبی کریم ﷺ کو ''محمد'' ہی کہنا پڑتا تھا۔ اگر وہ اپنی دشمنی بھی ظاہر کرنا چاہتے تھے تو پھر بھی اُن کی زبان تعریف ہی کر جاتی تھی۔ جب غصے سے بولتے تھے پھر بھی زبان سے تعریف ہی نکلتی تھی، کیونکہ لفظ محمد (ﷺ) کہہ کے ہی سرکار ﷺ کو تعبیر کرنا ہوتا تھا۔ جب محمد ﷺ کہتے تو ضرور تعریف کا ذِکر ہو جاتا۔

''پاکستان'' پر رسولِ اکرم ﷺ کی نسبت کا اثر جلوہ گر ہے، دُشمن نے جب نام لینا ہے تو ''پاک'' اِس کو ضرور کہنا ہے۔ پاکستان کا نام اگر بھارتی ہندو جل کر بھی لے گا تو اُس کو کہنا تو پاکستان ہی پڑے گا۔ دُنیا کی کوئی قوم ہو، چاہے وہ یہودی ہو، عیسائی ہو، ہندو ہو ہمارے مُلک کا نام لیتے ہوئے اُسے ''پاکستان'' کہنا ہی پڑے گا۔ (یعنی پاک لوگوں کے رہنے کی جگہ)

اِسم محمد ﷺ کی نام پاکستان میں تاثیر

یہ کمال ہے ہمارے آقا ﷺ کی محبت کا کہ سید عالم ﷺ کے اسم شریف ''محمد'' (ﷺ) کی تاثیر کا پہلو اس ملک کے نام ''پاکستان'' میں موجود ہے۔ رسولِ اکرم ﷺ کے نام کا فیض اس مُلک پر کتنا ہے' اس سے اندازہ کرلو کہ یہ نام ''پاکستان'' بنا ہی اس نسبت سے ہے۔ اس نام ''پاکستان'' کے اندر نام ''محمد'' کی تاثیر اور جلوہ موجود ہے۔

اگر اس مُلک پر ہمارے پیارے نبی ﷺ کی رحمت کا سائبان نہ ہوتا تو یہ کب سے مٹ چکا ہوتا' کب سے ختم ہو چکا ہوتا' جس وقت بنا تھا تو کچھ کہتے تھے کہ سال بعد ختم ہو جائے گا' کچھ کہتے تھے نہیں چار سال نہیں گزریں گے' کچھ کہتے تھے کہ ایک دہائی نہیں گزرے گی' اس طرح کی بولیاں لوگ بولتے تھے۔ اُن کے منہ میں مٹی پڑ گئی۔ پاکستان آج بھی ہے اور اِنْ شَاءَ اللّٰہُ قیامت تک باقی رہے گا۔ یہ پاکستان برقرار رہنے کے لئے بنا ہے' اس کے نظریے میں جو لوگ چلے وہ بڑے مخلص تھے' ان کی کوششوں سے یہ معرضِ وجود میں آیا۔ اس بنیاد پر لفظ ''پاکستان'' کتنا مقدس لفظ ہے' اِس میں رہنے والے وہ شان والے لوگ ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے رہنے والا علاقہ ہی مقدس نام والا عطا فرمایا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فیضان

پاکستان...... پاکستان

رسولِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ

''معجزے اللہ تعالیٰ کے پیغمبروں علیہم السلام سے مخصوص ہیں۔ نبی آخرالزمان صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک اعزاز وامتیاز یہ بھی ہے کہ وصال کے بعد بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات کا ظہور جاری ہے اور تا قیامت جاری رہے گا۔ سرورِ کائنات حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے بے پناہ محبت کرنے والے مسلمانانِ برصغیر نے جس بے سروسامانی کے عالم میں حصولِ پاکستان کی تحریک چلائی، انگریز، ہندو گٹھ جوڑ کے باوجود قیام پاکستان کی شکل میں ان کا کامیاب ہو جانا اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک زندہ معجزہ ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَ بَارِکْ وَسَلِّمْ۔

ابوالاثر حفیظ جالندھری رحمۃ اللہ علیہ نے اس معجزے کی تفصیلات کو نظم کے قالب میں ڈھالا، ملاحظہ فرما کر اپنے قلب ونگاہ کو روشن اور دماغ کو معطر کرلیں:

ہر طلوعِ صبح ہے اُس معجزہ کی یادگار
جو مشکل ملک پاکستان ہے عالم آشکار
تفرقے کی دشت میں گم کردہ راہ و منتشر
ہم کروڑوں بے وطن تھے سر زمین ہند پر

آج کیوں لاکھوں کروڑوں شاد ہیں' آباد ہیں
اِک وطن کے مالک و مختار ہیں' آزاد ہیں
ہاں! یکے از معجزات رحمۃ للعالمین
معجزہ ہم بخت بیداروں نے دیکھا ہے یہیں
مردِ مومن' جس کے دِل میں نور تھا' اِیمان کا
کر رہا تھا آج وہ اِعلان پاکستان کا

رسولِ کریم ﷺ کی دُعا سے پاکستان معرضِ وجود میں آیا

شیخ محمد بشیر اپنے ایک مضمون ''پاکستان ایک انمٹ حقیقت'' مطبوعہ شیخ محمد بشیر اینڈ سنز، بک سیلرز اردو بازار لاہور، ۱۹۷۷ء میں رقمطراز ہیں کہ

مشہور درویش اور ولی اللہ حضرت مولانا سلطان محمد رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے ایک مرتبہ فرمایا تھا کہ

''میں نے خواب میں دو درویش ولی اللہ پاکستان کے بارے میں بحث کرتے ہوئے دیکھے۔ جن میں ایک زمین پر لاٹھی سے ایک لکیر کھینچ دیتا تھا۔ دوسرا بحث کے بعد مٹا دیتا تھا۔ اس بحث اور مباحثے میں آخر لکیر کھینچنے والا درویش ولی اللہ اپنے دوسرے مخالفت کرنے والے درویش ولی اللہ کو قائل کرنے میں کامیاب ہو گیا اور درویش ولی اللہ لکیر کھینچنے میں کامیاب ہو گیا اور دوسرے نے اسے قبول کر لیا''۔

دوسری شخصیت جو پاکستان کے متعلق ایک مستقل رائے رکھتی تھی۔ مشہور درویش اور ولی اللہ چودھری محمد حسین تھے۔ چودھری محمد حسین علامہ محمد اقبال کے روحانی اُستادوں میں سے ایک تھے۔ علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ جب کبھی متزلزل' متذبذب ہوتے تھے' یورپ یا امریکہ کی مادی ترقی سے آپ کی رائے متزلزل ہوتی تھی تو چودھری محمد

حسین اپنے روحانی تصرف سے علامہ محمد اقبال کی اصلاح فرمایا کرتے تھے اور علامہ محمد اقبال، چودھری محمد حسین سے انتہائی متاثر تھے۔ اسی تاثر کی وجہ سے علامہ محمد اقبال نے اپنی زندگی میں ہی جاوید اقبال اور منیرہ بیٹی کا بازو چودھری محمد حسین کے ہاتھ میں دے دیا تھا۔ چودھری محمد حسین نہایت اوّل درجہ کے عابد، زاہد اور ولی اللہ تھے۔ چودھری محمد حسین نے ایک مرتبہ ۱۹۴۸ء میں مولانا سلطان محمد رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے حلفیہ فرمایا تھا کہ:
''یہ ملک پاکستان حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دُعا سے، اللہ تعالیٰ کے حکم سے وجود میں آیا ہے اور یہ قیامت تک قائم رہے گا' مزید فرمایا: حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی روح مبارک روزانہ پاکستان میں وَرُوْد کرتی ہے، یعنی تشریف لاتی ہے۔ ﴿مبشراتِ پاکستان: ۱۷﴾

رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کچہری میں قیام پاکستان کا فیصلہ

الحاج پیر سید مبارک علی شاہ گیلانی سجادہ نشین آستانہ عالیہ منڈیر سیداں شریف، سیالکوٹ اپنی تصنیف ''مصباح العرفان'' میں رقمطراز ہیں:

میں نے اپنے بزرگوں سے سنا ہے کہ جب ۱۹۴۶ء میں انڈیا بھر میں وفاقی انتخابات ہونے والے تھے۔ اُس وقت سرکارِ عالی، حضرت سید احمد حسین گیلانی المعروف محبوب ذات رحمۃ اللہ علیہ نے انکشاف فرمایا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی کچہری میں پاکستان بننے کا فیصلہ ہو چکا ہے۔ اس لئے پاکستان بن کر رہے گا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: جب نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی کچہری میں پاکستان بننے کا کیس پیش ہوا تو مَیں نے اور داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فوری طور پر کھڑے ہو کر پاکستان بننے کے حق میں رائے دی۔ اس پر تمام ظاہری اور باطنی اولیائے کرام نے ہماری رائے کی تائید میں اپنی رائے کا اِظہار کر دیا۔ پھر وہاں یہ بات ہوئی کہ حضرت علامہ ڈاکٹر محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ ''بانی پاکستان'' ہوگا۔ حضرت علامہ ڈاکٹر محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ فوراً کھڑے ہوئے اور انہوں نے انتہائی عاجزی

سے درخواست کی میں فقیر و درویش آدمی ہوں' مجھے خدشہ ہے کہ میں ظاہر داری کے بکھیڑوں میں پڑ کر اپنی موجودہ کیفیات اور منزل برقرار نہ رکھ سکوں گا' لہٰذا میری معذرت قبول فرمائی جائے۔ اس پر انہیں کہا گیا کہ فیصلہ آپ کے حق میں ہو چکا ہے لیکن آپ کی معذرت کے پیشِ نظر آپ کو یہ سہولت دی جاتی ہے کہ اپنی جگہ کسی کا نام دے دیں' اُسے بانی پاکستان بنا دیا جائے گا۔ حضرت علامہ ڈاکٹر محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے قائداعظم محمد علی جناح کا نام تجویز کیا' جو قبول کر لیا گیا۔ یہی وجہ ہے کہ قائداعظم جو مایوس ہو کر لندن جا کر بیٹھ گئے تھے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی کچہری میں فیصلہ کے بعد جب حضرت علامہ ڈاکٹر محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں خط لکھ کر واپس آ کر قوم کی قیادت کا فریضہ سرانجام دینے کو کہا تو وہ فوراً واپس وطن چلے آئے اور کوئی پس و پیش نہ کیا۔

سرکارِ عالی' حضرت سید احمد حسین گیلانی المعروف محبوب ذات رحمۃ اللہ علیہ تحریک پاکستان کے زبردست حامی تھے' اور لوگوں کو بھی مسلم لیگ کا ساتھ دینے کی تلقین فرماتے۔ ۱۹۴۶ء میں الیکشن کے موقع پر منڈیر شریف سے تین کلومیٹر کے فاصلے پر واقع علاقہ ''روڑس'' میں پولنگ سٹیشن قائم ہوا تھا۔ سرکار عالی رحمۃ اللہ علیہ سخت گرمی میں پیدل چل کر ووٹ ڈالنے گئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے کسی قسم کی سواری یا سایہ کو یہ کہہ کر مسترد کر دیا کہ عوام الناس کی بھاری اکثریت کو یہ سہولت حاصل نہیں' وہ سخت گرمی میں پیدل جا کر ووٹ ڈال رہے ہیں۔ ان حالات میں مجھے سواری استعمال کرنا مناسب معلوم نہیں ہوتا۔

۱۴/ اگست ۱۹۴۷ء کو مملکت خداداد ''پاکستان'' منصۂ شہود میں آ گئی اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے قیامِ پاکستان کی پیش گوئی پوری ہو کر رہی۔

﴿ مصباح العرفان: ۱۹۷/ پیر سید مبارک علی شاہ گیلانی سجادہ نشین منڈیر سیداں شریف' سیالکوٹ ﴾

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قیام پاکستان کے لئے

قائداعظم رحمۃ اللہ علیہ کی ڈیوٹی لگادی

پاکستان کا قیام عطیۂ خداوندی اور سرکارِ دو عالم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا عظیم معجزہ ہے' یہ کوئی مبالغہ آرائی یا بانیٔ پاکستان سے غلو نہیں' بلکہ حقیقت ہے۔ قائداعظم پر سرکارِ دو عالم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی نظرِ التفات ہے' جب علماء قسم کے لوگ گاندھی کے چرنوں میں جا بیٹھے' گھر کے محافظ بن کر اُجاڑنے پر تل گئے' جب اہل اپنا فرض بھول گئے تو ان حالات میں رحمتِ عالم' نورِ مجسم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہندوستان میں ایک اِسلامی ریاست کی داغ بیل ڈالنے کے لئے قائداعظم محمد علی جناح رحمۃ اللہ علیہ کا انتخاب فرمایا۔

ہندوستان کے مسلمانوں کو انگریزوں اور ہندوؤں کی غلامی سے نجات دلانے کے لیے ساری دُنیا کے مسلمانوں کے مسیحا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت کوششیں کیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قائداعظم محمد علی جناح کو حکم دیا کہ فوراً ہندوستان جا کر وہاں کے مسلمانوں کی آزادی کی تحریک چلائیں۔ ہم تمہارے ساتھ ہیں۔ تم مسلمانوں کو علیحدہ وطن دلانے میں کامیاب ہو جاؤ گے۔ اللہ تعالیٰ کے نبی کی دُعاؤں کی برکت سے اور اللہ عزوجل کے فضل و کرم سے قائداعظم محمد علی جناح اور اُن کے رُفقاء کی کوششیں بار آور ہوئیں اور ۱۴راگست ۱۹۴۷ء کو پاکستان معرضِ وجود میں آ گیا۔

محمد اَشرف بیگ ولد مرزا ابوذر بیگ (ساکن چوٹالہ' ضلع جہلم) اپنے زمانۂ طالب علمی کا ایک ناقابل فراموش واقعہ بیان کرتے ہیں کہ:

''یہ ۱۹۶۹ء کے اوائل کی بات ہے جب میں پراجیکٹ ہائی سکول' منگلا (موجودہ گورنمنٹ پراجیکٹ ہائی سکول' منگلا) میں جماعت ہفتم کا طالب علم تھا۔ ہمارے

سکول کا ٹیچنگ سٹاف اعلیٰ تعلیم یافتہ اور بلند کردار اساتذہ پر مشتمل تھا' جن کی سربراہی ہمارے پرنسپل جناب شاہین صاحب کررہے تھے۔

ہمارے سکول میں ہر جمعرات کو آخری دو پیریڈ میں ''بزمِ ادب'' کا پروگرام باقاعدگی سے ہوتا تھا' جس میں ٹیچنگ سٹاف اور تمام طلباء و طالبات ایک ہال میں اکٹھے ہوتے۔ پھر پروگرام کا آغاز تلاوتِ قرآنِ پاک سے ہوتا' پھر نعت خوانی ہوتی' بعد میں تقاریر اور بحث مباحثہ ہوتے تھے' جس میں طلباء و طالبات بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔

ہر ماہ کی آخری جمعرات کو بزمِ اَدب کے پروگرام میں کسی ایسی معروف شخصیت کو دعوت دی جاتی جو حضرت قائداعظم کے قریبی ساتھی رہے ہوں یا ان کے ساتھ براہِ راست تعلق رہا ہو۔ یوں تو ہر ماہ کی آخری جمعرات کو بزمِ ادب میں حضرت قائداعظم کے قریبی ساتھیوں کو بلایا جاتا رہا۔ وہ ہمیں تحریک پاکستان اور حضرت قائداعظم کے بارے میں مفید معلومات سے آگاہ کرتے رہے۔

۱۹۶۹ء میں قائداعظم ڈے پر سکول کی بزم اَدب نے منگلا ڈیم آرگنائزیشن کے PRO (پی' آر' او) جناب سید محمد ادریس شاہ (متوفی ۱۹۹۵ء) کو بطورِ مہمانِ خصوصی مدعو کیا تھا۔ اُنہوں نے حضرت قائداعظم رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے سامعین کو نہایت ایمان افروز واقعات سناتے ہوئے بتایا کہ قائداعظم کے ایک نہایت قریبی ساتھی تھے جنہوں نے ایک مجلس کہ جس میں مَیں بھی موجود تھا' یہ واقعہ سنایا:

''جب حضرت قائداعظم لندن سے مستقل طور پر بمبئی (بھارت) واپس تشریف لائے تو سب سے پہلے اُن سے ملاقات کے لئے میں پہنچا۔ آپ خاموش بیٹھے تھے۔ میں نے پوچھا: سر! کیا بات ہے' آپ بڑے خاموش دکھائی دے رہے ہیں؟۔ قائد اعظم فرمانے لگے! جانتے ہو میری واپسی کا سبب کیا ہے؟ میں نے کہا جناب یہی کہ

آپ کی یہاں اشد ضرورت تھی ...... تمام مسلمانانِ ہند آپ کو نجات دہندہ تصور کرتے ہیں ...... یہ نہ صرف میری بلکہ تمام مسلم لیگی رہنماؤں کی دِلی خواہش تھی اور حضرت علامہ اقبال نے بھی آپ کو متعدد خطوط لکھے اور مزید یہ کہ جناب لیاقت علی خان نے آپ سے لندن میں ملاقات کر کے واپس آنے پر قائل کیا"۔

قائداعظم فرمانے لگے یہ تمام باتیں اپنی جگہ دُرست ہیں' مگر قیامِ لندن کے دوران ایک عجیب وغریب واقعہ میرے ساتھ پیش آیا جس کی بنا پر میں نے واپس آنے کا فیصلہ کرلیا تھا۔ میں نے کہا: سر! کیا عجیب واقعہ تھا؟

آپ فرمانے لگے' ایک شرط پر سناؤں گا کہ میری زندگی میں اس کی تشہیر نہ کی جائے' کیونکہ کچھ ناعاقبت اندیش لوگ بات کا بتنگڑ بنالیتے ہیں یعنی اس کو غلط معنی پہنا کر طرح طرح کی باتیں کریں گے۔ میں نے وعدہ کیا کہ میں ایسا ہی کروں گا... پھر قائداعظم یوں گویا ہوئے:

"میں لندن میں اپنے فلیٹ میں سویا ہوا تھا' رات کا پچھلا پہر ہوگا' میرے بستر کو کسی نے ہلایا۔ میں نے آنکھیں کھولیں' اِدھر اُدھر دیکھا کوئی نظر نہ آیا' میں پھر سوگیا۔ میرا بستر پھر ہلا' پھر اُٹھا' کمرے میں اِدھر اُدھر دیکھا' سوچا' شاید زلزلہ آیا ہو۔ کمرے سے باہر نکل کر دوسرے فلیٹوں کا جائزہ لیا' تمام لوگ محوِ استراحت تھے' میں واپس کمرے میں آ کر بستر پر سوگیا۔ کچھ دیر ہی گزری تھی کہ تیسری بار پھر کسی نے میرا بستر نہایت زور سے جھنجوڑا' میں ہڑبڑا کر اُٹھا۔ میں نے کیا دیکھا کہ پورا کمرہ منور و معطر تھا۔ میں نے فوری طور پر محسوس کیا کہ

An extra - ordinary personality is in my room

(ایک غیر معمولی شخصیت میرے کمرے میں موجود ہے)

میں نے کہا:

Who are you?

(آپ کون (ذاتِ والاصفات) ہیں؟)

آگے سے جواب آیا:

I am your prophet Muhammad (S.A.W.)

(میں تمہارا پیغمبر محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہوں)

میں جہاں تھا وہیں بیٹھ گیا' دونوں ہاتھ باندھ لئے' فوراً میرے منہ سے نکلا:

Peace be upon you, my lord

(آپ پر سلام ہو میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم)

ایک بار پھر وہ خوبصورت آواز گونجی:

Mr.Jinnah! You are urgently required by the Muslims of the sub-continent and I order you to lead the freedom movement. I am with you, Don't worry at all. You will finally succeed in your mission Insha Allah

(مسٹر جناح! برصغیر کے مسلمانوں کو تمہاری فوری ضرورت ہے اور میں تمہیں حکم دیتا ہوں کہ وہاں جا کر تحریک آزادی کی رہنمائی کا فریضہ انجام دو' میں تمہارے ساتھ ہوں' تم بالکل فکر نہ کرو اِنْ شَاءَ اللّٰهُ آخر کار تم اپنے مقصد میں کامیاب و کامران رہو گے)

میں ہمہ تن گوش تھا' صرف اتنا کہہ پایا:

Ok my lord (آقا! آپ کا حکم سر آنکھوں پر)

''میں مسرت و انبساط اور حیرت کے اتھاہ سمندر میں غرق تھا کہ کہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ اقدس اور کہاں میں...... پھر یہ شرف ہم کلامی؟ ...... یہ عظیم واقعہ میری واپسی

کا باعث بنا۔''

﴿زیارتُ النبی صلی اللہ علیہ وسلم بحالت بیداری/ازعبدالمجید صدیقی ایڈووکیٹ﴾

﴿قائداعظم بارگاہِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں/سید صابر حسین شاہ بخاری﴾

﴿مصباح العرفان: ۱۹۹/پیر سید مبارک علی شاہ گیلانی' منڈیر سیداں' سیالکوٹ﴾

﴿ماہنامہ ضیائے حرم: ۵۴ نومبر ۱۹۹۵ء از پروفیسر محمد سرور شفقت (حسن ابدال)﴾

قائداعظم کے اِس انکشاف سے محسوس ہوتا ہے کہ اپنی کچہری پاک کے فیصلے کے بعد علامہ اقبال کے خط لکھنے کے باوجود نبیٔ رحمت صلی اللہ علیہ وسلم نے قائداعظم کو اپنی زیارت سے مستفیض کرنے اور بہ نفس نفیس گفتگو کی سعادت سے بہرہ مند کرنا مناسب سمجھا۔

نتائج:- قائداعظم کی بلند بختی کی انتہاء ہے۔ یہ خواب نہیں ہے بلکہ آپ بیداری میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اِرشادِ عالیہ کی سماعت فرمارہے ہیں اور عین ممکن ہے دیدار بھی کرر ہے ہوں۔

ہندو اور انگریز کے بے پناہ رکاوٹوں اور مخالفت کے باوصف قائداعظم کو اپنے مشن میں کامیابی کا سو فیصد یقین تھا' کیونکہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو کامیابی کی نوید سنا چکے تھے' سو ایسا ہی ہوا' تمام رکاوٹیں دھری کی دھری رہ گئیں اور بظاہر ناممکن حالات کے باوجود پاکستان وجود میں آگیا۔

گفتگو انگریزی میں ہوئی تو اِس میں تعجب کی کوئی بات نہیں' ہمارے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم قیامت تک کے لئے نبی ہیں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اُمتی ہزار ہا قسم کی زبانیں بولتے ہیں' یہ بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا زندہ معجزہ ہے جو اُمتی آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے جس زبان میں گفتگو کرتا ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم اُسے اسی کی زبان میں جواب عنائیت فرماتے ہیں۔

پاکستان زندہ باد

اِسی واقعہ کو پنجابی شاعر چراغ دین جو نیکے والے نے اپنے مخصوص انداز میں اِس طرح رَقم کیا ہے:

رَب دے رَنگ

دُشمن دے دل ہور دلیلاں رَب نے ہور وکھایاں
گِدّڑ دی تھاں شیر اُٹھایا کر کے بے پرواہیاں
دین نبی تے آون لگی غالب قوم کفاری
کرن حفاظت لگا اس دی اللہ خالق باری
سُتیاں سُفنے وِچہ جناح نیں خواب بشارت پائی
غازی مردا اُٹھ بہو چھیتی کیوں تو دیر لگائی
تاج سنہری آن فرشتے آ سر اُس دے دھریا
جا کے مُلک ونڈا لے اپنا ہتھ مشرق نوں کریا
جا رب تیرا حافظ ہوسی ہن کوئی دیر نہ لائیں
وِچہ کراچی دے نہ اپنا بہ کے وقت گوائیں
جھٹ محمد علی جناح نے سُفنہ دِل تے لایا
جاگو مٹی اَندر اُہنے سر سجدے وِچہ پایا
اوس طرح ہی سجدے اَندر اُہنوں نیندر آئی
باہوں پکڑ اُٹھاون آ کے پاک رسول ﷺ الٰہی
اُٹھ بہو چھیتی غازی مردا کیوں پیا دیر لگاویں
ہندوستانوں جا کے اپنا کیوں نہ مُلک ونڈاویں

بادشاہی دا اَمر تیرے تے اُٹھ کے پکڑ بیداری
جا اِسلامی سکّہ جا کے ہند وِچہ کر دے جاری
باہوں پکڑ اُٹھاوے اُہنوں تھاپی پشت لگائی
جا بھئی شھا اوس مُلک دی تینوں مل گئی شاہی
لہندے چڑہدے جا کے اپنے دو نشان لگاویں
توں یاراں سو میلاں تیکر سنہہ وِچوں چھڈ جاویں
توں فی الحال اَجے دو نہہ تھانویں پیر ٹکا لے جا کے
سنہہ وچال مِلسی تینوں دیر ذرا کجھ پا کے
تیرے ہتھوں دو نہہ تھانواں تے اساں نشان لگونے
کوئی دِن پا کے وِچلے سنّہوں کافر مار بھگونے
چن تے تارا پا کے اپنا سِکّہ کر دے جاری
قائد اعظم توں سداویں اَندر دُنیا ساری

﴿خون دیاں ندیاں: ۵۳/از چراغ دین جو نیکے والے﴾

پاکستان زندہ باد

منشی عبدالرحمٰن لکھتے ہیں:

انگلستان سے واپسی کے بعد کھلے لفظوں میں مولانا ظفر علی خان اور سردار عبدالرب نشتر کی موجودگی میں قائداعظم محمد علی جناح درج ذیل بیان دیا تھا' جو ماہنامہ ''منارہ'' کراچی میں شائع ہوا' پھر روزنامہ ندائے ملت لاہور نے اپنی ۱۵/اپریل ۱۹۷۰ء کی اشاعت میں نقل کیا:

قائداعظم محمد علی جناح رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

''میں لندن میں امیرانہ زندگی بسر کر رہا تھا' اب میں اسے چھوڑ کر انڈیا اِس لئے

یا ہوں کہ یہاں لَآاِلٰــہَ اِلَّا اللّٰــہُ کی مملکت یعنی پاکستان کے قیام کے لئے کوشش کروں۔ اگر میں لندن میں رہ کر سرمایہ داری کی حمایت کرنا پسند کرتا تو سلطنت برطانیہ جو دُنیا کی عظیم ترین سلطنت تھی مجھے اعلیٰ سے اعلیٰ مناصب اور مراعات سے نوازتی' اگر میں روس چلا جاؤں یا کہیں بیٹھ کر سوشلزم' مارکسزم یا کمیونزم کی حمایت شروع کر دوں تو مجھے بڑے سے بڑا اعزاز بھی مل سکتا ہے اور دولت بھی' مگر علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ کی دعوت پر میں نے دولت اور منصب دونوں کو تج کے اِنڈیا میں محدود آمدنی کی دشوار زندگی بسر کرنا پسند کیا ہے تاکہ پاکستان وجود میں آئے اور اِس میں اِسلامی قوانین کا بول بالا ہو' کیونکہ دُنیا کی نجات اِسلامی نظام ہی میں ہے۔ صرف اِسلام ہی کے ملی' عملی اور قانونی دائروں میں آپ کو عدل' مساوات' اُخوت' محبت' سکون اور امن دستیاب ہو سکتا ہے۔ برطانیہ' امریکہ اور یورپ کے سارے بڑے بڑے سیاستدان مساوات کا راگ الاپتے ہیں۔ روس کا نعرہ بھی مساوات اور ہر مزدور اور کاشت کار کے لئے روٹی' کپڑا اور سر چھپانے کی جگہ مہیا کرنا ہے۔ مگر یورپ کے بڑے بڑے سیاستدان عیش و عشرت کی جو زندگی بسر کرتے ہیں' وہ وہاں کے غریب کو نصیب نہیں۔ محمد علی جناح کا لباس اتنا قیمتی نہیں جتنا قیمتی لباس یورپ کے بڑے بڑے لوگ اور روس کے لیڈر زیب تن کرتے ہیں' نہ محمد علی جناح کی خوراک اتنی اعلیٰ ہے جتنی سوشلسٹ اور کمیونسٹ لیڈروں اور یورپ کے سرمایہ داروں کی ہے۔ ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفائے راشدین رضوان اللہ علیہم اجمعین نے سارا اختیار ہوتے ہوئے خود غریبانہ زندگی بسر کی مگر رعایا کو خوش اور خوش حال رکھا۔

اُس وقت کی کیفیت کو بھانپتے ہوئے ایک موقعہ پر آپ نے فرمایا:

''انڈین کانگریس' حکومت بنانے کے بعد برطانوی ٹھگوں کو تو یہاں سے نکال دے گی مگر خود ٹھگ بن جائے گی' یہ لوگ صرف مسلمانوں ہی کی آزادی ختم نہیں کریں

گے بلکہ اپنے لوگوں کی آزادی بھی ختم کردیں گے' اِس لئے ہم سب کو پاکستان کے قیام کے لئے زبردست کوشش کرنی چاہئے' ذرا خیال فرمایئے کہ اگر لَآاِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ پر مبنی حکومت قائم ہو جائے تو افغانستان' ایران' ترکی' اُردن' بحرین' کویت' حجاز' عراق' فلسطین' شام' تیونس' مراکش' الجزائز اور مصر کے ساتھ مل کر یہ کتنا عظیم الشان بلاک بن سکتا ہے۔ اقبال کی طرح میرا بھی یہ عقیدہ ہے کہ کوئی سوشلسٹ یا کمیونسٹ مسلمان نہیں ہوسکتا' خواہ وہ پیر یا مولانا ہی کیوں نہ ہو۔ کیونکہ سوشلزم اور کمیونزم کے سارے بانی یہودی تھے۔ آپ کو سمجھ لینا چاہیے کہ سوشلزم اور کمیونزم مسلمانوں کے لئے ایسا زہر ہے جس کا کوئی تریاق نہیں' آپ کو یہ بھی سمجھ لینا چاہیے کہ یہودی' انگریز' سوشلسٹ' کمیونسٹ اور سکھ سب مسلمانوں کو مٹانے کے درپے ہیں''۔

سورۂ فیل کی تلاوت سے قلبی تقویت

تحریک پاکستان کو کامیاب بنانے کے لئے قائداعظم کو جو کٹھی لڑنی پڑ رہی تھی' لیکن وہ اللہ تعالیٰ کی نصرت پر کامل یقین رکھتے تھے۔ قرآنِ حکیم کے مطالعہ نے اُن کے اِس یقین کو اور بھی مستحکم کردیا تھا۔ ایک روز ممدوٹ ولا میں رانا نصراللہ خان قائد اعظم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو یہ گفتگو ہوئی:

قائداعظم:۔ میں نے قرآنِ حکیم کا انگریزی ترجمہ کئی بار پڑھا ہے' مجھے اِس کی بعض سورتوں سے بہت تقویت ملتی ہے۔

رانا نصراللہ خان:۔ مثلاً

قائداعظم:۔ وہ چھوٹی سورت جس میں ابابیلوں کا تذکرہ ہے۔

رانا نصراللہ خان:۔ اَلَمْ تَرَ کَیْفَ فَعَلَ رَبُّکَ...... الخ۔

قائداعظم:۔ جی ہاں! اللہ تعالیٰ نے جس طرح کفار کے بڑے لشکر کو ابابیلوں

کے ذریعے شکست دی اِسی طرح ہم لوگوں کے ذریعے اِنْ شَاءَ اللّٰہُ کفار کی قوتوں کو شکست ہوگی۔

اس واقعہ کے راوی رانا نصر اللہ خاں کہتے ہیں کہ قائداعظم سورۃ الفیل بہت ذوق وشوق سے سنتے تھے اور اپنی تقریروں میں اکثر ''اِنْ شَاءَ اللّٰہُ'' اور اللہ کو اگر منظور ہوا'' جیسے فقرے استعمال کیا کرتے تھے۔

﴿اسلام کا سفیر: ۴۲۶/از محمد خالد متین﴾

﴿پاکستان کی روحانی فائل: ۱۴/ پروفیسر محمد سرور شفقت﴾

﴿گفتار و کردارِ قائداعظم: ۳۹۴/از سعید راشد: مطبوعہ لاہور ۱۹۹۶ء﴾

﴿امن کی پکار: ۲۲۹/ ناشر امن کی پکار، ۱۲/ الفلاح ٹاؤن بیدیاں روڈ لاہور کینٹ﴾

آج ہمارا دوست آرہا ہے

دینی تربیت کے ساتھ ساتھ قائداعظم محمد علی جناح کی روحانی تربیت جس مردِ غازی نے کی تھی، آخر ایام (یعنی ۱۹۴۸ء) میں قائداعظم نے بسلسلہ جہادِ کشمیر اُس مردِ غازی کو ایک خاص مشن پر دربارِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں بھیجا۔ وہ اپنا زیادہ وقت دربارِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم خاص آغا اسحاق علی کے پاس گذارتے تھے، جو مزار مبارک آنے جانے کے واحد مجاز تھے۔ آغا صاحب نے اُس مردِ غازی کو بتلایا: جس روز قائداعظم کا انتقال ہوا، اُس روز مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بہت مسرور نظر آ رہے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آج ہمارا دوست آرہا ہے، اُس کی آمد کی خوشی مناؤ۔ جب دریافت کیا گیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم وہ کون ہیں؟ تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''محمد علی جناح''۔ چنانچہ اُس روز ہم نے شیرینی وغیرہ پکائی۔ (مشاہدات و واردات ص ۱۴۸) ﴿اِسلام کا سفیر: ۱۴۷ ☆ امن کی پکار: ۲۲۸ ☆ پاکستان کی روحانی فائل: ۱۵﴾

پاکستان کی روحانی فائل

صاحبزادہ سید نصیر الدین نصیر گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ ایک مقامی رسالے کو انٹرویو دیتے ہوئے فرماتے ہیں:

تحریک پاکستان کے وقت چند دوسرے علمائے کرام اور مشائخ کی طرح میرے دادا محترم بابو جی (حضرت محی الدین گیلانی رحمۃ اللہ علیہ) کے خیال میں بھی قائداعظم صاحب کی ''ظاہری غیر شرعی شخصیت اور اسلام کے نام پر خطے کا حصول'' اس سے قائد کی شخصیت کے غیر شرعی پہلو کھٹکنے لگے۔ اسی دوران دادا حضور اجمیر تشریف لے گئے۔ وہاں قیام کے دوران ایک مخلص شخص نے آ کر آپ سے عرض کی کہ ''حضرت! آج سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کا شرف یوں حاصل ہوا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کرسی پر تشریف فرما ہیں، سامنے میز پر ایک فائل پڑی ہوئی ہے...... چند لمحے بعد پینٹ کوٹ میں ملبوس ایک شخص آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم وہ فائل اُس شخص کو تھما کر فرماتے ہیں: ''یہ پاکستان کی فائل ہے''۔

وہ شخص جب خواب سنا چکا تو تھوڑی ہی دیر بعد اس دن کا اخبار آ گیا۔ اُس نے صفحہ اول پر ایک شخص کی تصویر دیکھ کر حضرت بابو جی سے عرض کی کہ حضرت! یہ وہی شخص ہے جسے مَیں نے رات خواب میں سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہِ اقدس سے پاکستان کی فائل لیتے دیکھا تھا۔ وہ جناب محمد علی جناح مستقبل کے قائداعظم تھے' تو اس دن سے حضرت بابو جی مسلم لیگ کے حمایتی بن گئے۔ محض اس لئے کہ ان پر سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ تھا اور اِسی نسبت سے ہم آج تک مسلم لیگ کو سپورٹ کرتے رہے ہیں۔ قائداعظم کی مسلم لیگ نے تو پاکستان بنا دیا ..... خدا کرے یہ لوگ اس مُلک کو امن اور اِسلام کا گہوارہ بنا سکیں' (ماہنامہ ساندل سویرا' اسلام آباد' اکتوبر ۱۹۹۷ء

ص:۱۵)۔

﴿سیرت النبی ﷺ بعد از وصال النبی ﷺ حصہ ہفتم واقعہ نمبر ۳۰۸/از محمد عبدالمجید صدیقی ایڈووکیٹ﴾

﴿قائداعظم بارگاہِ رسالت مآب ﷺ میں/از سید صابر حسین شاہ بخاری﴾

﴿پاکستان کی روحانی فائل:۳۰/پروفیسر محمد سرور شفقت﴾

﴿ماہنامہ دعوتِ تنظیم الاسلام اگست ۲۰۱۲ء:ص ۴۹﴾

پاکستان زندہ باد

قائداعظم پر اعتماد کی کیفیت

مسلمانوں کو قائد بھی محمد علی جناح جیسا ملا' جس کو مسلمانوں کی قیادت پر آمادہ کرنے کے لئے علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ خود برطانیہ گئے۔ جسے پیر جماعت علی شاہ صاحب جیسے بڑے مذہبی رہنما نے مسلمانوں کا وکیل قرار دیا۔ برصغیر کے مسلمان قائد اعظم پر جتنا اعتماد کرتے تھے برصغیر کے کسی اور مسلمان کو یہ اعتماد کبھی حاصل نہیں ہوسکا۔ کہا جاتا ہے کہ ایک مرتبہ قائداعظم رحمۃ اللہ علیہ جلسے میں تقریر کررہے تھے اور ایک ٹانگے والا بڑے غور سے ان کی تقریر سن رہا تھا اور ساتھ ساتھ ہاں کے انداز میں سر بھی ہلا رہا تھا۔ کسی نے پوچھا: قائداعظم کی تقریر انگریزی میں ہے' کیا تجھے سمجھ آرہی ہے؟ تو اُس نے جواب دیا: نہیں۔ پوچھنے والے نے حیرت سے کہا: پھر ان کے ہر جملے پر سر کیوں ہلائے جارہے ہو؟ اِس پر اُس غریب' اَن پڑھ آدمی نے نہایت جذباتی اَنداز میں جواب دیا کہ بیشک مجھے قائداعظم کی تقریر سمجھ میں نہیں آرہی' لیکن مجھے یقین ہے کہ یہ شخص جو کہہ رہا ہے بالکل صحیح اور سچ کہہ رہا ہے۔ یہ تھے وہ لوگ جنہوں نے پاکستان بنایا اور جو قائداعظم کے حقیقی ساتھی اور سچے پاکستانی تھے۔

پاکستان زندہ باد

لقب قائداعظم کی وضاحت

مسلمانانِ ہند کے عظیم ترین سیاسی رہنما جنہوں نے اپنی ایماندارانہ قیادت' مؤمنانہ فراست' اہل ایمان کی رفاقت اور فیضانِ نبوی ﷺ کی بدولت کائنات کی دوسری اِسلامی نظریاتی ریاست ''پاکستان'' کے وجود کو ممکن بنایا' وہ ''محمد علی جناح'' ہیں جنہیں ان کی عظیم ترین خدمات کی وجہ سے ''قائداعظم'' کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ بلاشک وشبہ عالمین کے ''قائداعظم'' خاتم النبیین محمد رسول اللہ ﷺ ہی ہیں تاہم فیضانِ نبوی ﷺ سے کسی اُمتی کا کسی خاص شعبے میں مسلمانوں کا ''قائداعظم'' بن جانا کفر یا اِسلامی تعلیمات کے خلاف نہیں۔ یہ اِسی طرح سے ہے جیسے مختلف مکاتب فکر کے لوگ اپنے بزرگ علماء کے نام کے ساتھ ''اعلیٰ حضرت'' لکھتے ہیں جس سے اُن کی مراد یہی ہوتی ہے کہ ہمارے بزرگ ہماری رائے میں اپنے زمانے کے تمام ''حضرات'' سے اعلیٰ تھے۔ اِسی طرح قائداعظم محمد علی جناح رحمۃ اللہ علیہ نے ہندوستان میں مسلمانوں کی آزادی کے لئے جو اپنی خدمات پیش فرمائیں' اہل ایمان ان کی وجہ سے آپ کو ''قائداعظم'' کے نام سے جانتے ہیں۔ آپ کی اگرچہ ڈاڑھی نہ تھی اور اکثر آپ پینٹ کوٹ پہنا کرتے تھے تاہم تمام مشائخ اور اولیاء نے آپ کی قیادت اِس لیے قبول کی کہ انگریزوں سے انہی کی زبان وانداز میں مسلمانوں کی نمائندگی کرنے کی اہلیت رکھنے والوں میں ان سے زیادہ مخلص اِنسان اِس وقت موجود نہیں تھے۔

پاکستان زندہ باد

جناح اللہ کا ولی ہے

امیر ملت حضرت محدثِ علی پوری پیر سید جماعت علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے ۲۷/اپریل ۱۹۴۷ء کو آل انڈیا سنی کانفرنس بنارس کے اجلاس میں صدارتی خطاب میں ارشاد فرمایا:

''جناح کو کوئی کافر کہتا ہے' کوئی مرتد بناتا ہے' کوئی ملعون ٹھہراتا ہے' لیکن میں کہتا ہوں وہ ''ولی اللہ'' ہے۔ آپ لوگ اپنی رائے سے کہتے ہیں لیکن میں قرآن و حدیث کی رو سے کہتا ہوں''۔

اس موقعہ پر آپ نے یہ آیہ کریمہ تلاوت فرمائی:

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا۔

''جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک کام کیے' اللہ تعالیٰ لوگوں کے دلوں میں اُن کی محبت پیدا کرتا ہے۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: تم بتلاؤ:

''ہے کوئی مائی کا لال مسلمان جس کے ساتھ ہندوستان کے دس کروڑ مسلمان قائداعظم جیسی والہانہ محبت رکھتے ہوں یہ تو قرآن کا فیصلہ ہے۔ اب رہی میری عقیدت تم اس کو کافر کہو میں اُس کو ولی اللہ کہتا ہوں۔

امیر ملت رحمۃ اللہ علیہ کا حکم

امیر ملت حضرت پیر سید جماعت علی شاہ محدثِ علی پوری رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت ۱۲۵۷ھ بمطابق ۱۸۴۱ء اور وصال ۱۳۷۰ھ بمطابق ۱۹۵۱ء علی پور سیداں ضلع نارووال میں ہوا۔ تحریک پاکستان میں آپ اور آپ کے حلقہء ارادت میں شامل مریدین اور عقیدت مندوں نے بھرپور حصہ لیا۔ ۱۹۴۰ء میں قرارداد لاہور کے منظور ہونے کے بعد آپ نے قائداعظم اور پاکستان کی بھرپور حمایت کی۔ آپ اپنے مریدوں سے کہا کرتے تھے:

''میں اُس شخص کی نماز جنازہ نہیں پڑھاؤں گا جس نے تحریک پاکستان میں کسی نہ کسی رنگ میں حصہ نہ لیا ہو۔

قائداعظم کا جامع خطاب

بمبئی میں ۵ فروری کو قائداعظم محمد علی جناح رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: آپ مجھ سے کہتے ہیں کہ میں آپ کو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے میلاد شریف کے موقع پر ایک پیغام دوں۔ میں آپ کو اس کے سوا کیا پیغام دے سکتا ہوں کہ ایک مسلمان کو دُنیا میں اِسلام کی بہترین روایات اور ایمان کے مطابق زندگی گزارنی چاہیے جو ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے عطا ہوئی ہے۔ اِسلام دُنیا میں اِس لیے آیا کہ امن اور عدل کو قائم کرے تاکہ مظلوم کے حقوق کی حفاظت ہو۔ اِسلام اِنسانیت کے پاس امیر اور غریب' ادنیٰ اور اعلیٰ کے برابر ہونے کا پیغام لایا ہے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان تصورات کے لیے اپنی حیات کے طویل عرصے تک جہاد فرمایا' کیا ایسا نہیں ہے؟ اِس لیے ہر مسلمان کا یہ فرض ہے کہ وہ جہاں کہیں بھی ہو وہ اپنی مکمل کوشش کرے کہ وہ عظیم تصورات اور عظیم الشان روایاتِ اِسلام کا تحفظ کرے۔ اور کیا اس کا فرض نہیں کہ وہ اِنسانیت کے مساوی ہونے اور اِنسان کے جائز حقوق کے لئے لڑے؟''

پاکستان زندہ باد

ایک روز آپ باتوں باتوں میں فرمانے لگے:

''پاکستان ایک زندہ حقیقت ہے۔ ایک ایسی حقیقت جس کا دوست اور دُشمن' سب ہی اعتراف کرنے پر مجبور ہیں ...... پاکستان بن چکا ہے۔ پاکستان کا مستقبل درخشندہ ہے۔ میری روح کو تسکین ہے۔ میرے دل کو اطمنان ہے کہ برعظیم ہند میں مسلمان غلام ہند نہیں بلکہ ایک آزاد قوم کی حیثیت سے آزاد مملکت کے مالک ہیں۔ آج وہ ایک ایسی مملکت کے مالک ہیں جس کے وسائل و ذرائع لامحدود ہیں۔ آج اُن کا اپنا وطن ہے۔ آزاد اور خود مختار وطن جس کی ترقی کی شاہراہیں وسیع ہیں۔ جس کا

مستقبل روشن ہے......اِنْ شَاءَ اللّٰہُ۔ مستقبل قریب میں پاکستان دُنیا کا ایک عظیم ترین ملک بن جائے گا۔"

کسی قدر توقف کے بعد (قائداعظم) فرمانے لگی:

"جب میں یہ محسوس کرتا ہوں کہ میری قوم آج آزاد ہے تو میرا سر عجز و نیاز کے جذبات کی فراوانی سے بارگاہ رب العزت میں سجدۂ شکر بجالانے کے لیے فرطِ انبساط سے جھک جاتا ہے"۔

قائداعظم کی آنکھیں چمکنے لگیں۔ چہرہ سرخ ہوگیا۔ آواز بلند ہوتی گئی۔ "یہ مشیت ایزدی ہے۔ یہ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کا روحانی فیضان ہے کہ جس قوم کو برطانوی سامراج اور ہندو سرمایہ دار نے قرطاسِ ہند سے حرف غلط کی طرح مٹانے کی سازش کر رکھی تھی آج وہ قوم آزاد ہے' اس کا اپنا ملک ہے۔ اپنا جھنڈا ہے۔ اپنی حکومت اور اپنا سکہ ہے اور اپنا آئین و دستور ہے۔ کیا کسی قوم پر اس سے بڑھ کر خدا کا اور کوئی انعام ہوسکتا ہے۔ یہی وہ خلافت ہے جس کا وعدہ خداوند تعالیٰ نے رسولِ اکرم ﷺ سے کیا تھا کہ اگر تیری اُمت نے صراطِ مستقیم کو اپنے لیے منتخب کرلیا تو ہم اسے زمین کی بادشاہت دیں گے۔ خدا کے اس انعام عظیم کی حفاظت اب مسلمانوں کا فرض ہے۔ پاکستان خداوندی تحفہ ہے اور اس تحفہ کی حفاظت ہر پاکستانی مرد و زن' بچے بوڑھے اور جوان کا فرض ہے۔ اگر مسلمان نیک نیتی' دیانت داری' خلوص' نظم و ضبط اور اعمال و افعالِ صالح سے دن رات کام کرتے رہے' ان میں بدی' نفاق' جاہ طلبی اور ذاتی مفاد کا جذبہ پیدا نہ ہوا تو اِنْ شَاءَ اللّٰہُ وہ چند سالوں میں ہی دُنیا کی بڑی قوموں میں شمار ہونے لگیں گے۔ ان کا ملک امن و آشتی' تہذیب و تمدن' ثقافت و شرافت کا مرکز ہوگا اور اس کی حدود سے ترقی کی شعاعیں نکل کر سارے ایشیاء کی رہبری کریں گی اور ایشیا کو امن و آشتی اور ترقی کا راستہ دکھائیں گی"۔

قائداعظم بڑی تیزی سے جیسے کسی دریا کا بند ٹوٹ گیا ہو اور پانی ٹھاٹھیں مار رہا ہو' فرمار ہے تھے' ایسا معلوم ہوتا تھا کہ فصاحت و بلاغت کا سمندر ٹھاٹھیں مار رہا ہے۔ یہ پہلا دن تھا کہ انہوں نے پاکستان کے متعلق اِس قدر تفصیل کے ساتھ بات چیت کی۔ دیر تک بولتے رہنے کی وجہ سے وہ تھک گئے تھے' اس لیے لیٹ گئے اور ہم کمرے سے باہر نکل آئے''۔

پاکستان میں خلفائے راشدین جیسے انصاف کی حکومت قائم ہوگی

قائداعظم رحمۃ اللہ علیہ نے لاکھوں کے مجمع سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:

''جرمنی میں نازی پارٹی نے جب الیکشن لڑا تو اُس کے پاس توپ تھا' بندوق تھا' فوج تھا' گیسٹاپو تھا' تو اس کو ساٹھ فی صد کامیابی ہوا اور ہمارے پاس فقط اللہ کا نام اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا کلمہ اور آگے آگے گدار (غدار) مسلمان اور پیچھے ہندو کانگریس اس کو رسد پہنچاتا تھا۔ تو ہم کو سو فیصد کامیابی ہوا ہے۔ اور ابھی ہم نے سینٹرل میں اپنی چمکی دکھایا ہے۔ اب ہم پروونشل میں اپنی چمکی دکھائے گا۔ اور ہمارے کامیابی پر دُنیا میں عجب (تعجب) ہو رہا ہے''۔

قائداعظم کی اس پرلطف تقریر سے پورا جلسہ کشت زعفران بن گیا۔ نعرۂ تکبیر اللہ اکبر! قائداعظم زندہ باد! لے کے رہیں گے پاکستان! بن کے رہے گا پاکستان!

پاکستان کا مطلب کیا؟...... لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه!

اِن فلک شگاف نعروں سے فضا گونج اُٹھی ...... اِنتقالِ اِقتدار کے لیے جب لارڈ لوئیس ماؤنٹ بیٹن وائسرائے ہند' پاکستان تشریف لایا تو اُس نے اپنی تقریر میں کہا: میں اُمید کرتا ہوں پاکستان میں اکبراعظم جیسے انصاف کی حکومت قائم ہوگی۔ قائداعظم نے جوابی تقریر میں فرمایا:

''نہیں میرے دوست! پاکستان میں ہم اپنی چودہ سو سالہ پرانی تاریخ اور روایات دہرائیں گے۔ یہاں خلفائے راشدین جیسے انصاف کی حکومت قائم ہوگی''۔

﴿قائداعظم کی پہلی اُردو تقریر' اُردو ڈائجسٹ' اگست ۱۹۸۸ء' جلد ۲۸' شمارہ ۷' ص: ۱۱۵﴾

-◆◀ ❁پاکستان زندہ باد❁ ▶◆-

قائداعظم کے نام مکتوب اور تحائف

امیرِ ملت' محدثِ علی پوری' پیرِ طریقت' رہبرِ شریعت پیر سید جماعت علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ' قائداعظم محمد علی جناح رحمۃ اللہ علیہ کے نام وقتاً فوقتاً خطوط لکھتے رہتے تھے' جس میں حصولِ پاکستان کے لئے مشورے اور قائداعظم کی حوصلہ افزائی ہوتی تھی۔ ۲۶/ جولائی ۱۹۴۳ء کو خاکسار تحریک کے کارکن رفیق صابر نے قائداعظم پر قاتلانہ حملہ کیا۔ امیرِ ملت محدثِ علی پوری رحمۃ اللہ علیہ نے احوال پرسی کے لئے ایک مکتوب تحریر فرمایا اور ایک نادر قلمی نسخہ قرآنِ مجید' ایک مخملی جانماز' ایک تسبیح' ایک شال' آبِ زمزم اور دیگر اشیاء اپنے خلیفہ حضرت بخشی مصطفیٰ علی خاں کے ہاتھ قائداعظم کو روانہ فرمائیں۔ اپنے مکتوب گرامی میں سلام و دُعا کے بعد تحریر فرمایا: ''قوم نے مجھے امیرِ ملت مقرر کیا ہے اور پاکستان کے لئے جو کوششیں آپ کر رہے ہیں وہ میرا کام ہے' لیکن مَیں اَب سو سال سے زیادہ عمر کا ضعیف و ناتواں شخص ہوں' میرا بوجھ جو آپ پر پڑا ہے اِس میں آپ کی امداد کرنا اپنا فرض سمجھتا ہوں۔ آپ مطمئن رہیں' نمرود کی دشمنی' حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دین کی...... فرعون کی دشمنی' حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام کے دین کی...... ابوجہل کی دُشمنی' ہمارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کی...... ترقی کی باعث ہوئی ہے۔

اَب جو یہ حملہ آپ پر ہوا ہے' آپ کی کامیابی کے لئے نیک فال ہے۔ آپ کو مَیں مبارکباد دیتا ہوں کہ آپ اپنے مقصد میں کامیاب ہوں گے۔ آپ کو حصولِ مقصد

میں خواہ کتنی ہی دشواریوں کا سامنا ہو آپ بالکل پروانہ کریں اور پیچھے نہ ہٹیں جس شخص کو اللہ کامیاب فرمانا چاہتا ہے اُس کے دُشمن پیدا کر دیتا ہے۔

﴿سیرت امیر ملت: ۴۸۴﴾

کشمیر میں قائداعظم کی شاہانہ دعوت

ایک مرتبہ حضرت امیر ملت رحمۃ اللہ علیہ سری نگری کشمیر میں تشریف فرما تھے۔ آپ کو اطلاع ہوئی کہ قائداعظم بھی سری نگری آئے ہوئے ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اُن کی دعوت کی، جسے اُنہوں نے قبول کیا۔ وقت مقررہ پر قائداعظم چودھری غلام عباس کے ہمراہ تشریف لائے۔ حضرت امیر ملت نے قائداعظم سے کھڑے ہوکر معانقہ کیا اور اپنے بستر پر بیٹھنے کی فرمائش کی۔ قائداعظم نے انکار کیا، آپ نے پھر اصرار فرمایا تو اُنہوں نے کہا:

''بے ادب اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہوا کرتا، میرا مقصد پاکستان بنانا ہے، آپ مجھے اِس مقصد سے محروم نہ کریں''۔

اِس پر حضرت امیر ملت نے فرمایا:

''آپ جہاں پسند کریں تشریف رکھیں''

قائداعظم آپ کے پاس قالین پر بیٹھ گئے۔ ہاتھ دُھلائے گئے اور دستر خوان بچھا دیئے گئے۔ حضرت امیر ملت نے قائداعظم کے سامنے ایک خالی پلیٹ رکھوا دی اور اِس میں تھوڑا تھوڑا نکال کر دیتے رہے۔ قائداعظم ماکولات کی کثرت سے حیران تھے اور کہتے تھے بس اور نہ لاؤ، مَیں سیر ہو گیا۔ حضرت فرماتے:

''آپ صرف تھوڑا تھوڑا چکھتے جایئے، تاکہ آپ کو کشمیری کھانوں کا علم ہو جائے''

ہر چیز لذیذ سے لذیذ تر تھی۔ قائداعظم بہت کم خوراک شخص تھے، پھر بھی آپ

نے ہر چیز تھوڑی تھوڑی چکھی۔ آخر میں گوشتابہ آیا۔ حضرت نے فرمایا:

''یہ بہت لذیذ ہوتا ہے اور یہاں کی رسم کے مطابق اِسے سب سے آخر میں لایا جاتا ہے''۔

قائداعظم نے سب کھانوں کو پسند کیا اور کہا:

''مَیں نے ایسی پُر تکلف دعوت ساری عمر نہیں کھائی، اگر میرا بس چلے تو مَیں باورچی کو اُڑا لے جاؤں''۔ ﴿سیرت امیر ملت: ۴۸۴﴾

پاکستان زندہ باد

نبی کریم ﷺ نے قائداعظم پر آبِ زم زم چھڑکا

ہزارہ سے جناب محمد افضل خاں صاحب نے حسب ذیل اطلاع عوام کی آگاہی کے لئے مہیا کی:

وسط جنوری، پامال شریف، علاقہ غیر، سرحد ہزارہ سے ایک ضعیف العمر سفید ریش بزرگ زیارتِ حرمین شریفین سے واپس تشریف لائے ہیں، بے حد معمر بزرگ ہیں، سر بھنویں، ریش مبارک بالکل سفید ہے اور کمر بوجہ بڑھاپا جھک گئی ہے۔ آپ نے جابجا یہاں حلفاً بیان کیا ہے کہ میں نے مدینہ منورہ میں روضۂ اطہر کے متصل خواب میں دیکھا ہے کہ حضور سرورِ کائنات ﷺ بہ نفس نفیس تشریف فرما ہیں، آپ ﷺ کے شانہ بہ شانہ ایک لمبے معمر صاحب سر پر ٹوپی پہنے کھڑے ہیں، پیچھے لوگوں کا بے پناہ ہجوم ہے۔ کسی نے حضور سرورِ دو عالم ﷺ سے دریافت فرمایا: حضور ﷺ یہ ٹوپی والے صاحب کون ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تم نہیں جانتے؟ محمد علی جناح ہیں اور یہ لوگ سب کے سب مجاھد ہیں۔ پھر حضور سرورِ دو عالم ﷺ نے اپنے دست مبارک سے آبِ زم زم کی بہت مقدار لے کر جناح اور ان کے ساتھیوں پر چھڑکی۔ خواب دیکھنے والے

بزرگ یاغستان کے رہنے والے ہیں، جنہیں ممالک غیر تو درکنار اپنے ملک کا بھی پورا پتہ نہیں۔ نہایت ضعیف، سادہ لوح اور معصوم صورت اِنسان، کانگرس، مسلم لیگ اور سیاسیات وغیرہ اور واقعات ہند سے نابلد تھے۔

میں نے لفظ ''جناح'' پہلی مرتبہ حضور سرورِ دو عالم ﷺ کی زبان درخشاں سے اسی خواب میں سنا اور وہیں مجھے اِس نام والے مجاہد سے دربارِ نبوی ﷺ میں عقیدت ومحبت پیدا ہو گئی۔ اگر عمر نے وفا کی تو جناح صاحب کا جو حضور سرورِ دو عالم ﷺ کے دربار میں حاضر ہیں، ضرور دیدار کروں گا۔ اُنہوں نے لوگوں سے پوچھا کہ جناح صاحب کون ہیں اور کس قسم کا جہاد کر رہے ہیں؟ میں انہیں کب اور کہاں مل سکوں گا؟۔

﴿اِسلام کا سفیر: ۳۳، ۱۲۵﴾ ﴿روزنامہ نوائے وقت لاہور ۱۹ جنوری ۱۹۴۶ء﴾

﴿امن کی پکار: ۲۲۵ ر ناشر امن کی پکار ۱۲/۱ الفلاح ٹاؤن بیدیاں روڈ لاہور کینٹ﴾

عالم روحانیت میں قیام پاکستان کا پروگرام

حضرت راہنمائے اولیاء، پیر احمد میاں شاہ قدس سرہٗ العزیز نے عالم روحانیت میں قیام پاکستان کے پروگرام کے متعلق یوں ارشاد فرمایا:

''روحانیت میں پاکستان اور ہندوستان کی تقسیم ہو رہی تھی تو اس کی سرحد ہم نے کھینچی۔ ایک درویش نے اعتراض کیا کہ بہت کشت وخون ہوگا تو حضرت نے فرمایا کہ قربانی تو دینی پڑتی ہے۔ بھگتیں گے اور فرمایا کہ ایک دُبلے پتلے شخص کو بارگاہِ رسالت مآب ﷺ میں پیش کیا۔ حضور ﷺ نے کچھ اُسے ہدایات دیں۔ اس کے بعد اخبارات میں چرچا آنے لگا کہ مسلم لیگ کے صدر محمد علی جناح ہو گئے ہیں۔

اس کی تصویریں اخبارات میں آنے لگیں اور ہم نے پہچان لیا کہ یہ وہی شخص ہے۔ حضرت نے فرمایا: کچھ علماء نے اعتراض کیا کہ یہ کیا کام کرے گا جو اِسلام سے

ناواقف ہے تو اللہ تعالیٰ نے اس آدمی سے کام لے لیا' وہ علماء اسے مسلمان بھی نہیں سمجھتے تھے اور ان علماء کو اللہ تعالیٰ نے راندۂ درگاہ کر دیا۔ اللہ تعالیٰ کو اس (قائداعظم) کی ایک ہی (پہلو نہ بدلنے والی) خوبی پسند آئی ان سے وہ کام لیا جو قرآن وحدیث جاننے والے علماء بھی نہ کر سکے۔ (سیرت راہنمائے اولیا: ۲۵۳/از پیر سوہنے میاں)

﴿کنز الایمان لاہور' قائداعظم نمبر' ستمبر ۱۹۹۸ء﴾

پاکستان کی بارگاہِ رسالت مآب ﷺ میں حاضری

سیّد صفدر علی احمد نے قیامِ پاکستان کے چند دن بعد خواب دیکھا کہ ایک معصوم بچہ جس کا نام پاکستان ہے' نہایت سفید لباس زیب تن کئے ایک مرد بزرگ کے حضور کھڑا ہے۔ معلوم ہوا کہ یہ مرد بزرگ خواجہ خضر علیہ السلام ہیں اور وہ اسے پند ونصائح فرما رہے ہیں۔ پاس میں بھی کھڑا ہوں' مگر مجھے آواز سنائی نہیں دیتی' البتہ دونوں کے لب ہلتے نظر آتے ہیں۔ پھر خواجہ خضر علیہ السلام نے مجھے تاکید فرمائی کہ جدھر بھی پاکستان جائے تم بھی اس کے ساتھ ساتھ رہنا' یہ کہہ کر وہ نظروں سے اوجھل ہو گئے۔

میں نے نظر اُٹھا کر دیکھا تو ہم ایک گھنے خوفناک جنگل میں کھڑے تھے۔ اِردگرد سربفلک پہاڑ تھے' چٹانیں اور گہرے کھڈ تھے۔ کوئی پگڈنڈی تک نظر نہ آتی تھی۔ پاکستان چل پڑا تو سامنے از خود ایک فراخ' پختہ سڑک تیار ہونا شروع ہو گئی۔ ایسا معلوم ہوا کہ دری کی طرح سڑک خود بخود کھلتی جا رہی ہے' پھر میں نے دیکھا کہ پاکستان گاڑی کی سی تیزی سے آگے جا رہا ہے اور پہاڑ' گھڈ اور گھنا جنگل اُسی تیزی سے پیچھے کی جانب جا رہے ہیں۔ بہت سی مسافت طے کرنے کے بعد ہم ایک وسیع میدان میں داخل ہوئے تو سامنے حضور پرنور ﷺ کا روضۂ اطہر نظر آیا' جس کا رنگ سرخ تھا سبز نہ تھا' شاید اس لئے کہ ان دِنوں بھارت میں مسلمانوں کا خون پانی کی

طرح بہایا جا رہا تھا، پھر دیکھا کہ روضۂ اطہر اور ہمارے درمیان ایک عظیم دریا بہہ رہا ہے جس میں زبردست سیلاب ہے اور دریا کی موجیں چھوٹی چھوٹی پہاڑیوں کی طرح اُٹھتی اور ٹوٹتی ہیں۔ وہاں معلوم ہوا کہ ہماری منزلِ مقصود روضۂ انور ہے اور ہم نے وہاں حاضری دینی ہے۔ مَیں نے پاکستان سے کہا کہ مَیں تیراک نہیں، دریا میں اُترا تو ڈوب جاؤں گا۔ پاکستان نے کہا: مَیں تو ہر قیمت منزلِ مقصود تک پہنچوں گا، اس کے بعد اس (پاکستان) نے وُضو کیا اور دریا میں چھلانگ لگا دی۔ بلند موجیں کبھی اُسے اُوپر اُٹھاتیں، کبھی نیچے پٹخ دیتیں، مگر وہ ایک اچھے تیراک کی طرح ہاتھ پاؤں مارتا سیدھا روضۂ اطہر کی جانب تیزی سے بڑھتا رہا یہاں تک کہ میری نظروں سے اوجھل ہو گیا۔

میں واپس مڑا تو اولیاء اللہ کا حمد و ثناء میں مصروف ایک گروہ نظر آیا، ان میں سے ایک بزرگ نے میرا نام لے کر مجھے پکارا اور کہا: کیا ہم تمہیں ایک بڑی خوشخبری سنائیں؟ مَیں نے سننے کے لئے اشتیاق ظاہر کیا تو اُنہوں نے فرمایا: تمہارا ساتھی ''پاکستان'' بخیر و عافیت حضورِ اقدس ﷺ کے دربار میں پہنچ گیا، وہ کچھ مایوس تھا مگر حضورِ انور ﷺ نے اس کی پشت پر دستِ شفقت پھیرا تو اس کی ساری مایوسی دُور ہو گئی اور وہ خوش و خرم ہو گیا۔ یہ سن کر مجھے بے حد خوشی ہوئی کہ الحمدللہ میرا ساتھی خیریت سے دربارِ رسالت مآب ﷺ میں پہنچ گیا، کاش! میں بھی اس کے ساتھ رہتا اور حضور پرنور ﷺ کے دیدارِ پرانوار سے مشرف ہوتا، آگے بڑھا تو ایک گاؤں نظر آیا جس کی کشادہ گلیوں میں سے باہر نکلا تو سامنے ایک جانفزا وسیع سبزہ زار میں حضرت رسول اللہ ﷺ کو نہایت اُجلے سفید لباس میں کھڑے دیکھا، آپ ﷺ کے دائیں دست مبارک میں سورج جگمگ جگمگ کر رہا تھا اور آپ ﷺ نے سورج والا دست مبارک بلند کیا ہوا تھا، سامنے پاکستان ہاتھ باندھے کھڑا تھا، میں بھی پاکستان کے ساتھ کھڑا ہو گیا اور اس مقدس منظر سے لطف اندوز ہونے لگا، اس کے بعد میں بیدار ہو گیا۔

مَیں نے اپنا یہ خواب ایک مرد بزرگ کو سنایا تو اُنہوں نے فرمایا: میں نے پاکستان کے متعلق استخارہ کیا تو مجھے نظر آیا کہ وقت آنے پر پاکستان کی حدود بہت وسیع ہو جائیں گی' یہ سب سے زیادہ طاقتور ملک ہو جائے گا اور یہاں خلافت راشدہ کی طرز پر عدل وانصاف سے بھرپور حکومت قائم ہو جائے گی۔

یہ خواب دو قسطوں میں میاں عبدالرشید شہید نے ''نورِ بصیرت'' کے عنوان کے تحت روزنامہ نوائے وقت' لاہور میں ۲۰ ربیع الاوّل ۱۴۰۰ھ بروز جمعہ بمطابق ۸/فروری ۱۹۸۰ء اور ۲۱/ربیع الاوّل ۱۴۰۰ھ بروز ہفتہ بمطابق ۹/فروری ۱۹۸۰ء کو شائع کیا تھا۔

مَولَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ

﴿سیرتُ النبی ﷺ بعد از وصال النبی ﷺ حصہ ہفتم واقعہ نمبر ۳۱۳﴾

پاکستان سلامت تا قیامت

اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے طفیل ہمیں قرآنی نظام قائم کرنے کی غرض سے یہ خطہ پاک عنایت فرمایا ہے۔ اس کی بنیاد کلمہ طیبہ کے نام پر رکھی گئی ہے۔ اس کے قیام کا فیصلہ روزِ اوّل سے ہی ہو چکا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ اس کے قیام سے سالہا سال قبل ہی حضرات اہل اللہ نے اس کی پیش گوئیاں' بشارتیں اور خوشخبریاں سنا دی تھیں۔ یہ بھی درست ہے کہ ظاہری طور پر علماء کرام اور مشائخ عظام نے قائداعظم کی حمایت میں کوئی کسر اُٹھا نہ رکھی۔ لاکھوں فرزندانِ اسلام کے خون سے اس گلشن کو سینچا گیا۔ بے شک یہ اولیائے کرام کی سرزمین ہے۔ لیکن سرورِ کائنات' فخر موجودات' حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے تحریک پاکستان کی قیادت کیلئے خود محمد علی

جناح کا انتخاب فرمایا اور فتح و نصرت کا جھنڈا بھی عطا فرما کر کامیابی سے ہمکنار فرمایا۔ قیامت تک یہ مملکت خداداد' سالارِ عالم' فاتح عالم' تاجدارِ اُمم' رسولِ اعظم' حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ ﷺ کے سایۂ عاطفت میں ہے اور آپ ﷺ خود قائداعظم کے پاکستان کی پاسبانی فرما رہے ہیں' یہی وجہ ہے کہ پچھلے ۶۶ برسوں سے متواتر حوادث کا شکار ہونے کے باوجود یہ گلشن ہرا بھرا ہے۔ دُنیا کی کوئی طاقت اِسے اُجاڑ نہیں سکتی۔ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ العزیز یہ سلامت تا قیامت رہے گا۔

﴿پاکستان کی روحانی فائل: ۱۰/ پروفیسر محمد سرور شفقت﴾

پاکستان ...... دُعائے مصطفیٰ ﷺ کا ثمر

اللہ تعالیٰ کے پیارے محبوب حضرت محمد ﷺ کی دُعاؤں کے طفیل پاکستان معرضِ وجود میں آیا' وہ اس طرح کہ حضرت محمد ﷺ جب دعوتِ اِسلام کی غرض سے طائف پہنچے تو طائف کے لوگوں نے اتنا ظلم ڈھایا کہ حضرت محمد ﷺ کے پاپوش مبارک میں خون جم گیا' زخموں کی وجہ سے آپ نیم بے ہوش سے ہو گئے۔ اسی لمحے حضرت جبریل علیہ السلام تشریف لائے' عرض کی آپ ﷺ حکم دیں تو طائف کے لوگوں کو دو پہاڑوں کے درمیان پیس کر رکھ دیں۔ اس لمحے حضرت محمد ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں (ﷺ) کائنات کے لئے رحمت بن کر مبعوث ہوا ہوں زحمت نہیں۔ اگر آج وہ میری (ﷺ) دعوت کو قبول نہیں کر رہے تو آنے والی نسلیں ایمان لے آئیں گی۔

اس سفر میں حضرت محمد ﷺ کو سب سے زیادہ ایذیت پہنچانے والوں میں سرفہرست بنو ثقیف کا قبیلہ تھا اور پھر چشم فلک نے نبی کریم ﷺ کی دُعا کو اس طرح قبول ہوتے ہوئے دیکھا کہ بنو ثقیف کا سارا قبیلہ حلقہ بگوشِ اسلام ہو گیا۔ اُس قبیلے کے ایک فرزند حجاج بن یوسف' جو بنو اُمیہ کے عہدِ خلافت میں ایک نامور گورنر تھے' نے جب سندھ

کے راجہ کی زیادتی کی خبر سنی تو نامور جرنیل محمد بن قاسم کو مسلمانوں کی مدد کے لئے سندھ روانہ کیا۔ اس طرح سندھ کو باب الاسلام بننے کا شرف حاصل ہوا' پھر یہیں سے سارے برصغیر میں اِسلام کی روشنی پھیلی تو یوں نبی کریم ﷺ کی دُعا کے نتیجے میں پاکستان کی تشکیل اور تاسیس ہوئی۔

فیضانِ نبوی ﷺ اور پاکستان

پرنس عمر' پرنس آف قلات' بلوچستان کہتے ہیں:

میرے دادا راضی ہو گئے کہ ایک مُلک اسلام کے نام پر بنایا جا رہا ہے۔ یہ وجہ ہے کہ آپ نے پاکستان میں شمولیت اختیار کی۔ مگر وہ ہچکچا رہے تھے۔ کیونکہ یہ بڑا فیصلہ تھا۔ وہ یہ کام نہیں کر رہے تھے۔ انہیں رسول اللہ ﷺ کی خواب میں زیارت ہوئی' آپ ﷺ نے فرمایا: ایک مُلک اِسلام کے نام پر بن رہا ہے اور تم اس میں رکاوٹ ڈالنے کی کوشش کر رہے ہو؟ اِس لئے وہ پاکستان سے مل گئے۔ مجھے یہ بات میرے والد نے اور ان کو میرے دادا نے بتائی۔

﴿محمد رسول اللہ ﷺ کا پاکستان صفحہ نمبر ۱۶ از عمیر محمود صدیقی﴾

پاکستان کے ایٹمی دھماکے

پاکستان کا سیاسی' عسکری اور معاشی مستقبل انتہائی شاندار ہے۔ اللہ تعالیٰ نے عالم اسلام کی سربلندی کے لیے پاکستان سے بہت اہم کام لینا ہے۔ جب بھارت نے ایٹمی دھماکے کیے تو اُس سے اگلے اتوار کو ''دار الفیضان'' میں ۱۵۰ سے زائد افراد کے روحانی اجتماع کے موقع پر عالمِ مراقبہ میں دربارِ اقدس ﷺ کے اجلاس کا ایک مشاہدہ کرایا گیا' جس میں صدرِ پاکستان' وزیر اعظم پاکستان' کمانڈر انچیف اور ڈاکٹر عبدالقدیر خان کو روحانی تصرف سے بلا کر حکم دیا گیا کہ فوری طور پر جوابی ایٹمی دھماکہ

کر دیا جائے۔ اس سے متعلق عالمی سطح پر ردِعمل کو بتدریج سنبھال لیا جائے گا۔ یہ مشاہدہ کم از کم پانچ افراد نے عالمِ بیداری میں بھی کیا۔

﴿خطباتِ کمال از حضرت فقیر پروفیسر باغ حسین کمال رحمۃ اللہ علیہ﴾

پاکستان زندہ باد

خوشاب سے تعلق رکھنے والے عظیم مَلک، صاحب نے ۲۰ رجب ۱۴۱۹ھ/ ۱۰ نومبر ۱۹۹۸ء کو خواب میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت بابرکت کی سعادت حاصل کی۔ یہ خواب ۱۲ فروری ۱۹۹۹ء کے روزنامہ جنگ، راولپنڈی میں شائع ہو چکا ہے اس کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے:

عظیم مَلک ''کہوٹہ'' کے ایٹمی پلانٹ میں بیتابانہ افزوردہ یورینیم تلاش کر رہا ہے، تاکہ اس کی حفاظت کر سکے، پھر اسے حاصل کر کے برق رفتاری سے تصاویر بھی بنا ڈالیں، مگر تین امریکیوں (یعنی یہودیوں) کو اپنے تعاقب میں دیکھا تو کمرے میں سے نکل کر تیزی سے مغرب کی جانب بھاگا، تھوڑی دیر بعد اپنے سامنے تین بزرگوں کو دیکھا۔ فوراً غیب سے آواز آئی کہ آپ رحمۃ للعالمین، نبی آخرالزمان حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مع اپنے ساتھیوں حضرت صدیق اکبر اور حضرت فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہم ہیں۔ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''متحدہ مسلم افواج کے سربراہ خالد بن ولید رضی اللہ عنہ ہونگے، میرے مشیر ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور عمر فاروق رضی اللہ عنہ ہوں گے اور خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی رہنمائی علی رضی اللہ عنہ کریں گے''۔ پھر فرمایا: ''مدینہ کی حدودِ حرم بیس میل ہیں، ہم اس میں کسی کافر کو داخل نہیں ہونے دیں گے''۔ حضور سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم جنگی لباس پہنے ہوئے تھے، جب کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں نائبین اُجلے سفید لباس میں تھے۔

پابند صوم وصلوٰۃ عظیم مَلک کا یہ عظیم خواب مجھے جناب ہمایوں ظفر ساکن اِسلام آباد نے عنایت فرمایا، جس کے لیے میں اُن کا شکر گزار ہوں۔ اس خواب کی مفصل

تعبیر مصنف ومؤلف کتاب ہذا کی دو مشہور ومعروف کتابوں ''جنگ آ رہی ہے'' اور ''دُنیا جنگوں کے دہانے پر'' (ناشر: فیروز سنز۔۶۰ شاہراہ قائداعظم لاہور) میں ملے گی۔

ہمارے سب مسائل کا حل

اطاعت رب عزوجل

﴿خطباتِ کمال از حضرت فقیر پروفیسر باغ حسین کمال رحمۃ اللہ علیہ: ۵۱۲﴾

-◆◀ ﴿پاکستان زندہ باد﴾ ▶◆-

رسولِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی ہند (یعنی پاکستان) سے محبت

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''میں عرب میں ہوں لیکن عرب مجھ میں نہیں، میں ہند میں نہیں لیکن ہند مجھ میں ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب ہندوستان کی طرف سے ٹھنڈی ہوا آ رہی ہے۔ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دو جماعتیں میری اُمت میں ایسی ہیں جن کے لیے اللہ تعالیٰ نے جہنم سے نجات لکھ دی ہے۔ ایک وہ جماعت جو ہندوستان پر جہاد کرے گا اور دوسری وہ جماعت جو آخر زمانہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نازل ہونے کے بعد ان کے ساتھ ہوگی (جہاد کرے گی) ﴿تیرے آئے بناں گل پھبدی نئیں: ۳۰﴾

-◆◀ ﴿پاکستان زندہ باد﴾ ▶◆-

محترم محمد یامین قادری چشتی (کراچی) اپنی تصنیف ''جانب حرمین شریفین مطبوعہ ۲۰۱۵ء'' کے صفحہ نمبر ۹۱ پر رقمطراز ہیں:

پاکستان کی تخلیق بہت ہی عجیب وغریب حالات میں ہوئی۔ اُمت کے غم خوار اور متحدہ ہندوستان بے کس مسلمانون کے محسن محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم نے پاکستان کے وجود کے

لیے پتا نہیں کتنی دُعائیں کیں۔ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حضورِ اکرم ﷺ کی یہ دُعائیں مقبول ومبرور ہوئیں۔ پھر اللہ تعالیٰ کے محبوب نبی ﷺ نے محمد علی جناح کو چُن لیا اور ہندوستان جانے کا حکم دیا کہ وہاں کے مسلمانوں کی راہ نمائی کریں اور مسلمانوں کے لیے علیحدہ مملکت کے قیام کے لیے محنت کریں، ہم تمہارے ساتھ ہیں۔ کامیابی اِنْ شَاءَ اللّٰہ تمہاری ہی ہوگی۔ پھر ایسا ہی ہوا۔ اُس وقت جو لوگ پاکستان کے مخالف تھے وہ سوچیں کہ پاکستان کے ۲۰ کروڑ مسلمان ہندوستان کی ایک ارب ۳۵ کروڑ کی آبادی پر بھاری ہیں، جبکہ ہندوستان کے ۳۵ کروڑ مسلمان مجبور و بے کس ہیں، کیونکہ انہیں غلامی کی وجہ سے ۵ لاکھ روپے کے عوض ہندو بنایا جارہا ہے اور عیسائیوں کو دو لاکھ کے بدلے میں رام رام کرنے کے لیے کہا جارہا ہے۔ ہم بُرے سہی لیکن اپنے ملک پاکستان میں آزاد ہیں۔ ہندوستانی مسلمانوں کی طرح غلام نہیں ہیں کہ مذہب بدل لیں۔

-◆ ◀ پاکستان زندہ باد ▶ ◆-

محترم محمد یامین قادری چشتی (کراچی) اپنی تصنیف ''جانب حرمین شریفین مطبوعہ ۲۰۱۵ء'' کے صفحہ نمبر ۹۴ پر رقمطراز ہیں:

اللہ تعالیٰ جب کوئی کام کرنا چاہتا ہے تو اپنے کسی بندے کو اس کام کے لیے چن لیتا ہے۔ ہماری تاریخ میں ایسے اُتار چڑھاؤ آتے رہتے ہیں۔ پاکستان میں ایک ایسے شخص نے حکمرانی کی جس کے بارے میں عوام میں تحفظات پائے جاتے ہیں۔ اُس کی ساری عمر امریکا میں گزری۔ اُس کا اِسلام سے سطحی طور پر واسطہ تھا، لیکن اُس نے پاکستان کے عوام کے مطالبے پر جمعۃ المبارک کو ہفتہ واری چھٹی کا دن قرار دیا۔ قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دیا۔ پاکستان کو ایٹم بم دے کر دُشمن سے محفوظ کردیا۔ ۱۹۷۳ء کا آئین دیا۔ ملک کا نام اِسلامی جمہوریہ پاکستان رکھا۔ اس آئین کے تحت پاکستان میں کوئی بھی غیر شرعی قانون نہیں بنے گا۔ لیکن اُس کے دور میں بھی شرعی قانون نافذ نہ ہو

سکا' بلکہ اُس کے بعد جمعہ کی ہفتہ واری چھٹی اس لیے منسوخ کر دی گئی کہ اس سے معاشی ترقی میں رُکاوٹ پیدا ہوتی ہے' لیکن ملک معاشی ترقی پھر بھی نہ کر سکا۔ جمعہ کی چھٹی کی منسوخی اِس اُمت کے غم خوار محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کو کتنا دُکھ ہوا' آیئے پڑھتے ہیں:

محمد بوٹا ولد غلام رسول کھوکھر' بارہ دری رسول نگر' تحصیل وزیر آباد' ضلع گوجرانوالا لکھتے ہیں کہ میں بی۔اے کا طالب علم ہوں۔ ہر رات ٹویشن پڑھنے جاتا ہوں۔ایک رات جمعہ اور اتوار کی چھٹی پر بحث چل نکلی۔ مجھے بے حد دُکھ ہوا کہ حکومت وقت نے جمعہ بجائے اتوار کی چھٹی کا اعلان کر دیا ہے اور بار بار حضورِ انور صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث پاک یاد آتی رہی کہ ''جس نے غیر قوم کی مشابہت اختیار کی وہ اُن ہی میں سے ہے۔'' گھر آ کر نماز پڑھی اور غم میں روتا رہا کہ حکومت نے ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمانِ عالی شان کی خلاف ورزی کی ہے۔ اِسی حالت میں سو گیا تو مدنی آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت ہوئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''موجودہ حکمرانوں نے جمعہ کی چھٹی ختم کر کے اور اتوار کی چھٹی کا اعلان کر کے مجھے دُکھ پہنچایا ہے' غیروں کا طریقہ اپنا کر میرے دل کو بہت ٹھیس پہنچائی ہے۔

پاکستان زندہ باد

قائداعظم سے محبت کا ایک انداز

تقسیم ہند سے پیشتر دہلی میں فروز شاہ کوٹلہ میں کھیل کا میدان ہوا کرتا تھا۔جس میں مختلف کھیل ہوتے تھے۔لوگ اپنی اپنی پسند کے مطابق ان کھیلوں میں دلچسپی لیتے تھے۔

اِسی میدان میں ایک مرتبہ فٹ بال کا میچ ہو رہا تھا۔ حضرت قائداعظم محمد علی جناح رحمۃ اللہ علیہ اس میں مہمان خصوصی تھے۔ میچ کے اختتام پر تقسیم انعامات کے بعد جب

قائداعظم رحمۃ اللہ علیہ نے ایک گلاس میں سے ایک گھونٹ پانی پیا اور گلاس کو میز پر رکھ دیا تو دہلی والوں نے گلاس کو ہاتھوں ہاتھ لیا۔ جیسے آبِ زم زم مل گیا ہو، پھر باری باری اُس گلاس میں سے ایک ایک گھونٹ پینے لگے جب پانی ختم ہونے کو ہوتا تو اُس میں اور پانی ڈال لیتے تاکہ اس پانی کا کچھ حصہ اُنہیں بھی نصیب ہو جو قائداعظم رحمۃ اللہ علیہ نے نوش فرمایا تھا۔ کھیل کے میدان میں جتنے بھی لوگ تھے اُنہوں نے بے حد شوق اور عقیدت سے پانی پیا۔ کیا یہ اندھی عقیدت تھی یا اُس شخصیت کی مقناطیسیت؟ مسلمان قوم میں سے ہی ایسے رہنما ہوئے ہیں جنہیں اتنی عزت اور احترام ملا۔

حضرت دانیال علیہ السلام اور پاکستان

حضرت دانیال علیہ السلام نے اُس شخص سے جو دریا کے پانی پر کھڑا تھا پوچھا:
''ان عجائب کے انجام تک کتنی مدت ہے؟'' (آیت:٦)
اُس شخص نے دونوں ہاتھ آسمان کی طرف اُٹھا کر ''حی القیوم'' کی قسم کھائی اور کہا:
''ایک دور' اور دور' اور نیم دور'' اور جب وہ مقدس لوگوں کے اقتدار کو نیست کر چکیں گے تو یہ سب کچھ پورا ہو جائے گا (آیت ۷)
میں نے سنا اور سمجھ نہ سکا۔ پوچھا: اے میرے خداوند اس کا انجام کیا ہوگا؟ (آیت ۸)
اُس نے کہا: اے دانیال تو اپنی راہ لے کیونکہ یہ باتیں آخری وقت تک بند اور سربمہر رہیں گی (آیت ۹)
جب میں نے مذکورہ دور پر غور کیا تو یہ معلوم ہوا کہ ایک دور ایک ہزار برس کا ہوتا ہے۔ لہٰذا اڑھائی دور' اڑھائی ہزار برس ہوئے۔
میں سوچنے لگا کہ مذکورہ اڑھائی ادوار کس طرح تقسیم کریں تو معلوم ہوا کہ حضرت دانیال علیہ السلام سے قریباً نیم دور یعنی پانچ صد برس بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام نمودار ہوئے تھے' اس طرح آدھا دور ختم ہوا' باقی دو ادوار یعنی قریباً دو ہزار برس موجودہ سن میں عیسوی کے مطابق دوسرا دور بھی اختتام پذیر ہے یعنی بیسویں صدی میں پاکستان قائم ہو گیا۔ اس طرح ڈھائی ہزار سال پورے ہو گئے۔

﴿پاکستان خدا کا اپنا مُلک ہے: ۹ راز غازی منجم﴾

اولیاء رحمۃ اللہ علیہم کا ہے فیضان

پاکستان...... پاکستان

پاکستان میں جابجا مزارات پائے جاتے ہیں اور یہ مقدس مقامات اس کے قومی ورثہ کا لازمی حصہ ہیں۔ ان مزارات میں پاکستان کے وہ اولیاء، حکماء، مجاہدین اور مبلغین آرام فرما ہیں جنہوں نے اپنی زندگیاں اللہ تعالیٰ کا پیغام پھیلانے کے لیے وقف کر دی تھیں اور جنہوں نے اپنے جذبہ و عمل کی بدولت لاکھوں اِنسانوں کو حلقہ بگوشِ اِسلام بنایا اور پاک افراد کی زندگیوں کی اصلاح کر کے اپنے وطن کی نیک نامی کو چار چاند لگا دیے تھے۔ لوگ ان نفوسِ قدسیہ کو بہت عزت و احترام کی نظر سے دیکھتے ہیں۔

پاکستان زندہ باد

ہم زمانے بھر کو باور کرا دینا چاہتے ہیں کہ ہم اوّل و آخر مسلمان اور پاکستانی ہیں، وہ پاکستان جس کا خمیر کلمہ طیبہ سے اُبھرا، جسے وجود بخشنے کے لیے علماء و مشائخ اور صوفیائے عظام بلکہ خود سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ اِس طرح راہنمائی فرمائی کہ مملکت خدا داد پاکستان معرضِ وجود میں آ گئی۔ اِسی لئے تو ہم کہتے ہیں کہ سرزمین پاکستان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم.. اولیائے کرام رحمۃ اللہ علیہم اور صوفیائے عظام رحمۃ اللہ علیہم کا صدقہ ہے۔

پاکستان زندہ باد

پاکستان لاریب سید علی ہجویری المعروف داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ، خواجہ سید حسن معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ، خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ، بہاول الحق زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ، امام بری سرکار رحمۃ اللہ علیہ، حضرت نوشہ گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ، بابا فرید گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ،

سچل سرمست رحمۃ اللہ علیہ، بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ، سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ، شیخ احمد فاروقی المعروف مجدد اَلف ثانی رحمۃ اللہ علیہ، خواجہ محمد قاسم صادق موہڑوی رحمۃ اللہ علیہ، پیر سید جماعت علی شاہ محدثِ علی پوری رحمۃ اللہ علیہ، خواجہ صوفی محمد علی رحمۃ اللہ علیہ، ابوالکلام پیر سید فیض الحسن شاہ رحمۃ اللہ علیہ آلومہاروی، ابوالبیان پیر محمد سعید احمد مجددی رحمۃ اللہ علیہ گوجرانوالا ایسے ہزاروں اولیاء اللہ بزرگانِ دین اور پیرانِ طریقت کی دین ہے، جنہوں نے اِس برصغیر میں شبانہ روز اِسلام کی تبلیغ کی، دوقومی نظریے کو متعارف کرایا اور باہمی اُلفت و یگانگت کے دریا بہا دیئے۔

داتا پاک رحمۃ اللہ علیہ کی نسبت سے حصولِ پاکستان

سید علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ تو وہ پاک باز ہستی ہیں کہ جن کی نسبت سے ہمیں پاکستان ملا۔

"اِسلامی جمہوریہ پاکستان کا معرضِ وجود میں آنا حضرت سید علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کی تبلیغی مساعی کا نتیجہ ہے۔

جرمن مستشرق ڈاکٹر این میری شمل لکھتی ہیں کہ علامہ اقبال حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کے ماننے والوں میں سے تھے اور صبح کی نماز مسجد داتا دربار میں روحانی سکون اور عرفان کے لئے ادا کرتے۔ پروفیسر مسعود الحسن صاحب کی تصنیف "داتا گنج بخش" میں یوں لکھا ہے:

علامہ اقبال کو مسلمانوں کے لئے علیحدہ ریاست کا خیال اِسی مسجد میں نماز کی ادائیگی سے حاصل ہوا۔

علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے اوائل ۱۹۳۰ء میں ایک مسلم دانشور کو بتلایا تھا کہ "مسلمانوں کے لیے ایک الگ وطن کے قیام کا خیال مجھے حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر عبادت کے دوران آیا تھا"۔ اُس دانشور کے مطابق علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ پر یہ خیال اس مشہور صدارتی خطبہ سے پہلے القاء ہوا تھا جو اُنہوں نے ۲۹ر دسمبر ۱۹۳۰ء کو الٰہ

آباد میں آل انڈیا مسلم ریاست کے قیام کا خاکہ پیش کیا تھا۔اس خطبہ میں انہوں نے پہلی مرتبہ ایک آزاد مسلم ریاست کے قیام کا خاکہ پیش کیا تھا۔انہوں نے درحقیقت تخلیق پاکستان کی پیشنگوئی اپنی ایک مشہور پر جوش نظم ''طلوعِ اِسلام'' میں ۱۹۲۰/۲۱ء میں ہی کر دی تھی۔

﴿تذکرہ سرتاج اولیاء:۷۹☆فاتح قلوب داتا گنج بخش:۱۷﴾

﴿ماہنامہ ضیائے حرم لاہور نومبر ۱۹۹۵ء ص ۵۴ راز پروفیسر محمد سرور شفقت (حسن ابدال)﴾

﴿برصغیر میں اِسلام:: اَز این میری شمل﴾

داتا پاک رحمۃ اللہ علیہ کے تصرف سے پاکستان کی بقاء

راقم الحروف کے شیخِ طریقت ... اِمامُ السالکین ... سراجُ العارفین ... شہبازِ طریقت ... سعیدُ الاولیاء ... شارحِ مکتوباتِ امامِ ربانی ... حضرت علامہ ابوالبیان **پیر مُحَمَّدْ سَعِیْدْ اَحْمَدْ مُجَدِّدِی** قدس سرہٗ (2002ء گوجرانوالہ) نے اپنے پیرومرشد کے آستانہ عالیہ پر تقریباً آٹھ سال کشف المحجوب شریف کا درس ارشاد فرمانے کے بعد 09-05-1996 کو گوجرانوالہ سطح پر حضور قبلہ داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا پہلا عرس کرایا' اِس موقع پر دورانِ تقریر آپ نے ارشاد فرمایا:

ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ برِّ اعظم ایشیا کے اندر اِسلام کی جتنی تحریکیں اُبھر رہی ہیں اور اُبھریں گی' اُن کی قیادت حضور داتا ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھ میں ہے۔ہاں ہاں! یہ ہمارا روحانی مسلک ہے بِرِ اعظم ایشیا کے ولیوں کے امام داتا علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ ہیں' تاجدارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کامل وارث اور نائب ہندوستان میں حضور داتا علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ مجھے یاد ہے' تحریک پاکستان میں یہ واقعہ محفوظ ہے' بمبئی شہر میں عید الفطر کے موقع پر مسلمانوں کے ایک اجتماع سے قائداعظم خطاب کر رہے تھے اور قائدِ اعظم محمد

علی جناح یہ کہہ رہے تھے کہ اب وقت قریب ہے' پاکستان بن کے رہے گا' پاکستان ہمارا مقدر ہے' ہم پاکستان حاصل کر کے رہیں گے۔ ایک کالج کا نوجوان طالب علم کھڑا ہو گیا' اُس نے قائدِ اعظم کو ٹوکا اور کہا کہ آپ بڑے دانشور اور مدبر ہو کر ایسی بات کرتے ہیں۔ کیا پاکستان؟ کیسا پاکستان؟ پاکستان کے وجود کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا' پاکستان کبھی نہیں بن سکتا۔ حالات کا دھارا بتا رہا ہے کہ پاکستان نہیں بن سکتا۔ قائدِ اعظم محمد علی جناح کی زبان پر بڑے پیارے لفظ آئے۔ اس عید کے عظیم مجمعے سے خطاب کرتے ہوئے قائدِ اعظم جذباتی ہو گئے۔ قائدِ اعظم نے کہا: بیٹا بیٹھ جا... خاموش ہو جا... یہ تو میں ویسے ہی کہہ رہا ہوں کہ پاکستان بنے گا۔ اصل بات تو یہ ہے کہ پاکستان بن چکا ہے۔ وہ لڑکا پھر جذبات میں آ کر کھڑا ہو گیا۔ حضرت! آپ جیسا دانشور کیا کہہ رہا ہے؟ کب بن چکا ہے؟ قائدِ اعظم نے کہا' جس دن ہندوستان کی زمین پر پہلے مسلمان (یعنی داتا علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ) نے قدم رکھا تھا' پاکستان تو اُسی دن بن گیا تھا۔ یہ مُلک اولیاء کا فیضان ہے۔ آج ان نازک حالات میں پاکستان کیسے چل رہا ہے۔ دُنیا حیران ہے کہ یہ کس طرح بچا ہوا ہے۔ یہ بات سیاستدانوں کی سمجھ سے بھی بالاتر ہے۔ خدا کے فضل سے یہ حضور داتا پاک رحمۃ اللہ علیہ کا تصرف ہے۔

ہر شہر کے اندر صاحب ڈیوٹی ولی ہوتے ہیں اور پورے ہندوستان کے صاحبِ تصرف ولی داتا علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ پورے پاکستان پر آپ کا تصرف ہے۔ پاکستان داتا کے قدموں کی برکت سے وجود میں آیا۔

ہم داتا کے غلام ہم خواجہ کے غلام
ہم زکریا ملتانی کے غلام ہم مجدد الف ثانی کے غلام
یہ مُلک فقیروں کی سوغات ہے یہ ملک پیروں کی برکات ہے
یہ ملک داتا کی خیرات ہے یہ مُلک خواجہ کی برکات ہے

یہ ملک نبی کے غلاموں کا ملک ہے۔ اس ملک میں صلوٰۃ وسلام کے نعرے لگتے رہیں گے۔ یارسول اللہ کے نعرے گونجتے رہیں گے۔ اولیاء اللہ کے فیضان سے ایک دن آئے گا کہ اس ملک میں کملی والے کا نظام آئے گا... اِنْ شَاءَ اللّٰہُ آئے گا۔

﴿ماہنامہ دعوتِ تنظیم الاسلام' گوجرانوالہ' فروری ۲۰۰۹ء ص ۴۳﴾

تعمیر پاکستان کا سبب...... داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ

پاکستان کا مطلب کیا؟...... لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

یہ نعرہ ہم تک نظریۂ پاکستان کے حوالے سے پہنچا ہے۔ مگر حقیقت میں خطۂ پاک و ہند کو اس نظریۂ حیات سے متعارف حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ نے کرایا۔ یہ ملک جن اِسلامی اقدار کی بنیادوں پر قائم کیا گیا' ان کی تعمیر حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھوں ہوئی۔ قدرتِ حق نے اس مردِ حق کو ایک عظیم مشن کے لیے چنا۔ خانوادۂ نبوت کے اس چشم و چراغ کو اللہ کریم نے ایک خاص حکمت کے تحت اس کفر و الحاد کے مرکز کی طرف بھیجا' تا کہ اس مُشرک معاشرے کو شرک کی غلاظت سے پاک کیا جائے۔ حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ نے اس فرض کو کمال طور پر پورا کر دکھایا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی حیاتِ مبارکہ اس عظیم مشن کے لئے وقف کر دی' اور بظاہر اس مادی دُنیا سے پردہ فرمانے کے بعد بھی آپ رحمۃ اللہ علیہ کا روحانی فیض علم و عرفان کی متلاشی روحوں کی پیاس بجھا رہا ہے اور یہ فیض تا اَبد جاری و ساری رہے گا۔ ﴿نُور علیٰ نُور::۲۰۸﴾

امام بری سرکار رحمۃ اللہ علیہ نے قیام پاکستان کی بشارت دی

ممتاز مفتی صاحب اپنی تصنیف ''الکھ نگری'' کے باب نمبر اکتالیس زیرِ عنوان ''اِسلامی شہر'' میں فرماتے ہیں کہ جب قدرت اللہ شہاب نے امام بری سرکار رحمۃ اللہ علیہ کی درگاہ پر جانے کی بات کی تو میں حیران ہوا۔ اِس سے پہلے اُس نے کبھی امام بری

رحمۃ اللہ علیہ کی یا اُن کے مزار پر جانے کی بات نہ کی تھی۔

یہ آپ کو دفعتاً امام بری سرکار رحمۃ اللہ علیہ کی حاضری دینے کی بات کیسے سوجھی، میں نے قدرت اللہ سے پوچھا:

کہنے لگے، ہالینڈ میں اِسلامی کتابوں کی دُنیا بھر میں سب سے بڑی لائبریری ہے۔ اُس لائبریری میں بے شمار قلمی مسودات ہیں۔ اتفاق سے ایک قلمی مسودہ دیکھنے میں آیا، جس میں لکھا تھا: امام بری سرکار رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تھا کہ ہمارے علاقے میں ایک اِسلامی شہر آباد ہوگا، جو دُنیا کے اِسلامی ملکوں کا مرکز بنے گا۔

میں نے پوچھا: وہ قلمی کتاب کب کی لکھی ہوئی تھی۔

فرمایا: دو ڈھائی سو سال پہلے کی۔

-◆◀ پاکستان زندہ باد ▶◆-

اپنی تصنیف ''الکھ نگری'' کے ''باب نمبر چون'' میں مزید لکھتے ہیں کہ شاہ بری لطیف رحمۃ اللہ علیہ نے آج سے ڈھائی تین سو سال پہلے فرمایا تھا کہ نور پور کے پاس ایک اِسلامی شہر آباد ہوگا جو مستقبل میں دُنیائے اِسلام کا مرکز بنے گا۔ آج یہ پیش گوئی اِسلام آباد کی صورت میں سچ ثابت ہو چکی ہے۔

-◆◀ پاکستان زندہ باد ▶◆-

قدرت اللہ شہاب رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی خودنوشت بنام ''شہاب نامہ'' میں ایک جگہ تحریر کیا ہے کہ وہ جب لندن لائبریری میں گئے تو وہاں حضرت امام بری سرکار رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھ کا لکھا ہوا تذکرہ نظر سے گزرا، جو تین سو سال پہلے ہو گزرے ہیں۔ ان کی کتاب میں ایک پیش گوئی تحریر تھی، جس کے مطابق اُن کے مسکن نور پور شاہاں کے قریب ایک اِسلامی شہر تعمیر ہوگا۔ یہ شہر ٹھیک تین سو سال بعد اِسلام آباد کی صورت میں صدرِ پاکستان فیلڈ مارشل محمد ایوب خان رحمۃ اللہ علیہ نے تعمیر کروایا۔ اس کی تعمیر سے پہلے

پاکستان کا دارُالخلافہ کراچی تھا۔ ﴿افکارِاولیاء:۳۸۶﴾

-◆ ◀ ﴾پاکستان زندہ باد﴿ ▶ ◆-

کتاب ''ہدایت کامل'' (سوانح حیات حضرت بری امام رحمۃ اللہ علیہ) کے ص ۲۷ پر حضرت شاہ لطیف بری امام کی مشہور زمانہ پیشن گوئی درج ہے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: مجھے یہیں دفن کرنا (حالانکہ اس جگہ کا نام چور پور تھا' جو آپ کی برکت سے نور پور رکھا گیا) کہ ''ہمارے قرب و جوار میں ایک نیا شہر آباد ہوگا اور یہ اِسلام کا قلعہ ہوگا'' (آپ کی یہ پیشن گوئی انڈیا آفس لائبریری لندن میں موجود ''اولیائے ہند'' میں مرقوم ہے) آج وہی جگہ اِسلام آباد کے نام سے مشہور ہے اور مُلک پاکستان جو اِسلام کا قلعہ ہے' اِس کا دارُالخلافہ ہے۔ سبحان اللہ فقیر کا سخن بے ریا ہوتا ہے۔ عارف روم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

گفتہ او گفتہ اللہ بود
گر چہ اَز حلقوم عبداللہ بود

(اللہ تعالیٰ کے بندوں کا کہنا اللہ تعالیٰ کا کہنا ہے اگر چہ وہ بظاہر اِنسان کے منہ وزبان سے ہو)

-◆ ◀ ﴾پاکستان زندہ باد﴿ ▶ ◆-

خواجہ محمد قاسم موہڑوی رحمۃ اللہ علیہ نے قیام پاکستان کی بشارت دی

حضور غوثِ زمان حضرت باباجی خواجہ محمد قاسم صادق رحمۃ اللہ علیہ بانی موہڑہ شریف (۱۸۲۷ء تا ۱۹۴۳ء) نے جب مری کے قریب ایک پُرخطر اور دشوار گزار علاقے ''موہڑہ'' کے مقام پر ایک عظیم روحانی مرکز کی بنیاد رکھی' جہاں سے اِسلام کی روشنی پھوٹی اور یہ آستانہ مرجع خلائق خاص و عام بن گیا' دور دور تک دُنیا مستفیض ہونے لگی' خاص و عام فیض یاب ہونے لگے۔

ایک مرتبہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے پشین گوئی فرمائی کہ برصغیر میں مسلمانوں کا ایک مُلک قائم ہوگا' جس کی عظمت اور شان و شوکت کے ارتعاش سے مری کی پہاڑیاں گونجیں گی۔ ﴿شاہِ فخر الفقر موہڑوی: ۲۷﴾

امیر ملت محدثِ علی پوری رحمۃ اللہ علیہ نے قیام پاکستان کی بشارت دی

ایک مرتبہ شہر امرتسر' مسجد جان محمد میں جلسہ ہو رہا تھا' حضرت امیر ملت پیر سید جماعت علی شاہ محدثِ علی پوری رحمۃ اللہ علیہ کی تقریر کے دوران بعض مخالفین نے سوال کیا کہ ''جناح کافر ہے یا مسلمان؟''۔ آپ نے برجستہ فرمایا: تمہیں کون سی اس کے ساتھ رشتہ داری کرنی ہے جو اس کا مذہب معلوم کرتے ہو۔'' پھر ارشاد فرمایا: ''ہم نے جناح صاحب کو اپنا امام یا قاضی یا نکاح خواں مقرر نہیں کیا بلکہ وہ ہمارے وکیل ہیں' ہم سب کا کام ہے جس کو وہ کر رہے ہیں' یہ پوچھنے سے کیا حاصل کہ ان کا مذہب' مسلک کیا ہے؟ اہلِ جلسہ اس اسلوبِ بیان سے مطمئن ہو گئے ...... پھر فرمایا: ''پاکستان کے مخالفین کان کھول کر سن لیں کہ پاکستان بن کر رہے گا''۔ بارگاہِ ربُّ العزت سے اس کی منظوری ہو چکی ہے' پاکستان ہم سب کا ہے' اکیلے مسٹر جناح کا نہیں ہے' وہ ہمارا کام کر رہے ہیں' ہمارے وکیل ہیں۔ ﴿ہفت روزہ اُفق' کراچی' ۳۱ دسمبر ۱۹۷۸ء ص ۱۰﴾

پاکستان زندہ باد

حضرت امیر ملت پیر سید جماعت علی شاہ محدثِ علی پوری رحمۃ اللہ علیہ نے تحریک پاکستان کے لئے نہ صرف اپنے آپ کو ہی وقف کیا بلکہ اپنی اولاد کو بھی اسی راستے پر گامزن کیا اور روحانی اولاد کو تلقین کی کہ وہ سب مسلم لیگ کے جھنڈے تلے آ جائیں۔ آپ کے اسی جذبے کو دیکھتے ہوئے لاہور میں قائد اعظم نے فرمایا تھا:

''امیر ملت مجھے فرما چکے ہیں کہ پاکستان ضرور بنے گا اور مجھے یقین واثق ہے کہ

اللہ تعالیٰ آپ کی زبان مبارک کو ضرور سچا کرے گا۔"

﴿علماء اہل سنت: ۲۷۴/از پیرزادہ محمد اقبال فاروقی / ماہنامہ السعید ملتان، اپریل ۲۰۱۵ء ص ۴۶﴾

پاکستان زندہ باد

حضرت امیر ملت رحمۃ اللہ علیہ نے پاکستان بننے سے کافی عرصہ قبل ہی قائداعظم کو پاکستان کے قیام کی خوشخبری سنا دی تھی۔ چنانچہ قائداعظم نے بھی قیام پاکستان سے کئی سال قبل لاہور کے ایک جلسۂ عام میں لاکھوں کے مجمع میں کہا تھا:

"میرا ایمان ہے کہ پاکستان ضرور بنے گا کیونکہ امیر ملت مجھ سے فرما چکے ہیں کہ "پاکستان ضرور بنے گا" اور مجھے یقین واثق ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کی زبان مبارک کو ضرور سچا کرے گا"۔﴿سیرت امیر ملت: ۴۸۵﴾

پاکستان زندہ باد

۱۱ تا ۱۳/ اکتوبر ۱۹۴۶ء کو جامع مسجد جان محمد، امرتسر میں حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا ۱۲۳۷ واں سالانہ عرس مبارک منعقد ہوا، اِس تاریخی کانفرنس میں صدر الافاضل مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی، مولانا قطب الدین جھنگوی، مولانا عبدالغفور ہزاروی، سید محمود شاہ گجراتی، سید ولایت حسین شاہ نے مسلم لیگ اور پاکستان کی حمایت میں شاندار تقاریر کیں۔ آخری اجلاس میں حضرت امیر ملّت نے بڑھاپے اور علالت کے باوجود ڈیڑھ گھنٹہ خطاب فرمایا۔

"آخر کار اللہ کے فضل و کرم سے پاکستان معرضِ وجود میں آگیا تو امیر ملّت نے قائداعظم کو مبارک باد کا خط بھیجا، جس کے جواب میں قائداعظم نے لکھا "آپ کی نیک تمناؤں اور مبارکبادوں کا بہت بہت شکریہ، مجھے یقین ہے کہ مسلمان خوش ہیں کہ آخر کار ہم نے دوسو سال کی غلامی کے بعد خود اپنی پاکستان کی خود مختار اور آزاد مملکت بنا لی"۔﴿سیرت امیر ملّت، ص ۴۸۹﴾

﴿پسِ حجاب، پروفیسر احمد رفیق اختر، اقدار ملت پبلی کیشنز اسلام آباد﴾

مولانا حسرت موہانی رحمۃ اللہ علیہ نے قیامِ پاکستان کی بشارت دی

''۱۹۴۶ء میں مسلم لیگ کا اجلاس بمبئی میں تھا۔ ٹرین میں پیر سید علی محمد راشدی کے ساتھ مولانا حسرت موہانی بھی ہم سفر تھے۔ راشدی صاحب نے مولانا حسرت موہانی صاحب سے پوچھا: ''کیا مسلم لیگ کا مطالبہ پاکستان مان لیا جائے گا؟''۔ مولانا حسرت موہانی نے جواب میں کہا: آپ فکر نہ کریں اِنْ شَاءَ اللّٰہُ پاکستان بن کر رہے گا، اس سے آگے کی فکر کریں۔ پیر علی محمد راشدی صاحب نے پوچھا: آپ کو اس قدر یقین کیوں ہے کہ پاکستان ہر حال میں بن کر رہے گا، کیونکہ کانگریس اور انگریز حکومت دونوں اس مطالبے کے مخالف ہیں۔ مولانا نے جواب دیا: مجھے اس لیے یقین ہے کہ مجھے خواب میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے قیام پاکستان کی بشارت دی۔ بعد ازاں میں نے دیوانِ حافظ سے فال نکالی اور اُس کی تضمین میں یہ اشعار کہے:

جب کہے خواب میں خود آ کے وہ شاہِ خوباں
جبکہ حافظ بھی مصدق ہو بہ فالِ دیواں
تجھ کو حسرتؔ یہ مبارک سند و مہر و نشاں
پردہ بردار کہ تا سجدہ کند جملہ جہاں

﴿اِقبال، جناح اور پاکستان: ۱۸ ڈاکٹر صفدر محمود/ ''مقصد پاکستان''، ظہیر الاسلام فاروقی﴾

حقیقت الامر یہ ہے کہ مولانا حسرت موہانی کی سیاسی سرگرمیوں کے مدار کبھی کبھی خواب یا مکاشفات ہوتے تھے۔ کسی معاملہ میں اشارہ غیبی مل جاتا تو عجب شانِ جلال سے وہ اپنے عقائد کی تبلیغ کیا کرتے تھے۔ مذکورہ بالا خواب مولانا نے ۱۸ر مارچ

۱۹۴۶ء کو دیکھا تھا۔ ﴿کلیاتِ حسرت موہانی صفحہ ۲۸ تا ۲۹﴾

مولانا حسرت موہانی ضلع اناؤ (یو پی' بھارت) کے مردم خیز قصبہ موہان میں نیشاپوری سادات کے خاندان میں ۱۲۹۸ھ میں پیدا ہوئے۔ بچپن میں قادری سلسلہ میں مولانا عبدالوہاب فرنگی محلی لکھنوی کے مرید ہو چکے تھے۔ ۱۹۰۳ء میں علی گڑھ سے بی اے کیا۔ جامع الاضداد تھے۔ کل ۱۲/ حج کیے۔ اپنے ایک شعر میں اپنے پیر کے آستانہ پر مرنے کی تمنا کی تھی اور ایسا ہی ہوا کہ فرنگی محل لکھنؤ میں وصال فرمایا۔ حق مغفرت کرے عجب آزاد مرد تھا۔ ﴿سیرۃ النبی ﷺ بعد از وصال النبی ﷺ جلد اوّل: ۳۴۰﴾

خواجہ قمر الدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ نے قیام پاکستان کی بشارت دی

پنجاب میں خضر وزارت نے بڑھتے ہوئے جوش کا راستہ روکنے کے لیے سرگودھا اور گردونواح میں حضرت شیخ الاسلام خواجہ قمر الدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ کی تقاریر پر پابندی عائد کر دی۔ آپ نے دوسرے دن ہی کمپنی باغ سرگودھا میں جلسہء عام کا اعلان کر دیا۔ یہ اجلاس اپنے اجتماع' جوش اور ولولے کے لحاظ سے تاریخی اجتماع تھا۔ آپ نے خضر حیات کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:

''اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں' لیکن ان میں خضر کا نام نہیں ہے' پھر تو کس منہ سے دھمکی دیتا ہے۔ پاکستان' خدا اور رسول ﷺ کے نام پر حاصل ہو رہا ہے اور اِنْ شَاءَ اللّٰہُ پاکستان وجود میں آ کر رہے گا''۔

﴿ماہنامہ ضیائے قمر گوجرانوالہ' شیخ الاسلام نمبر' اپریل ۱۹۹۱ء ص ۸۸﴾

﴿شیخ الاسلام اور تحریک پاکستان: ۲۸/ جلال الدین ڈیروی/ مکتبہ چشتیہ نزد غلہ منڈی گوجرانوالا﴾

پیر سید مہر علی شاہ گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان

میاں محمد سعید صاحب قریشی' افسر جیل خانہ جات بیان کرتے ہیں کہ عالم

استغراق کے دوران ایک روز حضرت قبلہ عالم قدس سرہٗ پیر سید مہر علی شاہ گولڑوی نے جناب میاں محبوب عالم صاحب اور میرے روبرو فرمایا تھا کہ ''عنقریب اس ملک میں سب مسلمان ہوں گے'' اور مشرق کی طرف ہاتھ اُٹھا کر فرمایا: ''اس طرف کے مسلمانوں کو مصیبت پیش آئے گی۔'' چنانچہ ۱۹۴۷ء میں تقسیم ہندوستان پر ایسا ہی وقوع میں آیا۔ ﴿پاکستان کی روحانی فائل: ۲؍ پروفیسر محمد سرور شفقت﴾

تقسیم ہند سے قبل الیکشن کے سلسلے میں مختلف لیڈر صوبوں شہروں میں تقریریں کر رہے تھے، شورش کاشمیری کبھی اُتر پردیش میں تقریریں کر رہے تھے، ایک دن دوسرے شہر میں جا رہے تھے، راستہ کچا تھا۔

دور سے ایک لمبا بوڑھا شخص، ہاتھ میں لمبی چھڑی، سر پر میلی پگڑی باندھے آ رہا تھا، نزدیک آنے پر اُس سے پوچھا: آپ مسلمان ہیں یا ہندو؟ اُس نے جواب دیا الحمد اللہ مسلمان ہوں۔ پھر آپ نے اُس سے پوچھا: ووٹ کس کو دیں گے؟ اس پر پھر اُس نے جواب دیا: قائداعظم رحمۃ اللہ علیہ کی مسلم لیگ کو۔ شورش کاشمیری نے اپنے ساتھیوں سے کہا: چلو واپس چلیں تقریر کرنے کی ضرورت نہیں پاکستان بن جانا ہے۔

محدثِ اعظم کچھوچھوی رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان

۲۷ تا ۳۰؍ اپریل ۱۹۴۶ء بنارس اور ۷ تا ۸ جون ۱۹۴۶ء اجمیر شریف کی سنی کانفرنس نے تحریک پاکستان میں جو کردار ادا کیا اُس سے کون واقف نہیں۔ یہ وہی کانفرنسیں ہیں جن میں محدثِ اعظم کچھوچھوی رحمۃ اللہ علیہ نے کانگریسی ملاؤں کو جھنجھوڑتے ہوئے فرمایا تھا:

''کیسی ناپاک تعلیم ہے جو پاکستان کے تصور سے لرز اُٹھے اور پاکستان میں جس کو اپنی زندگی محال نظر آئے اور اِسلامی تلوار کی آزادی میں اپنی موت معلوم ہو، ایسی غیر ذِمہ دارانہ تعلیم سے جہالت ہزار درجہ بہتر ہے''۔

ایک جامع منصوبہ واضح کرنے کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

''ایسے دل ودماغ پیدا کیئے جائیں جو صدق وصفا' عدل ووفا' شرم وحیا' جود وسخا' دشمنوں سے جدا' اپنوں پر فدا ہونے میں سبقت کا جذبہ رکھتے ہوں' جن کا جینا مرنا اللہ کے لیے ہو' تو پھر آپ یقین رکھیں کہ خلیج بنگال اور بحیرہ ہند کی درمیانی خشکی میں پاکستان ہی پاکستان نظر آئے گا۔ جو قوم علم میں' عمل میں' اخلاق میں پاک ہو جاتی ہے وہ جہاں قدم رکھ دیتی ہے اُس کو پاکستان بنا دیتی ہے''۔ ﴿خطبات الاشرفیہ:١٦﴾

پاکستان زندہ باد

ایک اور موقعہ پر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا:

''میرے دینی رہنماؤ! میں نے ابھی پاکستان کا لفظ استعمال کیا' اس لفظ کا استعمال روزمرہ کا وِرد بن گیا ہے' در و دیوار پر پاکستان زندہ باد' تجاویز کی زبان میں پاکستان ہمارا حق ہے' پاکستان لے کے رہیں گے' ہماری آرزو ہے اس وقت ساری زمین پاکستان ہو جائے۔ تھوڑا تھوڑا کر کے پاکستان بنتا جائے تو اس کو بنایا جائے' کسی حصہ زمین کو پاکستان بنانا کسی دوسرے حصہ کے ناپاک رہنے پر رضامندی نہیں ہے بلکہ عالم اسباب میں حکمت تدریج ہے۔''

اجمیر شریف میں سنی کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے آپ نے ارشاد فرمایا:

''انسان کو پاک رکھنا اور انسانی آبادی کو پاکستان بنانا' ان کے اخلاق کو پاک کر دیتا ہے تاکہ جہاں وہ قدم رکھیں وہ مقام پاکستان ہو۔

اے سنی بھائیو! اے مصطفیٰ کے لشکریو! اے خواجہ کے مستو! اب تم کیوں سوچو کہ سوچنے والے مہربان آ گئے' اب تم کیوں رکو کہ چلانے والی طاقت خود آ گئی' اب بحث کی لعنت چھوڑو' اب غفلت کے جرم سے باہر آؤ' اُٹھ پڑو' کھڑے ہو جاؤ' چلو چلو ایک منٹ بھی نہ رکو' پاکستان بنالو تو جا کر دم لو کہ یہ کام اے سنیو! سن لو کہ صرف تمہارا ہے۔''

پاکستان کے جھنڈے کی وضاحت کرتے ہوئے آپ نے ارشاد فرمایا:

''میں اپنے سنی بھائیوں کو آخر پُر زور دعوت دیتا ہوں کہ زندگی کی پہلی فرصت میں سنی جھنڈے تلے جمع ہو جاؤ، جس کا سبز رنگ گنبدِ خضراء کی سرسبزی سے ماخوذ ہے، جس کا ہلال بدرِ کامل ہونے کی تڑپ رکھتا ہے اور جس کی چمک اپنی آغوش میں اس سبز گنبد کے لئے ہے جس کے سایہ میں دین و دُنیا کی بھلائی قدرت نے رکھی ہے۔''

﴿نوائے وقت سنڈے میگزین، ۱۴راگست ۱۹۹۹ء﴾ ﴿ماہنامہ السعید ملتان، اپریل ۲۰۱۵ء ص ۴۷﴾

پاکستان...... مسلمانوں کی تقدیر

ڈاکٹر علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۹۳۰ء کے تاریخی خطبہ الٰہ آباد میں فرمایا: ''میں دیکھتا ہوں کہ پنجاب، سرحد، سندھ، اور بلوچستان کو ملا کر ایک مجموعی ریاست بنا دی جائے۔ مجھے یہ نظر آ رہا ہے کہ شمال مغربی ہند کے مسلمانوں کو آخر کار ایک ہندوستانی مسلم ریاست بنانا پڑے گی اور یہی ان کی تقدیر ہے۔'' پھر آپ نے ۱۹۳۴ء میں علامہ اسد ملتانی سے کہا کہ جلد یا بدیر ملک (ہندوستان) کے شمال مغربی حصوں میں مسلم مملکت کا وجود عمل میں آئے گا۔ ﴿پاکستان کی روحانی فائل: ۸، پروفیسر محمد سرور شفقت﴾

پیر سید اصغر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے قیام پاکستان کی بشارت دی

پیر سید اصغر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ (پاکپتن شریف) جب لاہور تشریف لے جاتے، علامہ اقبال خاص طور پر حاضری کے لئے آتے اور کافی دیر تک فیضیاب ہوتے۔ شاہ صاحب کی محفل میں ایک دن ہندوستان کی سیاسی گفتگو چل رہی تھی کہ اچانک شاہ صاحب نے علامہ صاحب سے سوال کیا کہ ہندوستان کی آزادی انگریز سے تو ہو جائے گی مگر مسلمانوں کی آزادی کا کیا کر رہے ہو۔ علامہ صاحب بہت حد درجہ کے باشعور اور درویش ہستی تھے اور دور کی نظر رکھتے تھے، فوراً عرض کی: شاہ صاحب مسلمان

آپ کے نانا کی اُمت ہیں، آپ کی ذِمہ داری مجھ سے زیادہ بنتی ہے۔ آپ نے کیا کیا ہے اور کیا کرنے کا ارادہ ہے؟ آپ چند سیکنڈ کے لیے خاموش ہو گئے۔ کچھ سوچنے کے بعد فرمایا: علامہ جی مسلمان سیاسی جماعت کی بنیاد رکھنے کے لئے مسلمان سیاست دانوں سے بات چیت شروع کریں اور جماعت بنائیں اور مناسب وقت آنے پر مسلمانوں کے لئے علیحدہ ملک کا مطالبہ کریں۔ علامہ اقبال صاحب نے کہا: شاہ جی کیا یہ ممکن ہو گا، ہندوستان ایک ملک ہے، الگ کیسے۔ شاہ جی نے فرمایا: سیاسی بھاگ دوڑ آپ کا کام ہے، دُعا کا کام ہمارا ہے۔ آپ اپنا کام کریں اور ہم اپنا کام کریں گے۔ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ کامیابی ہوگی۔ آپ کو سید فقیر وارث شاہ کا مصرع یاد نہیں؟

''جدوں ہند پنجاب دی ونڈ ہوسیں کچھ حصہ قصور دا جاسیوں جی''

تقسیم ہوگی، ملک بنے گا اور نام ہوگا پاک لوگوں کی جگہ...... پاکستان

اس کے بعد اس نظریے کا کام شروع ہوا اور دن بدن بڑھتا گیا، آخر مسلم لیگ کا قیام ہوا اور ملک پاکستان بنا۔ اور شاہ صاحب نے اس تحریک کی ہر طرح سے مدد کی اور پایۂ تکمیل تک پہنچایا۔ اور اسی تحریک کی شب و روز بھاگ دوڑ میں بیٹے کو قربان کیا۔

شاہ صاحب کے حکم اور مشورے کے تابع جناح صاحب کو مسلم لیگ میں شمولیت اور کانگریس سے علیحدگی اختیار کرنے کے لئے مسلمان سیاسی اکابرین نے مجبور کیا۔ ﴿ذِکر سخیاں: ۲۹۹ / سید افضل حیدر / مکتبہ بابا فرید چوک چٹی قبر پاکپتن شریف﴾

نوٹ:- ...... حضرت سخی پیر سید اصغر علی شاہ گیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا وصال مبارک ۲۸ / شعبانُ المعظم ۱۳۶۷ھ مطابق ۷ / جولائی ۱۹۴۸ء مطابق ۲۴ / اہاڑ بروز بدھ تقریباً ۶۹ برس کی عمر کو پاکپتن شریف میں ہوا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے والد محترم کا نام سخی پیر محمد علی شاہ گیلانی تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا مزار مبارک پاکپتن شریف میں ''چن پیر'' کے نام سے مشہور و معروف ہے۔

﴿ذِکر سخیاں: ۲۵۴ / سید افضل حیدر / مکتبہ بابا فرید چوک چٹی قبر پاکپتن شریف﴾

سید افضل حیدر شاہ صاحب اپنی تصنیف ''ذِکر سخیاں'' میں رقمطراز ہیں:

۳ر جون ۱۹۴۷ء آزادی ہند کے تحت یہ اعلان ہوا کہ ہندوستان کو دو خود مختار ریاستوں میں تقسیم کر دیا جائے گا تو اس روز پاکپتن کی مسلم لیگی کارکن خواتین نے رات کے وقت اپنے گھروں کی چھتوں پر مٹی کے دیئے جلا کر خوشی کا اظہار کیا۔ میری والدہ محترمہ نے مجھے بتایا کہ اس رات جب وہ اپنے مکان کی چھت پر دیئے روشن کر رہی تھیں تو سامنے ہندو ڈاکٹر رام ناتھ کی ہندو بیوی نے اپنے مکان کی چھت پر کھڑے ہوئے نہایت تمسخرانہ اور طنزیہ انداز میں کہا:

''بی بی اتنا خوش ہونے کی ضرورت نہیں پاکستان اتنی جلدی نہیں بنے گا اور یہ کہ پاکپتن ہندوستان میں ہی ہوگا''۔

یہ سن کر انہیں وقتی صدمہ ہوا' مگر اُسے فوراً جواب دیا کہ پاکستان اِن شاءاللہ خدا کے فضل سے ضرور بنے گا اور پاکپتن پاکستان میں ہی ہوگا۔ اسی دوران بڑے بھائی نے جو کہ میری والدہ کے ساتھ چھت پر دیئے جلا رہے تھے زور زور سے اونچی آواز میں نعرے لگانے شروع کر دیئے۔

بن کر رہے گا پاکستان
لے کے رہیں گے پاکستان
پاکستان زندہ باد

ان ایمانی نعروں کو سن کر ہندو عورت اپنے مکان کی سیڑھیوں سے نیچے اُتر گئی اور پھر ''خدا نے ہماری لاج رکھ لی اور پاکستان معرضِ وجود میں آ گیا اور پاکپتن پاکستان میں شامل رہا''۔

﴿ذِکر سخیاں:۱۳۱ رسید افضل حیدر/ مکتبہ بابا فرید چوک چٹی قبر پاکپتن شریف﴾

سید آل حسن کامل شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی بشارت

ہندوستان میں تحریک پاکستان عروج پر تھی، مسلمانانِ ہند اپنے حقوق کی جدوجہد کے لیے بھرپور طریقے سے تحریک چلائے ہوئے تھے۔ ۱۹۴۰ء کے بعد کا زمانہ تھا، قرار دادِ پاکستان منظور ہو چکی تھی اور مسلم لیگ کو مسلمانانِ ہند کی واحد نمائندہ تنظیم تسلیم کر لیا گیا تھا۔ مسلم لیگ ہر سطح پر پاکستان کے مطالبہ کو پیش کر رہی تھی۔ لاتعداد پوسٹر چھپوا کر ہندوستان کے در و دیوار پر چسپاں کرا دیئے جس میں تحریر ہوتا تھا:

''بن کے رہے گا پاکستان ...... بٹ کے رہے گا ہندوستان ...... یہی ہے اللہ کا فرمان''

ایک دن سید آل حسن کامل شاہ رحمۃ اللہ علیہ مسجد میں تشریف لے گئے، ساتھ چند مرید بھی تھے، جوں ہی آپ نے مسجد کے دروازے پر قدم رکھا تو دیوار پر دو اشتہار دیکھ کر ٹھٹھک کر رہ گئے۔ ایک کانگریسی اشتہار تھا اور دوسرا مسلم لیگی۔ آپ نے جلال میں آتے ہوئے کانگریسی اشتہار اُتار پھینکا اور کہا:

''اس مردود کا حق کے ساتھ کیا کام، بے شک پاکستان بن کر رہے گا''

آپ کی یہ پیشن گوئی چند برس بعد ہی تکمیل پاکستان کی صورت میں سامنے آ گئی۔

پاکستان بننے کے بعد برصغیر میں جو خون خرابہ ہوا اور ہندو سکھ اقوام نے بربریت کی جو دہشت ناک مثالیں قائم کیں وہ رہتی دُنیا تک اُن کے نام پر کالک کا دھبہ بنی رہیں گی۔ ظلم وستم میں لاثانی ان اقوام نے لاکھوں افراد کے لہو سے ہولی کھیلی۔

اُنہی دنوں آپ کے خاص مُرید سلطان آپ کے پاس مُلاقات کے لیے آئے تو دیکھا کہ آپ سخت جوش کے عالم میں ہیں اور بار بار کہہ رہے ہیں ''روحیں ماری ماری پھرتی ہیں نجانے کیا ہو؟'' پھر خود ہی سلطان کو دیکھ کر کہا۔ ''کیوں! تمہیں معلوم ہے جہاں طاعون نازل ہوتا ہے وہاں کا منظر کیا بن جاتا ہے۔'' سلطان حیران پریشان بیٹھے رہے کچھ سمجھ میں

نہ آیا کہ حضرت کیا فرما رہے ہیں۔ لیکن جلد ہی حضرت کی یہ پیشن گوئی وہ بھیانک طاعون بن کر سامنے آئی جس نے برصغیر کو اپنی لپیٹ میں لے لیا تھا۔

پاکستان بنے ابھی چند ہی ماہ ہوئے تھے کہ آپ مسجد میں نماز کی ادائیگی کے بعد بیٹھے تھے۔ سامنے ہی دو قبائلی بھی نماز کی ادائیگی سے فارغ ہونے کے بعد دوسری عبادت کے لیے بیٹھے تھے۔ آپ نے اپنے ایک مُرید کو اُن پٹھانوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا۔ ''یہ لوگ ایک دن ہندوؤں کو ایسا ماریں گے کہ ہندوؤں سے اُن کے ظلم کا کسی حد تک بدلہ لے لیا جائے گا''۔

اُنہی دنوں دُنیا کی عیار اور پست ترین ذہنیت کی مالک انگریز قوم نے وحشی ہندوؤں کے ساتھ مل کر پاکستان کو نقصان پہنچانے کی خاطر کشمیر، بھارت میں شامل کر دیا، جو مسلمان آبادی کا اکثریتی علاقہ تھا۔ جب بات کسی طور بھی سنورتی نظر نہ آئی تو ہمارے پٹھان جرأت و ہمت کے پروانے بنے، ناموسِ وطن کی خاطر کشمیر میں ان دو غلیظ ترین عزائم رکھنے والی قوموں پر قہر بن کے ٹوٹے اور کشمیر کا بڑا حصہ اُن سے آزاد کرا لیا۔

(قیامِ پاکستان سے پہلے آپ آگرہ پولیس میں ملازم تھے، قیامِ پاکستان کے بعد ۱۹۵۲ء میں آپ پاکستان تشریف لے آئے، ۲۲ رویں شب رمضانُ المبارک بروز بدھ وار رات آٹھ بجے آپ رحمۃ اللہ علیہ کا انتقال ہوا، آپ رحمۃ اللہ علیہ کا مزار مبارک کراچی محلہ پاپوش نگر میں مرجع خلائق عام ہے)

﴿سیارہ ڈائجسٹ، اَولیائے کرام نمبر رحمۃ اللہ علیہ، جلد اوّل، نومبر ۱۹۹۹، ص ۲۶۳﴾

سید احمد حسین گیلانی المعروف محبوب ذات رحمۃ اللہ علیہ کی بشارت

حضرت پیر سید احمد حسین گیلانی المعروف محبوب ذات رحمۃ اللہ علیہ (منڈیر سیداں، سیالکوٹ) جلوہ افروز تھے، مریدین آپ کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے، آپ رحمۃ اللہ علیہ

نے ارشاد فرمایا: فقیر نے ہندوستان کے مسلم اکثریت کے علاوہ میں لکیر لگتے دیکھ لی ہے' پاکستان ضرور بن کے رہے گا۔ ہندو اور انگریز کی کوئی چال نہ چلے گی' آپ کے اس ارشاد کے چند دن بعد انگریز جو سارے اختیارات کانگریس کو منتقل کرنا چاہتا تھا' پاکستان بنانے کا حامی ہوگیا۔ اس سے قبل انگریز مسلم لیگ کو مسلمانانِ ہند کی واحد جماعت تسلیم نہ کرتا تھا۔ اِس طرح آپ کا ارشاد کہ پاکستان بن کے رہے گا' وہ پورا ہوا اور پاکستان بن گیا۔

آپ نے ارشاد فرمایا تھا کہ میرے مریدین کو جانی اور مالی نقصان قطعاً نہ ہوگا' چنانچہ آپ کے مریدین بخیریت پاکستان پہنچ گئے۔

﴿مرآۃ الرحمٰن: ۳۹۵ رسید افتخار احمد حسین/نوریہ رضویہ پبلی کیشنز' لاہور﴾

ایک مجذوب نے قیام پاکستان کی بشارت دی

ممتاز مفتی صاحب اپنی تصنیف ''اَلکھ نگری باب نمبر چون'' میں فرماتے ہیں کہ ۱۸۵۷ء میں جب ہندوستان میں پہلی جنگِ آزادی لڑی گئی' جسے فرنگی نے غدر کا نام دیا تھا تو حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ نے ہندوستان کے ایک علاقے پر قبضہ کر کے وہاں اِسلامی حکومت قائم کر لی۔ یہ اسلامی حکومت کچھ عرصہ کام کرتی رہی پھر انگریزوں نے اپنا بکھرا ہوا شیرازہ از سرِ نو جمع کیا۔ انگلستان سے اسلحہ کی کھیپ اور نفری منگوائی اور پھر سے کھویا ہوا وقار قائم کرنے کی کوششیں شروع کر دیں۔ اُنہوں نے حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ کی اسلامی ریاست کا محاصرہ کر لیا۔ گولہ باری کی اور اس پر تسلط جما لیا۔ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ کو گرفتار کر لیا گیا۔

حضرت مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ کا مسلمانانِ ہند میں بڑا اثر و رسوخ تھا۔ یہاں تک کہ غیر مسلم بھی آپ کا احترام کرتے تھے۔ انگریز ڈرتا تھا کہ حضور کی گرفتاری پر حالات

خراب نہ ہو جائیں، ساتھ ہی وہ اپنا وقار قائم کرنے کے لئے ضروری سمجھتا تھا کہ ان کی تذلیل کرے۔ لہٰذا انگریز نے حضور کے ہاتھ باندھ دیئے اور برسر عام ان کا جلوس نکالا۔ ایک لحیم شحیم سیاہ فام مجذوب نے جلوس کا راستہ روک لیا، وہ حضور سے مخاطب ہو کر بولا۔ دیکھ!... یہ نہ سمجھو کہ تیری یہ کوشش ناکام ہوگئی ہے۔ جو بیج تو نے بویا ہے نوے سال بعد اس میں سے کونپل پھوٹے گی۔ چنانچہ ۱۹۴۷ء میں یعنی ۱۸۵۷ء تا ۱۹۴۷ء نوے سال بعد پاکستان معرضِ وجود میں آگیا۔

سید محمد فضل شاہ جلالپوری رحمۃ اللہ علیہ نے قیام پاکستان کی بشارت دی

ابوالبرکات حضرت سید محمد فضل شاہ جلالپوری رحمۃ اللہ علیہ نے کانگریس کو جواب دیا کہ مسلمان اپنی تعداد کے مطابق حقوق لے کر رہیں گے۔ ہم بے غیرت اور بے حمیت نہیں کہ اپنے قتل کے فتوے پر خود دستخط کر دیں۔ آپ نے ہندوؤں کو یقین دلایا کہ ہندوستان میں پاکستان بنے گا اور ضرور بنے گا۔ حکومت برطانیہ مجبور ہوگی کہ پاکستان کی تصدیق کر دے اور بالآخر ہندو خود مجبور ہوں گے کہ اسے منظور کر لیں اور مسلمان جب تک زندہ ہے اور دس کروڑ نفوس میں سے ایک فردِ واحد بھی باقی ہے وہ انگریز کی غلامی سے نکل کر ہندوؤں کی غلامی ہرگز قبول نہیں کرے گا۔

﴿ماہنامہ کنزالایمان، تحریک پاکستان نمبر، اگست ۱۹۹۵ء لاہور، ص ۱۹۸﴾

خواجہ مقبول الرسول رحمۃ اللہ علیہ نے قیام پاکستان کی بشارت دی

پیر طریقت رہبر شریعت خواجہ مقبول الرسول قدس سرہٗ (للہ شریف، وصال ۱۹۴۹ء) نے قیام پاکستان کی تحریک میں کارہائے نمایاں انجام دیئے۔ مسلم لیگ کے نمائندوں کو کامیاب کرانے کے لیے زبانی اور خطوط کے ذریعے رغبت دلاتے رہے، اگر کسی مرید نے انتخابات میں مخالف پارٹی کو ووٹ دیا تو اس پر سخت ناراض ہوئے۔

برصغیر کی تقسیم سے پہلے آپ نے میاں کامل دین کو بلایا اور فرمایا:

''قائداعظم'' آزادیٔ مُلک کی خاطر اپنے آرام کو چھوڑ کر ظاہری کوشش میں مصروف ہیں' ہمیں چاہیے کہ باطنی طور پر کوشش کریں' لہٰذا تم ہر روز دُرود پاک' استغفار' لَاحَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ اوریَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ تین تین ہزار باراور سورۂ مزمل چالیس بار پڑھ کر آزادی کے لیے دُعا کیا کرو''۔ میاں کامل دین نے ایک سال تک یہ معمول جاری رکھا' بعدازاں آپ نے انہیں ایک خط لکھا کہ پاکستان کی بنیاد تحت الثریٰ تک چلی گئی ہے۔ اس خط کے ایک ماہ بعد پاکستان کا اعلان ہو گیا' جس سے آپ بہت مسرور ہوئے۔ ﴿تذکرہ اکابر اہل سنت: ۵۳۱/ از مولانا عبدالحکیم شرف قادری﴾

خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے پاکستان کی منظوری دی

ابوالفضل ظہور احمد قادری رحمۃ اللہ علیہ کا تعلق وادیٔ سون ضلع خوشاب سے ہے۔ جہاں حضرت غازی عباس علمبردار کی اولاد آباد ہے' جو ایک نسبت ہے' حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے اعوان (خادم) کہلاتی ہے۔ اسی قبیلہ کے مشہور و معروف روحانی شخصیت محمد مقبول الٰہی المعروف قاری اعوان تھے۔ آپ پیر مہر علی شاہ گولڑوی کے ہم مکتب اور خلیفہ تھے۔ آپ کو جدہ یونیورسٹی اور حیدر آباد دکن سے بہترین قاری ہونے کے اعزازات ملے۔ تحریک آزادی میں آپ کے خاندان کی قربانیاں کسی سے کم نہیں' قاری محمد مقبول الٰہی رحمۃ اللہ علیہ کے ایک بھائی کو لال قلعہ میں شدید اذیتیں دے کر شہید کر دیا گیا۔ خود اُن کو میرٹھ میں انگریز فوجی افسران کے قتل کے مقدمہ میں سزائے موت سنائی گئی' جو بعد میں معاف ہوئی' ابوالفضل ظہور احمد قادری رحمۃ اللہ علیہ' قاری محمد مقبول الٰہی رحمۃ اللہ علیہ کے پانچویں فرزند ہیں' جنہوں نے آستانِ فضل کی بنیاد رکھی' جو آج پاکستان بھر میں سلسلہ عالیہ قادریہ کی ایک معروف و مکرم بارگاہ ہے۔ آپ اِس دُنیا میں ۱۸/ جنوری

۱۹۳۰ء کو تشریف لائے، آپ کی بدولت لاتعداد نفوس کو ہدایت نصیب ہوئی۔

ابوالفضل ظہور احمد قادری رحمۃ اللہ علیہ نے ایک مرتبہ فرمایا: ۹ برس کی عمر میں عالم رؤیا میں دیکھا کہ ہندالولی خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ تشریف فرما ہیں اور آپ کے گرد اولیائے ہند کا اجتماع ہے۔ اس دوران ایک دُبلا پتلا نوجوان جس کے ہاتھ میں ایک فائل ہے (یعنی قائداعظم)، اُس نے وہ فائل خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں پیش کی کہ اِس پر دستخط فرمادیں۔ خواجہ صاحب کو تامل ہوا اور فرمایا کہ یہ تو تقسیم ہند کا حکم نامہ ہے، لیکن میں نے خواجہ صاحب کی خدمت میں عرض کیا کہ حضور اِسلام اور مسلمانوں کے مفاد اور بقاء کے لئے یہ ضروری ہے۔ ملک ہند آپ کی ولایت ہے، اِس لئے دستخط آپ ہی کے ہوں گے۔ خواجہ صاحب نے آپ کے اصرار پر دستخط فرمادیئے اس کے بعد آپ نے بہ بانگ دہل کہنا شروع کر دیا تھا کہ پاکستان بن گیا، بالآخر ہندوستان ۱۹۴۷ء میں تقسیم ہو گیا اور پاکستان معرضِ وجود میں آ گیا۔

مختصر تعارف

وادیٔ سون میں شکر کوٹ کو آپ کی جائے پیدائش کا شرف حاصل ہے۔ ابتدائی علوم شرقیہ کے امتحانات اور بی اے کے امتحان پنجاب یونیورسٹی سے پاس کیا، آپ کی مروجہ تعلیم ایم اے۔ ایم او ایل ہے۔ اس کے بعد آپ نے محکمہ ایکسائز اینڈ کسٹمز میں ملازمت اختیار کر لی، جو ۱۹۷۹ء تک جاری رہی۔ ۱۹۷۹ء میں آپ نے ریٹائرمنٹ لے لی اور ہمہ تن دین کی خدمت میں مصروف ہو گئے۔ آپ فرماتے ہیں ۱۹۴۸ء میں تقسیم ملک کے بعد مرشد پاک کی ڈھونڈ نے بالآخر مجھے پا ہی لیا۔ ۱۹۴۸ء میں حضور سید فضل شاہ رحمۃ اللہ علیہ سے شرف بیعت کے بعد آپ کا زیادہ وقت مرشد پاک کی خدمت میں گزرتا تھا، آپ فرماتے ہیں کہ اس وقت مجھے جو تنخواہ ملتی حضور کی خدمت میں پیش

کردیا کرتا تھا۔ خرچہ کے لئے جو کچھ بھی عنایت فرمادیتے میں لے لیتا' باقی آستانہ عالیہ کے اخراجات پر خرچ ہو جاتا۔ آپ نے فرمایا: میں جب بھی حضور محمد فضل شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوتا بالخصوص گیارہویں شریف اور عرس مبارک کے موقع پر تو میں پیرومرشد کی خدمت پر مامور ہو جاتا' رات کو سرکار کو کوئی حاجت پیش آئے اور خدمت کے لیے کوئی موجود نہ ہو اور آپ کو تکلیف کرنا پڑے۔ رات کو جب بھی آپ ضرورت کے لئے اٹھتے تو میں فوراً پلنگ کے نیچے سے نکل کر کھڑا ہو جاتا اور پوچھتا جی حضور حکم' آپ میری اس ادا سے بہت خوش ہوتے۔ اور میں نے بھی اس ادا کو معمول بنا لیا تھا۔ یہی عشق میری عبادت تھی۔ مختصراً سماجی اور اِنسانی خدمات کے لئے آستانِ فضل سرگودھا پر الخیر فری طبی ہسپتال قائم کیا جو پاکستان بھر میں اپنی نوعیت اور خدمات کے لحاظ سے واحد اور منفرد ہسپتال ہے۔

ابوالفضل ظہور احمد قادری رحمۃ اللہ علیہ کا سالانہ عرس مبارک ۱۹/جولائی سے ۲۱ جولائی آستانِ فضل سرگودھا ۴۹ ٹیل کے مقام پر نہایت عقیدت و احترام سے منایا جاتا ہے۔ عرس مبارک میں ہونے والی تقریبات کی نگرانی جناب صاحبزادہ ظہور علی شانی اور ڈاکٹر قمر حیات رانجھا کرتے ہیں۔

پاکستان زندہ باد

کوٹری سندھ کے نامور مجذوب اور اہل دِل بزرگ صلاح الدین فرمایا کرتے تھے کہ جب قرارداد پاکستان روحانی طور پر منظور ہونے لگی تو حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی منظوری دینے اور اس پر دستخط کرنے سے انکار فرمادیا' اس وقت سید محمد قاسم علی شاہ (۱۸۹۴ء/۱۹۸۰ء) نے حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں عرض کیا کہ آپ دستخط فرمادیں' میں اس کی ذِمہ داری لیتا ہوں' جب اُنہوں نے ذمہ داری اُٹھالی تو خواجہء ہند خواجہ غریب نواز نے مسکرا کر دستخط فرمادیئے اور پاکستان

وجود میں آ گیا۔

﴿سندھ کے صوفیائے نقشبند راز ڈاکٹر صاحبزادہ ابوالخیر محمد زبیر﴾

﴿ماہنامہ رکن الاسلام حیدر آباد مئی ۲۰۱۳ء ص ۲۶﴾

-◆◀ پاکستان زندہ باد ▶◆-

باباجی نور والے رحمۃ اللہ علیہ نے قیام پاکستان کی بشارت دی

ممتاز مفتی صاحب اپنی تصنیف ''الکھ نگری'' میں زیر عنوان ''نور بابا کا ڈیرا'' لکھتے ہیں:

نور بابا ایک بزرگ تھا۔ اُس کا ڈیرہ لاہور چھاؤنی میں کیولری روڈ پر تھا۔ نور بابا کے دو کام تھے۔ بنیادی کام یہ تھا کہ وہ ہر آنے والے کو گوشت روٹی کھلاتا تھا۔ اس کے ڈیرے پر آٹھ نو لمبی لمبی داڑھیوں والے بابے کام کرتے تھے۔ چار ایک صبح شام روٹیاں پکاتے رہتے' دو ایک ہانڈی پکانے پر مامور تھے اور دو ایک چھوٹے موٹے کام کرنے پر۔ نور بابا کا دوسرا کام دوا دارو کا تھا۔

ڈیرے پر دو بڑے بارک نما ہال کمرے تھے۔ ایک بہت کھلا صحن تھا۔ ایک بے چھتی مسجد تھی۔

صحن کے ایک جانب ان ڈور مریضوں کا وارڈ تھا' جہاں چارپائیوں پر مریض آسمان تلے لیٹے رہتے تھے۔ نور بابا دن میں دو بار وراڈ کا راؤنڈ لگاتا۔ ہر مریض کا حال پوچھتا اور دوا تجویز کرتا تھا۔

نور بابا غذا کے ذریعے علاج کرتا تھا۔ کہتا تھا غذا دوا سے بہتر ہے' چونکہ اس میں شفاء کا عنصر وافر ہوتا ہے۔ زیادہ تر مریضوں کا علاج مفت ہوتا تھا۔ صاحب حیثیت مریض کو اجازت تھی کہ وہ غذائی دوا کی قیمت ادا کردے۔ دوا کی قیمت' قیمت خرید کے مطابق لی جاتی۔

نور بابا اپنے ڈیرے میں بابا بن کر نہیں بیٹھتا تھا۔ بلکہ چاروں طرف گھومتا پھرتا۔ کسی کو پانی پلا دیتا، کسی کے لئے گرم روٹی لے آتا، کسی کا حال احوال پوچھتا۔ ڈیرے میں اس کی حیثیت ایک کامی کی تھی، بابا کی نہیں۔ ڈیرے کا خرچ کیسے چلتا تھا اس کا مجھے علم نہیں۔

نور بابا مجھے بہت پسند تھا، اس میں عجز تھا، خدمت تھی، پھر ایک روز پاکستان پر بات چل نکلی (اس موقع پر میرے سمیت قدرت اللہ شہاب اور ڈاکٹر عفت بھی موجود تھیں) ''بابا جی نور والے'' نے فرمایا:

''پاکستان بننے سے بہت پہلے، ہندوستان کے بڑے بڑے بزرگوں کی ایک کانفرنس ہوئی تھی، ہم بھی اُس میں شامل تھے۔ وہاں فیصلہ ہوا تھا کہ ایک اِسلامی مملکت بنا دی جائے۔ ہم نے بھی اس فیصلے پر دستخط کئے تھے''۔

کسی نے کہا: بابا جی! یہ جو پاکستان ہے، یہ کیا اِسلامی مملکت ہے؟ بابا جی نے فرمایا: ''ابھی تو بیج پڑا ہے۔ ابھی بوٹا نکلے گا اور جب بوٹے پر پھول لگا تو ساری دُنیا حیرت سے دیکھے گی۔

حضرت بھدے صاحب کی منظوری

حضرت مولانا شاہ محمد حبیب اللہ قادری میرٹھی (۱۳۰۴۔۱۳۴۷ھ) نے فرما دیا تھا کہ ایک صاحب خدمت نے کہا کہ پاکستان بن جانے کی منظوری تمام اولیائے کرام نے دے دی ہے صرف حضرت بھدے صاحب (جن کا مزار مبارک دہلی میں شاہجہانی مسجد کے سامنے ہے) کی منظوری باقی ہے جو چند دن میں حاصل ہو جائے گی۔

﴿شاہ محمد عارف اللہ قادری، مولانا اذکار حبیب رضا مطبوعہ لاہور ۱۹۷۶ء ص ۲۴﴾

﴿ماہنامہ معارف رضا کراچی جنوری ۲۰۱۶ء ص ۴۶﴾

صوفی برکت علی لودھیانوی رحمۃ اللہ علیہ نے بشارت دی

پاکستان ایک نظریاتی مملکت کے طور پر آزاد ہوا...... پاکستان دُنیا بھر میں اِسلام کا قلعہ ثابت ہوا...... پاکستان کے بارے میں ایک مردِ درویش نے فرمایا ہے:

''ایک وقت آئے گا جب پوری دُنیا کے معاملات کے فیصلے پاکستان میں ہوا کریں گے''۔ ﴿صدائے وقت/ بابا عنایت اللہ/ اوکاسا پبلی کیشنز راولپنڈی﴾

-◆◀ پاکستان زندہ باد ▶◆-

ممتاز مفتی صاحب اپنی تصنیف ''الکھ نگری' باب نمبر چون'' میں فرماتے ہیں کہ صوفی برکت علی آف سالار والا نے میری موجودگی میں نمازِ جمعہ پڑھانے کے بعد فرمایا: لوگو! جان لو کہ ایک ایسا دن آنے والا ہے' جب یو این او کوئی قدم اُٹھانے سے پہلے پاکستان سے پوچھے گی: ''کیا میں یہ قدم اُٹھالوں؟'' اُس وقت ہم تو رُخصت ہو چکے ہوں گے' اگر ایسا نہ ہوا تو آکر ہماری قبر پر تھوکنا۔

-◆◀ پاکستان زندہ باد ▶◆-

ممتاز مفتی صاحب اپنی تصنیف ''الکھ نگری باب نمبر چون'' میں فرماتے ہیں کہ ۱۹۴۰ء میں مغرب کے ایک معروف ستارہ شناس ایچ آر نیلر کی پیش گوئی روزنامہ ٹریبون میں چھپی تھی کہ ''ہندوستان تقسیم ہوگا' مسلمانوں کی مملکت قائم ہوگی' پھر دونوں ملکوں میں اختلافات رہیں گے۔ ان کے باہمی تعلقات ۱۹۹۹ء سے پہلے دوستانہ نہیں ہوں گے۔ ہند اندرونی انتشار کا شکار ہو جائے گا اور مسلمان دِلی تک قابض ہو جائیں گے۔

واصف علی واصف رحمۃ اللہ علیہ نے بشارت دی

عظیم مذہبی سکالر واصف علی واصف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ پاکستان کے ٹوٹنے کا اندیشہ اس لئے بھی نہیں ہے کہ یہ صرف نو کروڑ پاکستانیوں ہی کا مستقبل نہیں بلکہ یہ

مسلمانانِ عالم کا مستقبل ہے۔

اس کی بنیادوں میں شہداء کا خون ہے۔اب اِسلام کی عظمت کا نشان ہے۔اسلام کی حفاظت اسلام خود فرمائے گا۔ اللہ حفاظت کرے گا۔ اللہ کے حبیب ﷺ اس کے محافظ ہیں۔ اگر ہم شہداء کے نصیب پر یقین رکھتے ہیں' صوفیاء' علماء' فقراء کے نصیب پر یقین رکھتے ہیں' اگر ہم اقبال رحمۃ اللہ علیہ کے نصیب پر یقین رکھتے ہیں' اگر ہم اللہ تعالیٰ' اللہ کے حبیب ﷺ اور اسلام پر یقین رکھتے ہیں تو ہمیں پاکستان کی سلامتی کا بھی یقین ہونا چاہئے۔ ایک اِنسان صرف ایک اِنسان جو قائداعظم کی طرح سب میں مقبول ہو' قوم کے نصیب کو بدل سکتا ہے اور کسی ایک رہنما کے آنے کا عمل اتنا ناممکن نہیں بلکہ ایسا ہوگا۔ ایسا ہونے والا ہے ۔ ملک محفوظ رہے گا۔ ہم اپنے اعمال کی اصلاح کریں۔ اپنے عقیدے پر یقین رکھیں۔ اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہوں۔ ملک کو کوئی خطرہ درپیش نہیں۔ ملک کو خطرے سے دو چار کرنے والے خود خطرات میں گھرے ہوتے ہیں۔ تعجب ہے دس کروڑ غلام مسلمانوں نے ایک عظیم ملک تخلیق کرلیا۔ آج دس کروڑ آزاد مسلمان اس ملک کی بقاء کے بارے میں خدشات کا ذِکر کرتے ہیں۔ ہمارے ایمان میں اور ہمارے کردار میں دراڑیں ہیں۔ ملک میں کوئی دراڑ نہیں۔ پاکستان میں ایک عظیم روحانی دور آنے والا ہے۔ سب ٹھیک ہو جائے گا۔ اندیشہ نہیں کرنا چاہئے۔ اندیشہ عروج کا دشمن ہے۔﴿مکالمہ واصف علی واصف:۸۳﴾

پاکستان کے دم سے ہی سب آبادیاں ہیں

سوال ہوتا ہے کہ اگر دین کے لئے ملک بنا تو دین تو ہر جگہ ہے۔ جہاں مصلیٰ بچھایا' دین شروع ہوگیا۔ مسجدوں کو غیر آباد کر کے جانے والو! تم کون سا اسلام لے کے چلے ہو۔ جو لوگ پاکستان کے نظریئے سے اختلاف رکھتے تھے کہ سیاست' معیشت' کلچر

وغیرہ محفوظ کرنے کے لئے ملک بنانے کی کوئی ضرورت نہیں۔ہم نے سب کو جواب دیا' عملی جواب کہ ثقافت اور کلچر محفوظ کرنے کے لئے ملک کو ہونا ضروری ہے۔ اسلامی ریاست کا قیام ہی منشائے اسلام ہے۔ پاکستان سے باہر رہنے والے مسلمان آباد ہیں۔ پاکستان کے دم سے ہی سب آبادیاں ہیں۔ نئے تقاضے ہمارے پرانے دین کو کبھی بدل سکے ہیں نہ بدل سکیں گے۔سب نئے سوالات کا جواب ایک مضبوط پاکستان ہے۔سب کا پاکستان برابر کا پاکستان۔ ﴿مکالمہ واصف علی واصف:۸۴﴾

پروفیسر احمد رفیق اختر کا نظریہ

روحانی شخصیت پروفیسر احمد رفیق اختر نے ایک محفل میں بات کا رُخ سید ہجویر مخدوم اُمم رحمۃ اللہ علیہ کی ہندوستان آمد اور روحانی فتوحات کی طرف موڑ دیا اور یہ معنی خیز بات کہی ''پاکستان کے روحانی تقاضوں سے بغاوت کرنے والا لیڈر مارا جائے گا''۔

ایک مرتبہ آپ نے فرمایا: پاکستان کے مستقبل کے حوالے سے تو میں ہمیشہ سے ہی بہت پراُمید رہا ہوں۔ پاکستان بہت ہی مضبوط ملک ہے۔اس پر اللہ کا خصوصی کرم ہے۔ یہ ہر شاک سہہ جاتا ہے اور اب تو اِن شاء اللہ بہت بہتر حالات آنے والے ہیں۔مشکل دور ختم ہونے والا ہے۔ پاکستان اِن بدترین حالات میں سے بھی گزر جائے گا۔ یہ ملک اللہ کے لئے بنا تھا اور یہ ملک اللہ ہی کو واپس جائے گا۔ چاہے دُنیا والے جو مرضی کریں۔ تقسیم کے وقت اور اب بھی انگریز اور امریکن اس کوشش میں ہیں کہ یہ ملک کہیں اپنی اصلیت کی طرف نہ پلٹ جائے۔انگریزوں نے تو جاتے ہوئے بہت سی مذہبی جماعتیں یہاں پیدا کیں تا کہ کسی طور پر لوگ اپنے مرکزی تصور کی طرف نہ پلٹ سکیں۔کسی انگریز نے لکھا ہے کہ پاکستان میں پندرہ سو سیکولر ۱۵ کروڑ مسلمانوں پر حکمرانی کر رہے ہیں۔اُمید ہے حالات بہتر ہوں گے اور خدا کے لوگ آگے آئیں

گے۔ اللہ سے دُعا کریں۔

﴿معرفت امام مہدی:::۲۵۳ (مفتی محمد ہاشم) اسلامک پبلیشر کراچی﴾

روحانی اسکالر عرفان الحق کا نظریہ

ایک عظیم روحانی اسکالر عرفان الحق صاحب نے ایک موقعہ پر فرمایا: پاکستان میرا وطن نہیں مذہب ہے، یہ مدینہ ثانی ہے۔ دُنیا کی پہلی نظریاتی ریاست مدینہ منورہ ہے اور دوسری پاکستان۔ پاکستان کی خوش بختی ہے کہ اس کے دشمن اِسلام اور اللہ، رسول ﷺ کے دشمن ہیں۔ جن غیر مسلموں نے مدینہ ریاست کی مخالفت کی، نقصان پہنچایا اور جنگیں کیں، وہ سب ناکام اور برباد ہوئے۔ یقین کیجئے پاکستان کے اندرونی اور بیرونی دشمنوں کا انجام بھی ناکامی ہے اور ٹھکانہ دوزخ۔ جو پاکستان کو ختم کرنا چاہتے ہیں وہ خود ختم ہو جائیں گے۔ روس برباد ہوا، اب امریکہ کی باری ہے۔ پاکستان ایک روح اور نظریہ ہے، جس کو ختم نہیں کیا جا سکتا۔ پاکستان کا حافظ و ناصر اللہ و رسول ﷺ ہیں۔ جس طرح ریاست مدینہ پھیلی تھی اسی طرح پاکستان بھی پھیلتا چلا جائے گا۔ پاکستان نہ صرف ایشیاء اور عالم اِسلام کا لیڈر رہے بلکہ اسے عالمی سیاست اور سرداری کا فریضہ اور ذِمہ داری بھی ادا کرنا ہے۔

اُن کا کہنا ہے کہ پاکستان کوئی امراض لاحق ہیں مگر کینسر نہیں، جو لاعلاج ہے۔ پاکستان نظریہ، قیادت اور وسائل کے لحاظ بہت بڑا اور اہم ملک ہے۔ مگر اس کے دشمن نے پاکستان میں اپنا جال پھیلا رکھا ہے۔ مگر یاد رہے کہ دشمن کا جال مکڑی کا جال ہے جو کنکر مارنے سے ٹوٹ جائے گا۔

اُنہوں نے مزید فرمایا کہ میں پیشنگوئی کی کہ پاکستان کے حالات ہفتوں میں بدلنے والے ہیں۔ پاکستان میں جلد عدل، انصاف، ایثار، اور احسان کا دور دورہ ہوگا۔

پاکستان جس مقصد کے لئے بنا تھا' وہ جلد حاصل ہو کر رہے گا۔

اُنہوں نے مزید فرمایا کہ پاکستان ایک ایسا کھیت ہے جس کی فصل تیار ہے۔ کوے اور ٹڈی دِل اِس پر حملہ کر کے سب کچھ برباد کرنا چاہتے ہیں۔ حملہ آور کوؤں کو مارنے اور بھگانے کے لئے فصل پہ کوے ٹانگنا ہوں گے' تا کہ حملہ آور کوے دور رہیں اور اب کوے ٹانگنے کا موسم آ گیا ہے۔

آپ فرمایا کہا کرتے کہ پاکستانی مسلمان کا ایمان اُس وقت ہی مکمل ہوتا ہے جب وہ پاکستان کی نظریاتی اساس علامہ اقبال' قائداعظم اور تحریک پاکستان کے قائدین کے خلوص' ایثارِ قومی اور دینی حمیت پر ایمان لائے' جو پاکستان کی سلامتی اور روحانی اساس' روشن مستقبل' اُمت مسلمہ کی قیادت اور عالمی سرداری (طاقت) کی نوید بانیانِ پاکستان کے سچے عاشق دیتے رہے۔

یہ وقت پاکستان کے لئے تہجد اور نمازِ فجر کا ہے۔ آگے روزِ روشن ہے۔ جہاں تاریکی اور اَبتری کا سایہ بھی نہیں ہے۔

پاکستان کوئی مادی وجود نہیں ہے بلکہ یہ ایک روحانی وجود ہے جسے کبھی موت نہیں آ سکتی۔ حضور پاک ﷺ کے مشن کی تکمیل کے لئے یہ مملکت معرضِ وجود میں آئی اور یہ تا قیامت قائم و دائم رہے گی' کیونکہ حق و باطل کی آویزش تا قیامت جاری رہے گی۔ یہ ملک خدائے بزرگ و برتر کی منشاء اور حضور پاک ﷺ کی چاہت کے طفیل وجود میں آیا۔

پاکستانی قوم کو آگے دیکھنے کی ضرورت ہے۔ پاکستان ہے ہی آگے بڑھنے کے لئے کیونکہ اسے اُمت مسلمہ بلکہ پورے عالم کا لیڈر بننا ہے۔ آپ ﷺ نے وصال (ظاہری) کے کچھ عرصہ پہلے فرمایا: ''تمہاری طاقت تیروں میں ہے'' آپ ﷺ نے اس تاکید کو تین بار دُہرایا۔ آج کے تیر ہمارے میزائل ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم

سے پوری دُنیا کے پاس ہمارے مقابلے کی ٹیکنالوجی نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اُمت مسلمہ کی لیڈرشپ پاکستان کو تفویض کر دی ہے۔ ہمیں اخلاق نبوی ﷺ کو اپنی زندگیوں میں جاری و ساری کرنا چاہیے اور اپنی پوری توجہ حصولِ علم پر مرکوز کر دینی چاہیے۔ پاکستانی قوم اِس لحاظ سے خوش نصیب ہے کہ اس کے دشمن وہی ہیں جو نبی ﷺ کے دشمن تھے، یعنی یہود و نصاریٰ۔ اللہ تعالیٰ نے جس سے جتنا بڑا کام لینا ہوتا ہے اُس کو اُسی معیار کے دشمن سے واسطہ پڑتا ہے۔

﴿معرفت امام مہدی::۲۶۰،۲۶۸ (مفتی محمد ہاشم) اسلامک پبلیشر کراچی﴾

ڈاکٹر نذیر احمد قریشی کا نظریہ

محترم ڈاکٹر نذیر احمد قریشی کا فرمان ہے کہ پاکستان سپر پاور بن جائے گا مگر اِس سے پہلے پاکستان میں حالات انتہائی دگرگوں ہو جائیں گے، قانون اور حکومت نام کی کوئی چیز نہیں رہے گی، قتل اور غارت گری معمول بن جائے گی جو جس کا چاہے قتل کرتا پھرے گا کوئی مقدمہ درج نہیں ہوگا، پورا ملک لاقانونیت کی لپیٹ میں ہو گا، مگر ''ڈنڈے والی سرکار'' دِنوں میں حکومتی رٹ قائم کر دے گی، مذکورہ سرکار کو غیر ملکی امداد نہیں ملے گی اور وہ ملکی وسائل اور پاکستان لوٹنے والوں کی دولت واپس لیکر پاکستان کا نظام کامیابی سے چلائیں گے۔ سرحدیں سیل کر دیں گے اور ذرائع ابلاغ مسدود کر دیں گے، پاکستان کے اندر ہر قسم کی غیر ملکی مداخلت ختم کر دی جائے گی، مذکورہ سرکار زبان سے کم بندوق سے زیادہ کام لیں گے، پاکستان لوٹنے اور نقصان پہنچانے والوں کا قلع قمع کر دیں گے، پاکستان میں امن، سکون، سلامتی اور قانون کی بالادستی ہو گی، ناانصافی کا تصور بھی نہیں ہوگا اور مساجد بھی یک رنگ ہوں گی، یعنی اذانیں مختلف نہیں ہوں گی، مذکورہ ''ڈنڈے والی سرکار'' سے قبل پاکستانی پارلیمانی مچھلی منڈی بن

جائے گی، وزیراعظم اَدلتے بدلتے رہیں گے، سیاسی جوڑ توڑ زوروں پر ہوگا، کشمیر خود مختار بن چکا ہوگا، جو کبھی پاکستان اور کبھی بھارت سے الحاق کرتا پھرے گا، بالآخر ''ڈنڈے والی سرکار'' کشمیر کا پاکستان سے حتمی الحاق کریگی، نئی حکومت افغانستان کے معاملات پاکستانی مفادات کے مطابق سنوارے گی، پاکستان بلکہ خطے میں بھارتی مداخلت کے خاتمے کے لئے بھارت سے کامیاب جنگ کرے گی، لال قلعہ پر پاکستان کا جھنڈا لہرائے گا، مگر بین الاقوامی دباؤ کے تحت پاکستان دِلی چھوڑ دے گا، مگر اجمیر شریف اور بھٹنڈا پاکستان کا حصہ بن جائے گا، پہلی جنگ کے نتیجے کے طور پر بھارتی پنجاب میں پاکستان کی سکھ خالصہ حلیف حکومت بن جائے گی، جس کا وجود ''پاکستانی ڈنڈے والی سرکار'' کی خوشنودی پر منحصر ہوگا، جنوبی بھارت میں مسلمان اور اچھوت اقوام اور دیگر اقلیتیں متحد ہو کر آزاد ریاست بنانے میں کامیاب ہو جائیں گی۔ شمالی بھارت کے برہمن، ہندو یوپی کے مسلمانوں پر ظلم وستم کی انتہائی کر دیں گے پاکستان کی ''مذکورہ ڈنڈے والی سرکار'' بھارت سے دوبارہ جنگ کرے گی اور کائنات سے ہندو ریاست و حکومت نام کی چیز ہمیشہ کے لئے ختم کر دے گی۔

مشرقِ وسطیٰ کے بارے میں کہا کہ یہاں بڑی ریاست یعنی ایمپائر قائم ہوگی، جو بالآخر اسرائیل کا وجود ختم کر دے گی، ڈاکٹر صاحب نے اپنی گفتگو میں بار بار اس بات کا اعادہ کیا کہ پاکستان قائم و دائم رہے گا پاکستان کو محبِ وطن نیشنلسٹ وارث مل جائیں گے، جو خطے میں ضیائی انتظامیہ کی سلامتی پالیسی کا احیا کریں گے۔

﴿معرفت امام مہدی:: ۲۷۰ (مفتی محمد ہاشم) اسلامک پبلیشر کراچی﴾

پاکستان وہ سرزمین ہے جس سے ہمارے رسولِ پاک ﷺ کو ٹھنڈی ہوا آتی تھی، جس کے بارے میں آپ ﷺ نے کیا خوبصورت اور محبت بھرا جملہ ارشاد کیا کہ ''میں عرب ہوں لیکن عرب مجھ میں نہیں''، ''میں ہند میں نہیں لیکن ہند مجھ میں ہے'' یہ

ہمارے رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمیدوں کے اس مرکز نے دجال کی آمد سے پہلے کیسے سنورنا ہے، تیار ہونا ہے، اور سچ کو سچ اور جھوٹ کو جھوٹ ثابت کرنا ہے۔

﴿معرفت امام مہدی::۲۷۷ (مفتی محمد ہاشم) اسلامک پبلیشر کراچی﴾

☆: یہ ملک پاکستان کیا ہے، اِس کی حیثیت اور مقام کیسا ہے، اِس کے ساتھ صدیوں سے کون کون سی بشارتیں وابستہ ہیں، اِس کی حیثیت اور مرتبہ صاحبانِ نظر کے دِلوں میں کیسا ہے اور میرے اللہ کو یہ ملک اپنی تمام تر ناکامیوں، خرابیوں اور گناہوں کے باوجود بھی کیوں عزیز ہے؟ اگر میں بشارتوں اور عقیدتوں کے اس طویل سلسلے کو آج کی بے رحم دُنیا تک لے کر آؤں تو مجھے یہ مملکت خداداد پاکستان آئندہ آنے والے دِنوں کا ''دارِ اَرقم'' نظر آتا ہے۔ دَارِ اَرقم صفا کی پہاڑیوں کے نزدیک وہ گھر تھا جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ابتدائی دعوت کے زمانے میں مکہ کے ظالم معاشرے سے ڈرے ڈرے سہمے مسلمان جمع ہوتے تھے، گرم ریت پر جھلسے ہوئے بدن والے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے لے کر اپنے والدین حضرت یاسر اور حضرت سمعیہ کی المناک اور دردناک شہادت کا دُکھ سمیٹے ہوئے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ تک۔ قبیلے کے خوف سے چھپتے چھپاتے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ، چچا کے تشدد سے رنجیدہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ یہ سب ایک نئے مستقبل کی نوید بننے والے تھے۔ ایک ایسی دعوت کی بشارت تھے جسے دُنیا کے کونے کونے پھیلنا تھا۔ اُس وقت شاید ہی کسی کو یقین تھا کہ نسل، رنگ، عقیدے اور علاقے کے بتوں کو توڑ کر ایک جگہ جمع ہونے والے یہ مٹھی بھر لوگ، جن میں بلال جیسا غلام سیدنا بلال رضی اللہ عنہم کہلواتا ہے، یہ لوگ دُنیا بھر پر چھانے والے ہیں۔

پاکستان کی ایک اور صفت جو میرے اللہ کو بہت عزیز ہے، وہ مسلمانوں کے لئے ایک جائے جان کا ہونا ہے۔ اللہ کو جہاں ہجرت کرنے والے پسند ہیں وہیں ان کے لئے جائے امان بننے والے مدینہ کے لوگ بھی محبوب ہیں۔ یوں پاکستان دارِ اَرقم بھی

ہے اور زخم خوردہ اور ہجرت زدہ مسلمانانِ عالم کے لئے مدینہ بھی۔ آپ اِس دُنیا کے نقشے پر دیکھیں ۵۰ سے زیادہ ملک ہیں جو مسلمانوں کے ہیں۔ لیکن اِسلام کے نام پر نہیں عراقیوں، شامیوں اور عربوں کے نام پر بنے۔ سعودی عرب تیل کی دولت سے مالا مال ہے۔ لیکن شاید ہی دُنیا کا کوئی ہجرت زدہ مسلمان وہاں پناہ لے سکے۔ ایران خود کو اِسلامی جمہوریہ ایران کہلاتا ہے، لیکن شاید ہی کسی دوسرے ملک کے مسلمان کو ایران میں مستقبل رہائش کی اجازت مل سکے۔ پاکستان اپنے وجود میں آنے سے لے کر آج تک اپنے دروازے خانماں برباد مسلمان کے لئے کھولے ہوئے ہے۔ بھارت سے آئیں، بنگال سے آئیں، بہار سے آئیں، برما سے آئیں، افغانستان سے آئیں، جن پر اُن کی ظالم حکومتیں زندگی تنگ کر دیں وہ اِس ملک میں پناہ لے سکتے ہیں، یہاں کے لوگ اپنے دروازے اُن کے لئے وا کر دیتے ہیں۔ اِس ملک کی عوام کی یہ خصوصیت ہے جو اللہ کو بہت عزیز ہے۔ دُنیا کے کسی ملک میں صرف اِس لئے لوگ ہجرت کرنے کے لئے نہیں جاتے کہ وہ مسلمان ملک ہے اور ہمارے لئے جائے پناہ ہے۔ سب جگہ لاکھوں لوگ جاتے ہیں لیکن نوکری کی تلاش میں، رزق کی سرگردانی میں۔

یہی وہ خصوصیات ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اِس ملک پر ہمیشہ اپنا سایہ رحمت رکھا جس میں چپڑاسی سے صدر تک بدیانتی کے سمندر میں ڈوبے ہوں، وہ عالمی نقشے پر ایک ایٹمی طاقت کے طور پر اُبھرے جس کی ٹیکنالوجی کے دروازے ہی اُس پر بند ہوں۔ لوگ سوال کرتے ہیں۔ ایسا کیوں ہے۔ کھانے کو روٹی نہیں اور بم بنائے جا رہے ہیں۔ لیکن جاننے والے جانتے ہیں کہ اس دارِ اَرقم اور مدینہ کی خاصیت رکھنے والے ملک کو اللہ نے بدر کے میدان میں اُتارنا ہے۔ نصرت کے پرچم اسی سرزمین سے بلند ہوئے ہیں۔ بشارتوں کی یہی زمین ہے جہاں سے میرے شاہِ عرب کو ٹھنڈی ہوا آتی

تھی۔ یہیں سے وہ انقلاب کا پرچم بلند ہونا ہے جس سے مسلم اُمہ کے سینے پر بنی سرحدوں نے ٹوٹنا ہے اور درویش صوفی برکت علی جو صوفیاء کی صدیوں پرانی بشارت کو اپنے اس فقرے میں جمع کر گئے کہ وہ دن دور نہیں جب پاکستان کی ہاں اور نہ میں اقوام عالم کے فیصلے ہوں گے۔ (روزنامہ ایکسپریس، ۲۱ ستمبر ۲۰۱۱ء)

﴿معرفت امام مہدی::۲۸۵ (مفتی محمد ہاشم) اسلامک پبلشر کراچی﴾

ممتاز مفتی تحریر کرتے ہیں کہ افواجِ پاکستان کا ایک دیانت دار سخت گیر سپہ سالا پاکستان کی قیادت سنبھالے گا اور پوری قوم کو درست کر کے رکھ دے گا اور وہیں سے اُمت مسلمہ کی نشاۃ ثانیہ کا آغاز ہوگا۔ (ایک درست، غیرت مند پاکستان، مؤرخہ ۲۵ ستمبر ۲۰۱۱ء)۔

﴿معرفت امام مہدی::۲۸۹ (مفتی محمد ہاشم) اسلامک پبلشر کراچی﴾

حضرت سائیں عبدالرحیم خان رحمۃ اللہ علیہ نے بشارت دی

ماسٹر طارق علی عاجز اپنی تصنیف ''کرامات سرکارِ عالیہ حضرت سائیں عبدالرحیم خان رحمۃ اللہ علیہ'' کے صفحہ نمبر ۸۷ پر میں رقمطراز ہیں:

مرزا شریف صاحب راوی ہیں کہ ۱۹۴۰ء کا زمانہ تھا ہم سائیں عبدالرحیم کی خدمت عالیہ میں حاضر تھے، آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اب وکٹوریہ کی حکومت سات سال رہے گی۔ یہ بات دو مرتبہ اِس گنہگار کی حاضری میں ہوئی...... چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

-◆◀ پاکستان زندہ باد ▶◆-

ماسٹر طارق علی عاجز اپنی تصنیف ''کرامات سرکارِ عالیہ حضرت سائیں عبدالرحیم خان رحمۃ اللہ علیہ'' کے صفحہ نمبر ۹۲ پر رقمطراز ہیں کہ گلزار صاحب نے بتایا: صاحبزادہ عبدالرؤف خان صاحب بڑی پروقار شخصیت کے مالک تھے، اِس بناء پر وہ ضلع گجرات

شریف کی تحریک خاکسار کے سالار تھے' اِس کام کو بڑی ذِمہ داری سے سرانجام دیا۔ ہندوستان میں بلند شہر اور دیگر شہروں میں بھی جا کر تحریک کو جاری رکھنے کی کوشش کرتے رہے۔ انڈیا میں ڈھیرہ دون شہر میں ایک دفعہ خاکساروں کا بڑا اجتماع اور جلسہ منعقد ہوا۔ انگریز کی حکومت تھی' اُس نے خاکساروں پر گولی چلادی۔ صاجزادہ عبدالرؤف خان صاحب کے آگے اور پیچھے تمام خاکسار گولی لگنے سے مر گئے۔ لیکن صاجزادہ صاحب بالکل محفوظ رہے۔ جب گجرات شریف واپس سرکارِ عالیہ کی بارگاہ میں پہنچے تو آپ نے فرمایا: ملکہ وکٹوریہ (آپ لاڈ سے اپنے بیٹے کو ملکہ وکٹوریہ کہتے تھے) جب گولی چلنے والی تھی تو ہم نے تمہیں اپنے پیٹ میں چھپا لیا تھا۔ اس لئے تم زندہ رہے۔ سرکارِ عالیہ نے کاغذ کا ایک ٹکڑا گولی بنا کر اپنے منہ میں ڈال کر فرمایا: اِس طرح ہم نے تمہیں اپنے پیٹ میں ڈال لیا تھا۔ پھر آپ سرکار نے فرمایا: ملکہ وکٹوریہ! ہم علامہ مشرقی کو حکومت نہیں دیں گے' تم محمد علی جناح کے جھنڈے تلے کھڑے ہو جاؤ' مسلم لیگ میں شامل ہو جاؤ' فتح کا جھنڈا ہم محمد علی جناح کو دیں گے۔ مزید آپ نے فرمایا: آج سے سات سال بعد فرنگی ہندوستان سے چلا جائے گا' پاکستان بنے گا' حکومت بدل جائے گی۔ اور یہ ۱۹۴۰ء کا سن تھا' جب آپ نے فرمایا تھا کہ آج سے سات سال بعد پاکستان بن جائے گا۔ ٹھیک اِسی طرح ہوا جس طرح قبلہ سرکارِ عالیہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تھا۔

مندرجہ بالا فرمودات سے یہ بات روزِ روشن کی طرح عیاں ہے کہ سرکارِ عالیہ سائیں عبدالرحیم خان کا پاکستان بنانے میں بہت ہاتھ ہے۔ بلکہ پاکستان بنانے کے بعد بھی حکمرانوں کے ردوبدل میں آپ سرکارِ عالیہ رحمۃ اللہ علیہ کا تصرف نظر آتا ہے۔

ایوب خان کو صدر بنانے میں بھی سرکارِ عالیہ رحمۃ اللہ علیہ کا کردار ہے' جیسا کہ چوہدری سردار خان کے دوست کا اپنے مرشد کے در پر جانا اور سردار خان کا انہیں

پوچھنا کہ اس دفعہ صدر کون ہوگا' واپسی پر آ کر ان کا سردار خان کو بتانا کہ آپ کا مرشد بڑا طاقتور ہے۔ تمام اولیائے کرام کا فاطمہ جناح کو صدر بنانا' لیکن سرکارِ عالیہ رحمۃ اللہ علیہ کا بعد میں آنا اور فرمانا کہ فاطمہ صدر نہیں ہوں گی' ایوب خان صدر ہوگا۔ تمام اولیائے کرام نے سرکارِ عالیہ رحمۃ اللہ علیہ کے فیصلے کو قبول کرلیا۔

نوٹ

حضرت سائیں صاحب کا سن پیدائش تقریباً ۱۸۸۲ء ہے۔ ۱۸۹۶ء میں آپ تعلیم سے فارغ ہوئے۔ سرکار عبدالرحیم خان صاحب بہت ہی خوبصورت اونچے' لمبے' حسین اور خوش شکل نوجوان تھے۔ آپ کا لباس بھی بہت عمدہ تھا۔ لباس میں اچکن' چوڑی دار پاجامہ سر پر سفید گلہ اور کلہ پر دستار پہنتے تھے اور بہت ہی حسین وجمیل نظر آتے تھے۔ حالت سُکر سے پہلے آپ نماز' روزہ کے پابند' شب خیز اور تہجد گزار تھے' آپ قرآنِ پاک کے حافظ اور قاری تھے' آپ قرآنِ پاک خوش الحانی کے ساتھ پڑھتے تھے۔ لوگ آپ کی بہت تعریف کرتے تھے۔ آپ سائیں کانواں والی سرکار رحمۃ اللہ علیہ کے ہم عصر تھے' ہر وقت ذِکر الٰہی میں مصروف رہتے تھے۔ ۱۹۳۰ء میں سائیں کانواں والی سرکار رحمۃ اللہ علیہ کا وصال مبارک ہوگیا۔ وصال سے چند دن قبل آپ نے لوگوں سے فرما دیا تھا کہ اب میرے بیٹے (یوسف) سائیں صاحب کے پاس جایا کرو' لہٰذا لوگوں کا رُجحان بہت زیادہ آپ کی طرف ہوگیا۔ ۱۹/ مارچ ۱۹۴۵ء بروز جمعرات ۶ چیت ۱۲/ جمادی الاوّل کو آپ کا وصال مبارک ہوا۔ آپ کی زرخرید زمین میں آپ کو دفن کیا گیا' جو شہر گجرات شریف کے محلّہ فتو پورہ میں زیارت گاہِ خاص وعام ہے۔ آپ کا عرس مبارک چیت کی پہلی جمعرات کو ہوتا ہے' آپ صاحب کرامت بزرگ تھے۔

(آپ کے تفصیلی حالات جاننے کے لئے کتاب ''کرامات سرکارِ عالیہ حضرت

سائیں عبدالرحیم خان رحمۃ اللہ علیہ'' کا مطالعہ کیا جائے)

حضرت سائیں سخی محمد قلندر رحمۃ اللہ علیہ نے بشارت دی

یہ عالی شان مُلک ''پاکستان'' اللہ تبارک و تعالیٰ اور محسنِ انسانیت حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اولیائے کرام کی آماجگاہ' ان کی آنکھوں کا تارا' دِلوں کی دھڑکن اور خوابوں کی تعبیر ہے۔ برصغیر میں مسلمانوں کے لئے ایک الگ مملکت کے وجود میں آنے سے برسوں پہلے اِس اِنفرادی وطن کے لئے ان راست گو اور راہِ حق کے داعیوں کی رب کریم کے حضور گریہ زاری' دِن رات دُعائیں اور اس کے قائم کرنے کی کوششوں میں ان کا احسن کردار' انمول اور لاثانی حیثیت رکھتا ہے۔ پھر اِس خطہ میں خالق کائنات کے عزیز دوستوں نے بیرونی دُنیا سے آ کر اِسلام کی ترویج و اشاعت کے لئے جو عظیم قربانیاں پیش کیں اور علم روحانیت کے ذریعے جو جو چراغ روشن کئے اُس کے مرکزی نکتہء نظر میں پاکستان کی راہ کو استوار کرنا ہی تھا جس سے اس کی فضاؤں کی بادِ صبا میں نادر خوشبو بکھیر کر تاریخ میں ہلچل مچادی' پھر براعظم ایشیا کی اس خداداد سلطنت کے مرد و زن نے جس بہادری' جرأت' کمال خوبی اور انقلابی قربانی کا مظاہرہ کیا اُس کی نظیر بھی دُنیا میں ملنا ناممکن ہے۔

پاکستان کی ابتداء کے بعد جو اس کے ماضی و حال کے تناظر میں اگر موازنہ کیا جائے تو یہ مقدس ملک جن مصائب و مشکلات اور سازشوں کا شکار رہا' بلکہ اس کے وجود کو نیست و نابود کرنے کے لئے جو جو جال بچھائے جاتے رہے انہیں ہر محبِ وطن اور بہی خواہ خوب سمجھتا ہے۔ لیکن اس معاملہ کا تا ہنوز اختتام نہیں ہوا بلکہ بغل میں چھری اور منہ میں رام رام کرنے والوں کے ناپاک عزائم تا حال جاری ہیں اور منافقانہ روش پر چلنے والے کافروں کی ہاں میں ہاں ملا کر بڑے مخلص اور دوستانہ انداز میں اپنے

مذموم مقاصد کی تکمیل کے لئے اَز حد کوشاں ہیں۔ اگر چہ ماضی میں کچھ ایسے بدخواہ وقتی فائدہ کے بعد اپنے انجام کو پہنچ گئے اور بعض عروج سے زوال پذیر ہونے والے ہیں۔

قارئین محترم حضرت سخی محمد قلندر رحمۃ اللہ علیہ جن کا روضہ مبارک ''کھلی شریف'' آزاد کشمیر میں روحانی کرنیں بکھیر رہا ہے۔ میر پور سے تقریباً چالیس کلومیٹر کے فاصلے پر ''کالا ڈب'' کے مقام پر ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی عارفِ کھڑی حضرت میاں محمد بخش رحمۃ اللہ علیہ کی دُعا سے دُنیا میں تشریف آوری ہوئی اور اِس میں کوئی شک وشبہ نہیں کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ مادرزاد ولی تھے۔

مُلک ''پاکستان'' کے متعلق آپ کی پیش گوئی ایک حسین امتزاج اور اہمیت رکھتی ہے۔ حضور سائیں سخی محمد رحمۃ اللہ علیہ کا پاکستان بننے سے قبل کا واقعہ ہے' جس کے راوی آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پیر و مرشد اعلیٰ حضرت قبلہ پیر سید حیدر شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی مشہور ومعروف تصنیف ''علومُ الاولیاء'' کے مرتب و کاتب اور آپ کے مرید خاص اور سائیں سخی محمد رحمۃ اللہ علیہ کے پیر بھائی' مولوی حبیب الرحمٰن رحمۃ اللہ علیہ تھے۔ پاکستان کے وجود میں آنے سے پہلے مولوی حبیب الرحمٰن رحمۃ اللہ علیہ' حضرت سائیں سخی محمد رحمۃ اللہ علیہ کے آستانہء عالیہ پر اکثر تشریف لایا کرتے تھے' حسب عادت مولوی حبیب الرحمٰن رحمۃ اللہ علیہ' حضرت سائیں سخی محمد رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں تشریف فرما تھے' دریں اثناء ایک بار حضرت سائیں سخی محمد رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ پانی کا لوٹا اُٹھا کر چل دیئے۔ آستانہ شریف کے قریب ایک برساتی نالہ بہتا ہے' جسے عرفِ عام میں وہاں کے باسی ''یال'' کہہ کر پکارتے ہیں' حضرت سائیں سخی محمد رحمۃ اللہ علیہ محوِگام تھے کہ اُس ''یال'' کو پار کرنے کے بعد اچانک ایک جگہ پر رُک گئے۔ حضرت سائیں سخی محمد رحمۃ اللہ علیہ بڑی موج میں نظر آ رہے تھے' مولوی حبیب الرحمٰن صاحب کو فرمانے لگے کہ میرے پاؤں پر پاؤں رکھ کر آنکھیں بند کرلیں' چنانچہ اُنہوں نے حضور سائیں سخی محمد رحمۃ اللہ علیہ کے حکم کی تعمیل کی' اِس دوران مولوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے

عجیب وغریب مناظر ملاحظہ کئے، جن سے وہ خوفزدہ بھی ہوئے اور اس اچانک روحانی منظر پر حیران بھی تھے، لیکن آپ رحمۃ اللہ علیہ کے فرمانِ عالی شان کے پس پردہ کی خوشخبری نے اُن کی روح اور ایمان کو تازگی بخشی۔ بقول مولوی صاحب یہ نظارہ کچھ یوں تھا، مَیں اور سائیں صاحب رحمۃ اللہ علیہ اس وقت برما کے جنگلات میں موجود تھے، دوسری عالمی جنگ جاری ہے، مسلح افواج کے سپاہی ہمارے قریب جنگ کے عمل میں مصروف ہیں، ایک دوسرے پر گولیوں کی بوچھاڑ ہو رہی ہے، مارے خوف کے میرے اوسان جواب دے رہے تھے، اتنے میں حضور سائیں صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا: مولوی صاحب! مت ڈریں، اِس جنگ عظیم کے جو مناظر آپ دیکھ رہے ہیں، اگرچہ یہ عالمی جنگ چھڑی ہوئی ہے، لیکن حقیقت میں اِس جنگ کے پس منظر میں دُنیائے عالم کے نقشہ پر مسلمانوں کا ایک عظیم نیا مُلک جس کا نام ''پاکستان'' ہوگا، وجود میں آنے والا ہے، یہ خداداد اِسلامی ٹکڑا پوری دُنیا میں انفرادیت کا حامل ہوگا، اللہ تعالیٰ خود اس کا محافظ ونگہبان ہوگا، اصل میں یہ جنگ اُسی کے لئے لڑی جارہی ہے اور عنقریب برصغیر میں ظاہری سطح پر اُس کی تحریک کا آغاز ہوجائے گا۔ مولوی صاحب اس حقیقت کا منظر دیکھ کر ششدر رہ گئے، جو ایک عظیم کرامت تھی، مگر حضرت سائیں سخی محمد قلندر رحمۃ اللہ علیہ کی مبارک زبان سے نکلے ہوئے الفاظ نے اُن کے ایمان وایقان کے خزانہ کو جلا بخشی۔ بہر کیف ربِّ کائنات نے حضرت سائیں سخی محمد قلندر رحمۃ اللہ علیہ کے فرمان کو حقیقت کا روپ دیا، اور ۱۴ / اگست ۱۹۴۷ء کو مُلک ''پاکستان'' معرضِ وجود میں آگیا، جس میں آج ہم لوگ اپنی مذہبی آزادی کے ساتھ گھوم پھر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اِسے منافقوں سے بچائے...... آمین یارب العالمین۔

فانوس بن کے جس کی حفاظت ہوا کرے
وہ شمع کیا بجھے جسے روشن خدا کرے

﴿ گلستانِ عُرفاء: ۳۴ رمحمد شریف مرزا/ تہذیبُ الاسلام پبلی کیشنز: سوہاوہ ﴾

شاہ نعمت اللہ ولی رحمۃ اللہ علیہ کی پیش گوئی

دُنیا میں بیسیوں اسلامی مملکتیں ہیں جو ماضی قریب و بعید میں معرضِ وجود میں آئیں ہیں، لیکن کبھی کسی بزرگ نے ان کے قیام کی بشارت نہیں دی تھی۔ پاکستان واحد ملک ہے جس کے قیام سے سالہا سال پہلے بزرگوں نے بشارتیں دی تھیں۔ اُنہی بزرگوں میں سے ایک کشمیر کے معروف باکمال بزرگ، ولی کامل، صوفی باصفاء صف اوّل کے درویش اور صاحب علم و عمل، حضرت سید شاہ نعمت اللہ ولی رحمۃ اللہ علیہ ہیں، جن کی پیش گوئیوں سے برصغیر کے مسلمان اچھی طرح واقف ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مستقبل میں پیش آنے والے انقلاباتِ زمانہ پر دو ہزار کے قریب اشعار، فارسی زبان میں لکھے اور ان میں جن واقعات کی پیش گوئیاں فرمائیں وہ حرف بہ حرف پوری ہوتی جارہی ہیں۔

تقسیم سے بہت پہلے یہ پیش گوئیاں زبان زدِ عوام ہیں۔ ان میں گذشتہ عالمی جنگوں کا بھی تذکرہ ہے۔ فرنگ کے یہاں سے چلے جانے اور تقسیم ہند کا بھی ذِکر ہے۔

انگریزوں نے ان پیش گوئیوں کی اشاعت کو غیر قانونی قرار دیا تھا، لیکن ان کی حیثیت ''سینہ بہ سینہ روایت سی'' بن چکی تھی۔ اور روایت کو کون ''بین'' کرسکتا ہے۔ ان پیش گوئیوں میں بھارت کے ٹکڑے ٹکڑے ہو جانے، پاکستان کے عروج اور اِسلام کی نشاۃِ ثانیہ کے متعلق بھی واضح اِشارے ہیں۔

برطانوی حکومت کے بارے میں شاہ صاحب نے اپنے قصیدہ میں ارشاد فرمایا تھا کہ ''ہند میں انگریز کی حکومت سو سال سے آگے نہیں جائے گی''۔ اِس قصیدہ میں ہندوستان کی تقسیم کے بارے میں فرماتے ہیں:

نصرانیاں کہ باشد ہندوستان سپارند

تخم بدی بکارند از فسق و جاودانہ

تقسیم ہند گردد در دو حصص ہویدا

آشوب و رنج پیدا از مکر از بہانہ

انگریز ہندوستان کی حکمرانی چھوڑ دیں گے لیکن اپنی برائیوں کا بیج بو جائیں گے۔ ہندوستان دو حصوں میں تقسیم ہو جائے گا لیکن مکر و بہانہ کے باعث دو حصوں میں کشیدگی پیدا ہو جائے گی۔

تمام ہندوستان پاکستان بن جائے گا

چھٹی صدی ہجری کی عظیم روحانی شخصیت حضرت نعمت اللہ شاہ ولی رحمۃ اللہ علیہ اپنی شہرہ آفاق پیش گوئیوں میں فرماتے ہیں کہ افغانستان، ایران، اور دکن کے مجاہدین مل کر پورا ہندوستان فتح کریں گے۔ قوم افغان راتوں رات چیونٹیوں کی طرح غلبہ پائے گی، پورا ہندوستان ہندوانہ رسموں سے پاک ہو جائے گا۔

خوش می شود مسلماں از لطف و فضل یزداں

کل ہند پاک باشد از رسم کافرانہ

سارا ہندوستان کفر و الحاد و بت پرستی کی لعنت سے پاک ہو جائے گا اور مسلمان اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے خوش ہو جائیں گے۔

شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ اور بشارت فتح ہند

مُلکِ ہندوستان میں بالآخر اِسلام کا غلبہ ہو کر ہی رہے گا، حضرت شاہ ولی اللہ محدثِ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک عجیب پیش گوئی فرمائی ہے، جسے پڑھ کر شاید مادہ پرست اور اَسبابِ دُنیا کے غلام مذاق اُڑائیں، لیکن جن کی نگاہیں مسبب الاسباب کی قدرت و اختیار پر مرکوز رہتی ہیں اُنہیں اس پیش گوئی کو تسلیم کر لینے میں لمحہ بھر کا بھی توقف نہ ہو

گا۔ حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''میں ہی یہ اعتقاد رکھتا ہوں کہ اگر ایسا اتفاق پیش آیا کہ اقلیم ہندوستان پر (کسی زمانے میں) ہندوؤں کا مستقل تسلط قائم ہو جائے تو اللہ تعالیٰ کی حکمت اِس بات کا تقاضا کرے گی کہ ان کے سربراہ اور وہ افراد بعینہٖ اِسی طرح اِسلام قبول کرلیں جس طرح تاتاریوں نے کیا تھا۔ ﴿سطعات بحوالہ تفہیمات الالٰہیہ جلد اول﴾

ابوالبیان پیر محمد سعید احمد مجددی رحمۃ اللہ علیہ کی بشارت

میرے پیر و مُرشد ... قِبلۂ عالم ... سراجُ العارفین ... امام السالکین ... شہبازِ طریقت ... آفتابِ نقشبندیت و مجددیت ... سعیدِ عصر ... غوثِ زماں ... اِک ملک صفت اِنساں ... سعیدُ الاولیاء ... شارح مکتوباتِ امام ربانی حضرت علامہ ابوالبیان پیر محمد سعید احمد مجددی قدس سرہٗ السرمدی (۲۰۰۲ء) آستانہ عالیہ ابوالبیان شریف گوجرانوالا' تکمیل پاکستان' یعنی پاکستان کی وسعت کے حوالے سے اپنے مخصوص انداز میں فرمایا کرتے تھے:

خزاں جائے گی جائے گی' بہار آئے گی کلیوں میں
نعرۂ تکبیر پھر سے لگیں گے دِلّی کی گلیوں میں

تکمیل پاکستان کی بشارت

حضرت صاحبزادہ سید ریاض الحسن جاوید پاشاہ جانی اپنی تصنیف ''ربانی گرینڈ پلان''میں یوں رقمطراز ہیں:

مرشد کامل نے پاکستان کے حکمرانوں' جرنیلوں' سیاست دانوں اور علماء کرام کو بے لوث تکمیل پاکستان کا پیغام دیا اور اللہ کے ارادے سے آگاہ کیا۔ بشارت دی کہ عنقریب تکمیل پاکستان ہو گا جو کہ تمام دُنیا کی رہنمائی کرے گا۔ مرشد کامل نے

پاکستان کے حکمران طبقے کو بتایا کہ پاکستان جو لیلۃ القدر کی مبارک ساعت میں عالم وجود میں آیا' یہ اللہ تعالیٰ کا ارادہ اور امانت ہے۔ یہاں سے اِسلام کی نشاۃ ثانیہ کا سورج چار وانگ عالم میں طلوع ہو گا۔ مسلمانوں کی بے قدری کو قدر سے بدل کر خلافت مبشریٰ کا قیام عمل میں لایا جائے گا۔ مرشد کامل نے فرمایا کہ اگر پاکستانی اللہ تعالیٰ کا ارادہ غلبہء اسلام اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا وعدہ غزوۃ الہند کرنے سے اجتناب کریں گے تو پاکستان کی معیشت تباہ ہو جائے گی۔ پاکستان کو غفلت میں رکھ کر مارا جائے گا۔ لیکن یاد رکھو! پاکستان تباہ نہیں ہو گا' یہ اولیاء اللہ کا فیضان ہے... یہ عطیہء خداوندی ہے... یہ مملکت خداداد پاکستان ہے۔

﴿ربانی گرینڈ پلان: ۳۰ رسید ریاض الحسن جاوید پاشاہ جانیؔ﴾

پاکستان کو بگاڑنے والا خود تباہ ہو جائے گا

حضرت صاحبزادہ سید ریاض الحسن جاوید پاشاہ جانیؔ اپنی تصنیف ''ربانی گرینڈ پلان'' میں یوں رقمطراز ہیں:

مرشد کامل نے چند پیشن گوئیاں فرمائیں' اور اُن کا عملی پہلو بھی ظاہر ہوا:

(۱) ''روس آئے گا بزورِ قوت مسلمانوں کو مٹانا چاہے گا۔ رَبّ ذُوالجلال اس کا جواب جلال سے دے گا۔ مشرق مشرق اور مغرب مغرب کر دیگا''۔

افغانستان میں روس اپنے پورے لاؤ لشکر کے ساتھ آیا۔ مقصد گرم پانی پر قبضہ کرنا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کا جواب جلال سے دے کر اس کے گھمنڈ کو خاک میں ملا دیا۔

(۲) ''افغانستان روس کا قبرستان بن جائے گا۔

روس کی دوسو سالہ تاریخ تھی' جہاں قدیم رکھا واپس نہیں گیا۔ افغانستان میں قدم جماتا ہے۔ فقیر کامل نے دعوتِ اِسلام دی' انکار کیا جس کے نتیجہ میں اس صدی کا

معجزہ دُنیا نے دیکھا کہ فقیر کامل کی بات رب ذوالجلال نے پوری کی' افغانستان میں روس کا قبرستان بن گیا۔

(۳) ''روس آئے گا تو مسلمان ہو کر آئے گا''۔

بین الاقوامی حالات کے تناظر میں اپنا کردار ادا کرنے روس اِنْ شَاءَ اللّٰہُ قوتِ اِسلامی پاکستان کا معاون و مددگار بن کر آئے گا۔

(۴) ''امریکہ افغانستان سے نامراد لوٹے گا اور مشرقِ وسطیٰ میں اُلجھ جائے گا''۔

امریکہ افغانستان میں اپنے عزائم میں ناکام ہوا' اور مشرقِ وسطیٰ میں روز بروز اُلجھتے جا رہا ہے۔

(۵) ''لوہا لوہے کو کاٹتا ہے۔ امریکہ اور اس کے اتحادی سامراجی قوتوں کے مشرقِ وسطیٰ میں بڑھتے ہوئے اثر ورسوخ کی وجہ سے روس' چین' جاپان اور جرمن اپنی بقاء اور انتقام کے لیے میدان میں کود پڑینگے''۔

عنقریب اللہ تعالیٰ ان باطل قوتوں کو اپنے عزائم کی تکمیل میں سمندر کی موجوں کی طرح مشرقِ وسطیٰ میں ٹکرا دے گا۔

(۶) ''امریکہ کے بحری بیڑے سمندروں میں رب ذوالجلال مشرقِ وسطیٰ کے سمندروں میں غرق کر کے اپنی حمد قائم کریگا۔

(۷) امریکہ' برطانیہ اور روس کی طرح ٹوٹے ٹوٹے ہو جائے گا۔

(۸) ''شام کی جنگ تیسری عالمگیر جنگ کا پیش خیمہ''۔

حدیث میں آیا ہے ''عراق سے شر اُٹھے گا' شام کی طرف رجوع کریگا اور شام سے جو شر اُٹھے گا پوری دُنیا کو اپنی لپیٹ میں لے لیگا''۔

(۹) ''تیسری عالمگیر جنگ کا میدان ایشیاء میں سجے گا۔ اس کے دو پارٹ ہوں گے۔ ایک مشرقِ وسطیٰ' دوسرا ہند و پاک' بہت تباہی ہو گی اور ایٹمی جنگ ہو گی۔ تمام

عالمی طاقتیں مشرقِ وسطیٰ میں اپنے اپنے مفادات کے تحفظ کے لیے ایک دوسرے سے دست و گریبان ہونگے۔ ان سامراجی قوتوں کو ایک خوف لاحق ہو گا۔ کہیں پاکستان مسلمانوں کی قیادت کرتے ہوئے میدانِ کارزار میں نہ کود جائے' اِس لیے ہندوستان کی معاونت کرتے ہوئے پاکستان پر جنگ مسلط کردیں گے۔

(۱۰) ''خرگوش باورچی خانہ میں آگیا ہے۔ عورتوں کی طرح ڈرنے کی ضرورت نہیں مردوں کی طرح پکڑو ذبح کر کے پکا کر کھاؤ''۔

باطل سامراجی قوتوں کو موت مقررہ مقام پر کھینچ لائی ہے۔ سامراجی قوتوں کی معیشت تباہ ہو گی اور قوت تاراج ہو گی۔ غرور' تکبر اور طاقت کا گھمنڈ سمندر میں غرق ہو گا۔ ڈرومت! عزم مصمم سے میدانِ عمل میں اُترو اپنا بھرپور کردار ادا کرو! فتح لوحِ محفوظ میں لکھ دی گئی ہے۔

(۱۱) ''ابتدائے کام کے لیے میدانِ جہاد ہے فردوس
اب جو آئے گا کسی کے نہ حوالے ہو گا'' (سالار)

(۱۲) ''کشمیر بابِ داخلہ ہے۔ جب مجاہدین کا لشکر کشمیر سے اُترے گا تو چشم زدن میں راس کماری تک پہنچ جائے گا''۔

(۱۳) ''کشمیر پاکستان کا سر ہے اس میں ہندو دُنیا کی تقدیر کا سودا ہے' جب سر سیدھا ہو گا' تو ہندوستان خود بخود مسلمان ہو گا''۔

کشمیر میں جہاد کا آغاز تحریک آزادی سے شروع ہے۔ کشمیر پاکستان کی شہ رگ ہے۔ پاکستان کے لیے زندگی اور موت کا مسئلہ ہے' اِس کے بغیر پاکستان کی سرزمین بنجر ہو جائے گی اور ہندوستان کی تقدیر کا سودا بھی کشمیر ہے۔ کشمیر کو اپنے تسلط میں رکھنا ہی ہندوستان کی بقاء ہے۔ لامحالہ کشمیر پر جنگ ہونی ہے جو کہ ہندوستان کو مسلمان کرنے کا سبب بن جائے گی۔

(۱۴) ''یہ دور نشاۃِ ثانیہ کا ہے۔غلبہءِ اسلام اس دور کا مقدر ہے''۔

(۱۵) ''اللہ تعالیٰ کا وعدہ' رسول اللہ ﷺ کا ارادہ' وقت کا تقاضا' خلافتِ مبشرہ کا قیام عمل میں لایا جائے گا''۔

(۱۶) ''پاکستان اپنے تکمیلی مراحل طے کرتے ہوئے پوری دُنیا کی رہنمائی کرے گا''۔

(۱۷) پاکستان خلافت کا سفینہ ہے یہ منزلِ مقصود کو پہنچ کر دم لے گا''۔

(۱۸) ''پاکستان کی معیشت کمزور کردی جائے گی' صوبہ داری خودمختاری کی بلا انھیں گھیر لے گی اور پاکستان کو غفلت میں رکھ کر مارا جائے گا''۔

پاکستان کو مختلف مصائب وآلام میں گرفتار کردیا جائیگا تاکہ بیدار ہوکر اپنا متعین کردار ادا کرے۔

(۱۹) ''کانگرس تھک جائے گی' لیگ لٹک جائے گی' سوراج تاراج ہوگا اور روح کا ظہور ہوگا''۔

کانگرس تھک گئی' اٹالین سونیا گاندھی کو سربراہ بنالیا' لیگ لٹک گئی' آج راج صدر کا' وزیراعظم کا' آرمی چیف کا یا چیف جسٹس کا ہے؟ نہیں راج تاراج ہے اب روحانی اِنقلاب ہوگا۔

(۲۰) ''پاکستان کو نہ اندر کا دشمن بگاڑ سکتا ہے اور نہ باہر کا۔ نہ اوپر سے کوئی طاقت اس پر قبضہ کرسکتی ہے اور نہ نیچے سے' جو کوئی پاکستان کو نقصان پہنچائے گا وہ خود تباہ و تاراج ہوگا۔ پاکستان چونکہ نشاۃ ثانیہ میں اِسلام کا قلعہ ہے۔ عطیہ خداوندی ہے۔ حضور نبی کریم ﷺ کی روحانی قدسی طاقت یہاں کارفرما ہیں۔ یہ اولیاء اللہ کا فیضان ہے۔ اِس لیے اس کا کوئی کچھ نہیں بگاڑ سکتا' بگاڑنے والا خود تباہ و تاراج ہوگا''۔

﴿ربانی گرینڈ پلان: ۳۰ رسید ریاض الحسن جاوید پاشاہ جاآئی﴾

-◆ ◀ ۞ پاکستان زندہ باد ۞ ▶ ◆-

درج بالا احادیث مبارکہ اور پیش گوئیوں کے پیش نظر سپہ سالارانِ اِسلام ہندوستان پر حملہ آور ہوتے رہے ہیں' تاکہ اللہ تعالیٰ اُنہیں رسولِ کائنات ﷺ کی ان بشارتوں سے سرفراز فرمادے' جو غزوۂ ہند میں شریک ہونے والے مجاہدین کے لیے ہیں' یعنی اگر وہ اس میں شہید ہو جائیں تو وہ افضل شہداء میں شامل ہوں گے اور اگر غازی بن کر لوٹیں تو تمام گناہوں سے پاک وصاف ہوں گے۔

-◆ ◀ ۞ پاکستان زندہ باد ۞ ▶ ◆-

یہ بات یادرہے کہ غزوۂ ہند کی تکمیل حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ کے مبارک ہاتھوں سے ہوگی' اُس وقت ہندوستان کے بادشاہوں کو زنجیروں میں جکڑ کر حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ کے حضور پیش کیا جائے گا اور ہندوستان سارے کا سارا مکمل طور پر ہمیشہ کے لیے اہل اِسلام کے ماتحت آجائے گا' یعنی پاکستان بن جائے گا۔

-◆ ◀ ۞ پاکستان زندہ باد ۞ ▶ ◆-

مشرکین ہندوستان کے ساتھ ہر جنگ ''غزوۂ ہند'' کا حصہ ہے

پاکستان اِسلام کے نام پر قائم ہوا ہے اور اِسلام کے نام پر ہی پر امن' قائم اور شاد باد رہ سکتا ہے۔ پاکستان رہے یا نہ رہے اِسلام تو رہے گا' لیکن جس خطہء زمین کو اللہ رب العزت نے اس دور میں اسلام کی سربلندی' حرم کی پاسبانی اور عالم اسلام کی قیادت کے لیے منتخب کیا ہے' وہ پاکستان ہے۔ پاکستان اُمت کی آبرو اور حرم کی نگہبانی کا امین ہے۔ مسلمانوں کا آخری قلعہ اور آخری چٹان ہے۔ اِس لیے اس کی حفاظت کریں اور اس سے محبت کریں۔ وہ لوگ جو اپنا مستقبل یورپی ممالک سے جوڑے ہوئے ہیں وہ اس بات کو دِل ودماغ پر نقش کرلیں کہ اگر اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول

صلی اللہ علیہ وسلم کی رضا کو حاصل کرنا چاہتے ہیں تو اس کشورِ حسین میں رہتے ہوئے اُمت مسلمہ کی قیادت و خدمت کا کام سرانجام دیں۔ اس وقت بالخصوص اطراف و اکناف سے عالم کفر جمع ہو کر پاکستان کے حصے بخرے کرنے کی کوشش کر رہا ہے' کیونکہ اِس پاک سرزمین کو روندنے کے بعد اُن کے لیے کوئی اور اِسلامی قوت ایسی باقی نہیں بچے گی جو ان کے مذموم مقاصد کی تکمیل میں سد ذوالقرنین ثابت ہو سکے (یعنی رکاوٹ بن سکے)۔ ہم ہندوستان کا کئی بار میدانِ کارزار میں سامنا کر چکے ہیں' جس میں ہم نے دُشمن کو مسکت اور دندان شکن جواب دیا' البتہ ہماری بداعمالیوں اور صفوں میں موجود غداروں کی وجہ سے ہمیں بعض مواقع پر تکلیف کا بھی سامنا کرنا پڑا ہے۔ ہندوستان کے مشرکین کے ساتھ ہونے والی ہر جنگ غزوۂ ہند کا ہی حصہ ہے' جس کی تکمیل احادیث کے مطابق حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ کے دست مبارک سے ہوگی۔ غزوۂ ہند کے متعلق درج بالا احادیث مبارکہ کو بار بار پڑھیں تا کہ اِن بشارتوں کو پڑھ کر خود پر مسلط ہونے والی نظریاتی اور ہمہ جہتی جنگ کا مقابلہ کرنے کے ساتھ ساتھ خود کو ''غزوۂ ہند'' کے لیے تیار کر سکیں۔

غازی منجم کی پیش گوئیاں

ڈاکٹر رشید نثار کہتے ہیں کہ غازی منجم سچا ستارہ شناس اور دلیر پاکستانی ہے' اُس نے پاکستان کی صداقت کو تسلیم کیا ہے اور پاکستان دشمنوں سے سمجھوتہ نہیں کیا۔

غازی منجم کی اُن پیش گوئیوں کو ہائیلائٹ کریں گے جنہیں مختلف جرائد و رسائل نے اِن شہ سرخیوں سے اپنے جرائد کی زینت بنایا:

(۱) پاکستان میں اِسلامی نظام قائم ہوگا۔ (روزنامہ جنگ' کراچی مؤرخہ: ۱۰ر دسمبر ۱۹۷۰ء)

(۲) اِسلامی نظام کو کوئی نہیں روک سکتا۔ (روزنامہ حریت' کراچی: ۱۴ر اپریل ۱۹۷۹ء)

(۳) پاکستان دُنیا کی روحانی قوتوں کا مرکز بن کر اُبھرے گا، دُنیا کی کوئی طاقت اسے گزند نہیں پہنچا سکتی۔ (روزنامہ مشرق، لاہور، مؤرخہ: ۱۳رمئی، ۱۹۸۳ء)

(۴) پاکستان کے مخالفین کا انجام انتہائی عبرتناک ہوگا۔

(۵) پاکستان روحانی قوتوں کا مسکن ہے۔ (روزنامہ جنگ، کراچی، ۸رستمبر ۱۹۷۹ء)

(٦) پاکستان قائم رہنے کے لیے بنا ہے، قائم رہے گا۔

(روزنامہ الفلاح، پشاور، ۲۰رجون ۱۹۷۹ء)

(۱۲) پاکستان عنقریب اِسلامی سپر طاقت بننے والا ہے۔

(روزنامہ نوائے وقت، راولپنڈی، ٦رجولائی ۱۹۸۹ء)

قراردادِ پاکستان

۲۳/ مارچ ۱۹۴۰ء ہندوستان کے مسلمانوں کا مسلم لیگ کے پلیٹ فارم سے لاہور میں منٹو پارک (اقبال پارک) کے مقام پر قائداعظم کی زیرِ صدارت جو تاریخی اجلاس منعقد ہوا اُس میں مسلم لیگ نے تقسیم ہند اور مسلمانوں کے لیے الگ وطن کے قیام کو اپنی جدوجہد کی منزل و مقصود قرار دیا۔

مولوی فضل الحق شیر بنگال نے مسلمانوں کے لیے ایک الگ ریاست کے لیے قرارداد پیش کی جو متفقہ طور پر منظور ہوئی۔ اِس قرارداد کو قراردادِ لاہور کا نام دیا گیا۔ یہی قرارداد بعد میں ''قراردادِ پاکستان'' کے نام سے مشہور ہوئی۔ اس اجلاس میں قائداعظم نے جو صدارتی خطبہ دیا وہ بھی اپنی مثال آپ ہے۔ قائداعظم نے ناقابل تردید دلائل سے یہ ثابت کیا کہ مسلمانوں کو ایک الگ وطن کی ضرورت ہے۔ ۲۳/ مارچ ۱۹۴۰ء کا یہ تاریخی اجلاس درحقیقت تحریک پاکستان کے آخری مرحلے کا آغاز تھا۔

قائداعظم نے کہا کہ یہ قرارداد ہندوستان کی تاریخ میں ایک نشانِ راہ ہے' کیونکہ ہندوستان کے مسلمانوں نے اس قرارداد کے ذریعے اپنی منزل کی تشریح کردی۔

ہندو پریس نے اس قرارداد کو ''قراردادِ پاکستان'' کا نام دیا' کیونکہ اس سے پہلے بیگم مولانا محمد علی جوہر نے اس کی تائید کرتے ہوئے اس کے لئے پاکستان کا لفظ استعمال کیا تھا۔ قراردادِ پاکستان کے بعد قیام پاکستان کی جدوجہد میں بہت تیزی آ گئی' اگرچہ مسلمانوں کی ایک قلیل تعداد ہندوؤں کے دامِ فریب میں آ کر پاکستان کی مخالفت کررہی تھی' لیکن ہندوستان کی غالب اکثریت سُنی مسلمانوں پر مشتمل تھی اور یہ سب کے سب مسلم لیگ کی پوری حمایت کررہے تھے۔

آل انڈیا سنی کانفرنس کے پلیٹ فارم سے علماء و مشائخ نے پوری قوت کے ساتھ

قائداعظم اور مسلم لیگ کا ساتھ دیا' ان کا نعرہ تھا: مسلم ہے تو مسلم لیگ میں آ۔ سنی علماء و مشائخ نے قائداعظم کو اپنا وکیل قرار دیا' قائداعظم کو بھی اس کا احساس تھا۔ یہی وجہ ہے کہ ایک مرتبہ جب قائداعظم کی ملاقات پیر سید جماعت علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ سے ہوئی اور بعد ازاں صحافیوں نے پوچھا کہ ملاقات کیسی رہی تو قائداعظم نے جواب دیا: ''میں پیر صاحب سے پاکستان لے کر جا رہا ہوں''۔ مطلب یہ کہ ہندوستان کے مسلمانوں کی اکثریت کے رہنما قیام پاکستان کی جدوجہد میں میرے ساتھ ہیں۔

قیام پاکستان کے حوالے سے علماء و مشائخ اس حد تک جذباتی تھے کہ ۱۹۴۶ء کی بنارس سُنی کانفرس میں پیر آف کچھوچھہ شریف نے فرمایا تھا:

''اگر قائداعظم محمد علی جناح مطالبہ پاکستان سے دستبردار ہو بھی جائیں تب بھی ہم قیام پاکستان کے لئے جدوجہد کرتے رہیں گے''

اس بات میں کوئی شک نہیں کہ اگر علماء و مشائخ اہل سنت تحریک پاکستان کے لئے جدوجہد نہ کرتے تو پاکستان کا معرضِ وجود میں آنا بہت مشکل تھا' اِسی لئے تو یہ نعرہ لگایا جاتا ہے:

''اولیاء کا ہے فیضان............ پاکستان پاکستان''

پاکستان زندہ باد

۱۹۴۰ء کے بعد تحریک پاکستان کے لئے مسلمانوں کا جذبہ قابل رشک تھا' چھوٹے' بڑے' عورتیں' بوڑھے' بچے' طلبہ' اساتذہ' مزدور' صنعت کار' تاجر غرضیکہ ہر طبقہ زندگی کے افراد دل و جان سے اس جدوجہد میں شامل ہو گئے۔ شہر شہر' قریہ قریہ اور گلی گلی بس یہی نعرے گونجتے تھے:

لے کے رہیں گے پاکستان...... بٹ کے رہے گا ہندوستان

پاکستان کا مطلب کیا...... لَآاِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

۲۳ مارچ ۱۹۴۰ء سے ۱۴ اگست ۱۹۴۷ء کا عرصہ مسلمانانِ برصغیر کی شاندار جدو جہد کا آئینہ دار ہے۔ مسلمانوں نے قائداعظم کی زیرِ قیادت تاریخی جدوجہد کی' یہ وہ دور تھا جب پورا برصغیر آزادی کے نغموں سے گونج رہا تھا۔ مسلمانوں کی زبان پر پاکستان کا مطلب کیا:...لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کا نعرہ تھا اور ذہن ایک ہی نقطے پر مرکوز تھا:

دُنیا میں ٹھکانے دو ہی ہیں آزاد منش اِنسانوں کے
یا تختہ جگہ آزادی کی یا تخت مقام آزادی کا

تحریک پاکستان کا پہلا کامیاب نتیجہ اُس وقت سامنے آیا جب ۱۹۴۶ء کے انتخابات میں مسلم لیگ نے تاریخی کامیابی حاصل کی اور کثرت سے مسلم سیٹیں جیت لیں۔ یہ کامیابی درحقیقت قیام پاکستان کی نوید تھی۔ مسلمانوں کو یقین ہو گیا کہ منزل زیادہ دور نہیں ہے' اس کے بعد کا سفر تو بالکل ایسے طے ہوا جیسے کوئی اترائی میں سفر کرتا ہے۔

اُس دور کے ایک ٹیکسی ڈرائیور کا یہ جملہ بہت مشہور ہوا تھا کہ ''بالآخر پاکستان ایک دھماکے کی طرح دُنیا کے نقشے پر نمودار ہو جائے گا''۔ پھر بالکل ایسا ہی ہوا۔ ۱۴ اگست ۱۹۴۷ء کو دُنیائے جغرافیت میں ایک دھماکہ ہوا اور نظریہ اسلام کی بنیاد بننے والا ملک پاکستان معرضِ وجود میں آ گیا۔ ۱۴ اگست ۱۹۴۷ء کو رات بارہ بج کر ایک منٹ پر جب یہ نشر ہوا کہ یہ ریڈیو پاکستان ہے تو سارا ملک خوشی سے جھوم اُٹھا۔ یہ رمضان کی ستائیسویں رات تھی۔ مسلمانون کی یہ بڑی خوش بختی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو ماہِ رمضان کی انتہائی بابرکت رات یہ ملک عطا فرمایا۔

پاکستانیوں کو اللہ تعالیٰ کا شکر بجا لانا چاہیے کہ جس نے انہیں پاکستان جیسا خوبصورت اور وسیع نعمتوں سے مالا مال ملک عطا فرمایا۔

چالیس کا عدد

☆ ...... چالیس کا عدد بہت بڑی کرامت اور عظمت کا نشان ہے۔
☆ ...... سید الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے چالیس سال بعد نبوت کا اعلان فرمایا۔ (الحدیث)
☆ ...... طوفانِ نوح علیہ السلام کے وقت اللہ تبارک وتعالیٰ کے حکم سے آسمان سے چالیس شب وروز مینہ برستا رہا اور زمین سے پانی اُبلتا رہا۔ (الحدیث)
☆ ...... اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو چالیس رات کوہِ طور پر تورات کی تختیاں لانے کے لئے رکھا۔ (القرآن)
☆ ...... اِنسان پیدا ہونے سے قبل ماں کے پیٹ میں جو منازل طے کرتا ہے اُن کا دورانیہ بھی چالیس چالیس دِنوں پر محیط ہوتا ہے یعنی پہلے چالیس دِن پانی کی بوند' پھر چالیس دِن خون کی پھٹک' پھر چالیس دِن گوشت کی بوٹی وغیرہ۔ (الحدیث)
☆ ...... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: قرآنِ پاک کو چالیس دِنوں میں پڑھا کرو۔
☆ ...... جب کوئی مومن فوت ہو جاتا ہے تو زمین اور آسمان اُس پر چالیس دِن تک روتے رہتے ہیں۔ (الحدیث)
☆ ...... مسجد حرام اور مسجد اقصیٰ دونوں کی تعمیر میں چالیس سال کا وقفہ ہے۔
☆ ...... چالیس حدیثیں حفظ کرنے والا قیامت کے دِن فقیہہ اُٹھایا جائے گا۔ نبی کریم ﷺ اُس کے شفیع اور گواہ ہوں گے' وہ قیامت کے دِن عالموں میں اُٹھایا

جائے گا۔ (الحدیث)

☆...... چالیس دِن اخلاص اختیار کرنے والے کی زبان پر حکمت کے چشمے پھوٹ پڑتے ہیں۔ (الحدیث)

☆...... چالیس دِن تکبیر اولیٰ کے ساتھ باجماعت نماز پڑھنے والے کے لیے دو پروانے لکھ دیئے جاتے ہیں، ایک آگ سے آزادی اور دوسرا نفاق سے آزادی کا۔

(الحدیث)

☆......اُمت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم میں ہر زمانے میں چالیس ابدال ہوتے ہیں۔

☆...... مسجد نبوی شریف میں چالیس نمازیں مسلسل پڑھنے والے کے لیے دوزخ کی آگ اور نفاق سے آزادی لکھ دی جاتی ہے۔ (الحدیث)

☆......جس کی چالیس مومن شفاعت کریں گے اللہ تعالیٰ اُن کی شفاعت قبول فرمالے گا۔ (الحدیث)

☆...... دسمبر ۱۹۰۶ء میں ہندوستان کے مسلمانوں نے مسلم لیگ کی بنیاد رکھی۔ مسلم لیگ والوں کی جدو جہد کو جب ۴۰ سال گزر گئے تو ۱۹۴۷ء میں خدائے بزرگ و برتر نے پاکستان قائم کردیا۔

قیامِ پاکستان کا مادہ و تاریخ

تحریکِ پاکستان کے دِنوں میں مسلم لیگ کے جلسوں میں اس نعرہ کی گونج ہر طرف سنائی دیتی تھی:

پاکستان کا مطلب کیا...... "لَآاِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ مُحَمَّدٌرَّسُوْلُ اللّٰه"

پاکستان کے مشہور نعت گو اور تاریخ گو شاعر جناب عبدالقیوم طارق سلطانپوری نے قیامِ پاکستان کا مادہ و تاریخ سن ہجری کے حساب سے یوں نکلا:

"نقیب اہل ایمان لَآاِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ مُحَمَّدٌرَّسُوْلُ اللّٰه صلی اللہ علیہ وسلم"

(۱۳۶٦ ہجری) اور "مُحَمَّدٌرَّسُوْلُ اللّٰه الذین معه" (۱۳۶٦ ہجری)

﴿پاکستان کی روحانی فائل: ۱۰؍ پروفیسر محمد سرور شفقت﴾

قرآن، رمضان اور پاکستان

پاکستان کی سب سے بڑی خوش نصیبی ہے کہ یہ مُلک رمضانُ المبارک کی ایمان افروز اور بابرکت گھڑیوں میں دُنیا کے نقشے پر نمودار ہوا۔

پاکستان زندہ باد

آپ اُس گھڑی کا تصور تو کر کے دیکھیں جس گھڑی میں یہ ملک بنا تھا۔ ۲۷ رمضان، لیلۃ القدر، جمعہ کی رات اور وہ بھی رات کے بارہ بجے؟ کیا کوئی ایسے وقت میں ملک بنا کرتے ہیں، اس کے لیے کیا لیلۃ القدر چنی جاتی ہے؟

پاکستان زندہ باد

رمضانُ المبارک نزولِ رحمت کا مہینہ ہے۔ یوں تو ہر سال رمضانُ المبارک مسلمانوں کے لئے رحمت و بخشش کی برکھا لاتا ہے، لیکن ۱۳۶۶ھ (۱۹۴۷ء) میں رمضانُ المبارک کا جو چاند طلوع ہوا، وہ برصغیر پاک و ہند کے مسلمانوں کے لئے ایک مژدۂ جانفزا بھی ساتھ لایا۔ ہمیں اس پر فخر ہے کہ پاکستان دُنیا کا واحد ملک ہے جو اِسلام کے نام پر نزولِ قرآنِ مجید کی معظم و مقدس رات اور آنے والا دن، جمعۃ المبارک کا دن اور رمضانُ المبارک کے بابرکت مہینے میں معرضِ وجود میں آیا۔

پاکستان زندہ باد

۱۴ راگست صرف پاکستان کے یوم آزادی کے حوالے سے ہی یاد رکھی جانے والی تاریخ نہیں ہے۔ بلکہ اس کا ہماری اسلامی تاریخ پر بھی گہرا ربط ہے۔ اللہ تعالیٰ کے

آخری نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے منصب نبوت پر فائز ہوتے ہی وحی کا سلسلہ شروع ہو گیا' یہ رمضان المبارک کے دن تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جبل نور پر غارِ حرا میں تھے۔ اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر مبارک ۴۰ رسال اور چھ ماہ تھی۔ یہ واقعہ ۱۸ ررمضان المبارک سن ایک نبوی کا ہے۔ اُس روز عبوری کیلنڈر کی تاریخ ۱۴ ر اگست ۶۱۰ء تھی۔

-• ◀ پاکستان زندہ باد ▶ •-

۱۴ ر اگست ۶۱۰ء جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن نازل ہونا شروع ہوا اور واقعے کے ٹھیک ۱۳۳۷ء سال بعد یہی تاریخ برصغیر کے مسلم آبادی والے حصے کے لیے بڑی اہم ثابت ہوئی۔

-• ◀ پاکستان زندہ باد ▶ •-

اہل پاکستان پر اللہ تعالیٰ کے بے شمار احسانات ہیں۔ پاکستان تو معرضِ وجود ہی رمضان المبارک کے انتہائی بابرکت مہینے میں آیا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو غزوۂ بدر کی فتح اور فتح مکہ دونوں بڑی فتوحات رمضان کے مہینے میں عطا فرمائی تھیں۔

-• ◀ پاکستان زندہ باد ▶ •-

رمضان اور پاکستان کا آپس میں بڑا گہرا تعلق ہے کیونکہ پاکستان ۱۴ ر اگست ۱۹۴۷ء/ ۲۷ ررمضان المبارک ۱۳۶۶ھ کو معرضِ وجود میں آیا اور اِنْ شَاءَ اللّٰہ تا قیامت قائم و دائم رہے گا۔

رمضان المبارک میں اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کا نزول ہوتا ہے اور اس میں ہی اللہ کی رحمت ہمیں نصیب ہوئی' وہ انمول نعمت جس میں ہم آزاد سانس لے کر مکمل آزادی کے ساتھ اپنی مذہبی رسومات ادا کر سکیں۔ صرف یہی نہیں بلکہ دوسرے تمام مذاہب کو بھی مکمل آزادی ہے۔

-• ◀ پاکستان زندہ باد ▶ •-

دِن، سال، مہینے، لمحے سب اللہ تعالیٰ کے پیدا کردہ ہیں۔ جیسے انسان، حیوان، فرشتے، جنات، پرند، چرند اور درند سب اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہیں۔ شہد کی مکھی بھی اسی کی تخلیق اور بھنورا بھی اسی کا پیدا کردہ، لیکن ان تخلیقات کے مدراج مختلف ہیں۔ اسی طرح ایام و شہور (یعنی دنوں اور مہینوں) کے درجات میں بھی فرق ہے۔

- اللہ تعالیٰ کے پیارے نبی حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی رسالت پر ایمان لانے والوں کی پوری زندگی کا محور، ہجری ماہ و سال ہیں۔

يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْاَهِلَّةِ ؕ قُلْ هِيَ مَوَاقِيْتُ لِلنَّاسِ (پ۱ سورۃ البقرہ:۱۸۹)

آپ سے پوچھتے ہیں، یہ چاند کیا ہیں؟ آپ فرمادیں کہ یہ لوگوں کے لئے اوقات کی تدریج و تقویم ہے، اوقات کے تعین کا ذریعہ ہے، ماہ و سال کا اندازہ ہے۔

حج ہو یا قربانی... شب برأت ہو یا شب معراج... شب قدر ہو یا شب عاشورہ... اللہ تعالیٰ کا پسندیدہ مہینہ رمضانُ المبارک ہو یا حضور رحمت عالم ﷺ کا محبوب مہینہ شعبان المعظم ہو... یہ سب دن اور راتیں... یہ تمام مہینے اور سال، قمری مہینوں کی تقویم اور انحصار کرتے ہیں، اس لئے ہمارا یوم آزادی بھی ایک مسلمان ہونے کے ناطے ۲۷ / رمضانُ المبارک ہی ہونا چاہئے تھا۔

یہ کوئی فرضی تاریخ نہیں اور نہ آپ اسے کوئی اتفاقی حادثہ کہہ سکتے ہیں۔ بلکہ جب برصغیر کے مسلمانوں نے پاکستان کی تخلیق کی تحریک کا آغاز کیا تو قوم مسلم کا ایک ہی نعرہ تھا:

پاکستان کا مطلب کیا؟...... لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

پھر اُمت مسلمہ خوابِ غفلت سے بیدار ہوئی...... انگڑائی لی اور لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کے لئے، یعنی پاکستان کے لئے کٹ مرنے کے لئے تیار ہوگئی۔ اس جذبہ کو آپ انیسویں صدی کا ایک معجزہ ہی کہہ سکتے ہیں کہ صرف دس سال میں تحریک

آزادی گلی گلی... کوچہ کوچہ... قریہ قریہ.... یوں پھیلی کہ ہندوستان کا کونہ کونہ ''لے کے رہیں گے ''پاکستان'' .... بن کے رہے گا ''پاکستان'' ......''پاکستان'' کا مطلب کیا؟...... لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ سے گونج اُٹھا۔ اس کلمہ کی گونج میں کاروبار قربان کئے... ملازمتیں ترک کیں ... دولت و ثروت پانی کی طرح بہادی... آگ اور خون کے طوفان دیکھے' ان میں کود ے... نہائے... مائیں... بہنیں... بیٹیاں... بچے... بوڑھے ان طوفانوں میں ڈبو دیئے۔ ننھے معصوم نیزوں کی اَنیوں پر چڑھا دیئے۔ ہندو مہاشے ماؤں کی گودوں سے بچے چھینتے اور برچھی کی سولی پر چڑھا دیتے۔ بچے کی چیخ اُبھرتی اور ماں ''پاکستان'' زندہ باد کا نعرہ لگا دیتی۔

یہ معجزہ تھا اور واقعی عقل کو خیرہ کر دینے والا کارنامہ۔ برصغیر میں یہ پھیلی ہوئی داستان سمٹی اور دُنیا کی سب سے بڑی اسلامی سلطنت ''پاکستان'' معرضِ وجود میں آئی۔ اللہ تعالیٰ قادرِ مطلق ہے' وہ یہ دِن ۱۷؍اکتوبر کو' ۲۵؍نومبر کو' ایک جنوری کو' ۲۲؍مارچ کو' ۱۴؍اپریل کو کسی بھی دن لا سکتا تھا' لیکن جس دن یوم آزادی کا سورج طلوع ہوا ...... پاکستان کی تخلیق کا اعلان ہوا...... تو وہ ۲۷؍رمضانُ المبارک تھی' جمعۃ المبارک کا دِن تھا۔ یہ جمعۃ المبارک ''جمعۃ الوداع'' تھا۔ کیا خوبصورت' پاکیزہ' تقدس میں نہائی ہوئی صبح ''لیلۃ القدر'' کی پاکیزگی سے دُھلی ہوئی صبح نمودار ہوئی۔ مسلمان ''لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ'' پڑھنے والے... اس پر کٹ مرنے والے... پاکستان کی خاطر سب کچھ قربان کر دینے والے... ایک صدی سے عید محکوماں کی عید منانے والے جھوم اُٹھے۔ مستی و بے خودی میں ڈوب گئے' اللہ اکبر کے نعروں کی گونج پڑ گئی۔

کیا آپ اس کو ایک اتفاقی امر کہہ دیں گے۔ برصغیر کی پوری اُمت مسلمہ اور عالم اسلام کے مسلمانوں کی نگاہوں کا محور' ہندوستانی' جس پہلے دن پاکستان بنا وہ پہلا دن ہی کتنا حسین' کتنا پاکیزہ' کتنا پیارا' کتنی بڑی عید تھی۔ یقیناً روحِ ایمان' لذتِ ایمان

سے سرشار ہوئی ہوگی۔لوگ ہندوستان کے مکے سے ہجرت کر کے پاکستان کے مدینے سے نظریں جمائے ہوئے سفرِ ہجرت کرنے لگے۔اس سفرِ ہجرت میں جو دُنیائے اسلام کی سب سے بڑی ہجرت تھی۔کیا کچھ نہ دیکھا ہوگا' کیا کچھ نہ برداشت کیا ہوگا؟ وہ واقعات جن کی آنکھوں کے سامنے سے گزرے' ان میں سے ابھی تک کچھ لوگ باقی ہیں جہاں میں' ان سے وہ داستانِ ہجراں' وہ داستانِ مجبوراں' وہ داستانِ بے کساں پوچھو...... تڑپتے' سسکتے' بلکتے لوگوں کی چیخوں کو سننے کے لئے اپنے کانوں سے غفلتوں اور دوریوں کے پردے ہٹا کر سن لو۔چیخیں نہ نکل جائیں تو میرا گریبان حاضر ہے۔

ہمارے اربابِ اختیار کو چاہئے تھا کہ مسلمان ہونے کے ناطے اسی مبارک دن کو ۲۷ رمضان المبارک یوم آزادی قرار دے دیتے۔حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دور میں بھی سن عیسوی موجود تھا' آپ بھی اسی عیسوی تقویم کو سامنے رکھتے۔ایک نئی الجھن' ایک نئی پریشانی' میں کیوں اُلجھے صرف اس لئے کہ

''خاص ہے ترکیب میں قوم رسولِ ہاشمی صلی اللہ علیہ وسلم''

آپ نے سن عیسوی کو ٹھکرادیا اور سن ہجری کا آغاز کیا۔ماہ وسال ہجری کے مطابق واقعات وحادثات کو جمع کرنے کے لئے کمیٹیاں تشکیل دی ہوں گی۔عربوں کے حافظے اور مستحکم ترین حافظے کو بنیاد بنا کر بارہ پندرہ سال پرانے صفحات تاریخ کو ترتیب دیا ہوگا۔اس پر تحقیق و تدقیق کے پہرے بٹھائے ہوں گے۔واقعات کی تاریخوں کو تنقیدی عینک کے ساتھ جانچ پڑھال کر کے لکھا گیا ہوگا۔آخر اس کی کیا وجہ تھی؟ اس کی وجہ صرف اپنا تشخص' علیحدہ تشخص برقرار رکھنا مقصود تھا۔جبکہ ہمارے پاس تو سب کچھ تیار شدہ تھا۔ہم نے پہلے دن ہی آزادی کے مکان کی پہلی اینٹ ہی ٹیڑھی رکھ دی اور آزاد ہو کر بھی غلامی' عیسائیت کا کالوہ نہ اُتار سکے۔

خشت اوّل چوں نہد معمار کج
تا ثر یا می رود دیوار کج

سوال پیدا ہوتا ہے کہ دُنیا کے ہر ملک میں' ہر قوم کی اپنی اپنی تقویم موجود ہے۔ جو مروج بھی ہے۔ ہندوستان میں بکرمی تقویم موجود ہے۔ ایران میں ان کی اپنی تقویم ہے۔ ان کے مہینوں کے اپنے نام ہیں۔ چینیوں کی اپنی تقویم ہے۔ جو اپنے ملک میں مروج ہے۔ برصغیر کے مسلمانوں اور ہندوؤں کو کیا ہوا کہ یہ اپنی تقویم کے احساسِ کمتری سے باہر نہ نکل سکے۔ نہ تو ہندوؤں نے بکرمی تقویم کو اختیار کیا اور نہ مسلمانوں نے ہجری تقویم کو اختیار کیا' بڑی عجیب سی بات ہے۔

اگر ہم ۲۷ رمضانُ المبارک کو یوم آزادی مناتے تو ہمارے سامنے ۱۴ اگست کے یوم آزادی کے تقدس کی جس طرح دھجیاں اُڑائی جارہی ہیں' ایسا نہ ہوتا' یقیناً ایسا نہ ہوتا۔ رمضانُ المبارک کی بہار ہو..... ہر پاکستانی روزہ دار ہوتا..... زبانوں پر اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی حمد وثناء ہوتی..... مقدس نعتوں کے ترانوں کے ساتھ احترام رمضانُ المبارک..... لیلۃ القدر کی پاکیزگیوں میں ڈھلی ہوئی صبح ہوتی اور آزادی کے ترانے بھی اس تقدس آمیز ماحول میں رچ بس جاتے۔ قرآن خوانیاں ہوتیں..... شہداء کو ایصالِ ثواب کیا جاتا..... افطاریوں کے اہتمام ہوتے اور ہماری نسل جس طرح ۱۴ اگست کو شتر بے مہار ہو کر پوری اُمت اسلامیہ کے لئے وبالِ جان بن جاتی ہے' ایسا نہ ہوتا اور یقیناً ایسا نہ ہوتا۔ بگڑے ہوئے نوجوان اپنی بہنوں کے سروں سے دوپٹے نہ اُتارے۔ موٹر سائیکلوں کی بفلیں نکال کر نیند حرام نہ کرتے۔ ایک پہیے پر موٹر سائیکل چلاتے ہوئے ایک ہی دن میں ایک ہی شہر میں نو نو جنازے نہ اُٹھتے اور یوں موت کی آغوش میں نہ جاتے۔

ارے لوگو! اُٹھو ہوش میں آؤ۔ اگر مزید ہلاکتوں سے بچنا چاہتے ہو۔ مزید ذلتوں

سے محفوظ رہنے کی آرزو ہے تو اگر چہ ہماری بیری کے بیر اب بہت زیادہ بکھر چکے ہیں جن کا چننا محال ہے، لیکن صبح کا بھولا شام کو گھر لوٹ آئے، اپنی خطاؤں کی معافی مانگ لے، رو رو کر پہلے دن کی رکھی ہوئی ٹیڑھی اینٹ رکھنے پر ندامت ہو، تو اس اینٹ کو اُکھاڑ پھینکو۔ آؤ نصف صدی پیچھے لوٹ چلیں پھر اسی طرح ۲۷ر رمضانُ المبارک کے مقدس لمحات کو ہی یوم آزادی قرار دے لیں، سجدوں سے پیشانیاں آباد کر لیں، اپنے بچوں کو بتائیں عید آزاداں اور عید محکوماں کا کیا فرق ہے۔ آزاد ہو کر غیروں کی غلامی کا پٹہ پہن کر جینا کیسا ہے اور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی کا پٹہ پہن کر جینا کیسا ہے۔ ایک طرف پاکیزگی ہے، تقدس ہے، معصومیت ہے ...... دوسری طرف شیطانیت ہے، ابلیسیت ہے۔ شیطانیت اور ابلیسیت سے لوگوں کا جینا حرام کرنا ہے اس لئے فیصلہ کر اور جلدی فیصلہ کر، فیصلہ تیرے ہاتھوں میں ہے۔

حسن اتفاق

حسن اتفاق دیکھو کہ تقسیم ہند کے فارمولے کے تحت بھارت کو بطورِ بڑے ملک کے ۱۴ر اگست ۱۹۴۷ء کو آزادی حاصل کرنا تھی جبکہ پاکستان کا قیامِ آزادی ۱۵ر اگست ٹھہرا تھا۔ تاہم ہندو جوتشیوں، پنڈتوں اور رمّالوں نے ۱۴ر اگست کو بھارت کے لئے اشبھ اور امنگل (نجس) قرار دیا۔ اس پر لارڈ ماؤنٹ بیٹن نے قائد اعظم سے درخواست کی کہ بھارت کی بجائے پاکستان کو ۱۴ر اگست سے آزاد مملکت قرار دیا جائے، اور ۱۴ر اگست ۱۹۴۷ء کو رمضان المبارک ۱۳۶۶ھ کی ستائیسویں تاریخ تھی، یعنی وہ مبارک دن جب قرآنِ پاک کا نزول ہوا۔

کیا یہ محض اتفاق تھا یا مشیّتِ ایزدی تھی؟ یہ تاریخ ایک دن پہلے یا بعد بھی تو ہو سکتی تھی؟ کیا اس ردوبدل میں قدرت کا ہاتھ دکھائی نہیں دیتا؟ یقیناً مشیت اِیزدی میں یہ

لازم وملزوم رکھے گئے کہ قرآن، رمضان اور پاکستان میں چولی دامن کا ساتھ رہے۔

ماہِ رمضانُ المبارک میں ہمارے پیارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر قرآن کریم کا نزول ہوا، ماہِ رمضانُ المبارک میں ہی اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب ﷺ کے طفیل ہمیں ''قرآنی نظام'' قائم کرنے کی غرض سے پاکستان جیسی نعمت قائداعظم کے ہاتھوں عنایت فرمائی...اسی بات کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے نواب بہادر یار جنگ نے ایک موقعہ پر فرمایا تھا:

''یہ دبلا پتلا داڑھی منڈا انسان جناح نہیں خدا کا فضل ہے''

بانیٔ پاکستان قائداعظم محمد علی جناح رحمۃ اللہ علیہ نے قیامِ پاکستان کے بعد تحدیث نعمت کے طور پر بجا طور پر فرمایا تھا: ''یہ مشیت ایزدی ہے... یہ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کا رُوحانی فیضان ہے کہ جس قوم کو برطانوی سامراج اور ہندو سرمایہ دار نے قرطاسِ ابیض (کورے کاغذ) سے حرفِ غلط کی طرح مٹانے کی سازش کر رکھی تھی آج وہ قوم آزاد ہے''۔

یارب میرے وطن پر رحمت کے سائے رکھنا
دشمن کی ہر نظر سے اس کو بچائے رکھنا
تو نے یہ پاک خطہ ہم کو عطا کیا ہے
تیرے ہی لطف سے یہ گلشن ہرا بھرا ہے

قیامِ پاکستان کی مبارک گھڑی

پروفیسر احسان الحق چیمہ صاحب اپنی تصنیف 'فلسفۂ زندگی'' کے باب ہفتم ''پاکستانیات'' میں رقمطراز ہیں:

اس چیز کو محسوس کر کے انسان ورطۂ حیرت میں ڈوب جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے

پاکستان کے قیام کے لئے کیسی بابرکت گھڑی کا انتخاب کیا؟ یہ ایک حقیقت ہے کہ پاکستان کا قیام لیلۃ القدر کو ہوا اور صبح ۱۴ اگست کو جمعۃ المبارک کا دن تھا۔ یعنی قیامِ پاکستان کے لئے اللہ تعالیٰ نے ماہِ رمضانُ المبارک کا انتخاب فرمایا اور اس میں بھی ''خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَھْر'' رات کا انتخاب کیا جس کی صبح کو جمعۃُ المبارک کا دن تھا۔ اب جبکہ یہ تمام صفات ایک ہی موقع پر جمع کر دی گئیں تو وہ موقع یعنی قیامِ پاکستان کتنا بابرکت ہوگا۔ اس کا اندازہ ہر مسلمان کو باآسانی ہو جاتا ہے اور اسے یہ بھی احساس ہو جاتا ہے کہ پاکستان کا قیام یونہی بے مقصد نہیں ہے۔ اس سے اللہ تعالیٰ کوئی بہت ہی نیک کام لینا چاہتا ہے اور ویسے بھی حضور ﷺ کا فرمان ہے کہ آپ کو ہند سے ٹھنڈی ہوا کے جھونکے آئے۔ بقولِ علامہ اقبال:

میرِ عرب کو آئی ٹھنڈی ہوا جہاں سے
میرا وطن وہی ہے، میرا وطن وہی ہے

-• ◀ ❁پاکستان زندہ باد❁ ▶ •-

انگریز نے تو آزادیٔ ہند کے لیے جون ۱۹۴۸ء کا وقت طے کر رکھا تھا۔ یہ تو اللہ تعالیٰ ہی ہے جس نے نئے وائسرائے ہند ماؤنٹ بیٹن کے دل میں یہ بات ڈال دی کہ کام کو جلدی نپٹا دو۔ لہٰذا اس کی سفارش پر ۱۴ اگست ۱۹۴۷ء کی نئی تاریخ آزادیٔ ہند کے لیے طے کی گئی۔

-• ◀ ❁پاکستان زندہ باد❁ ▶ •-

قائداعظم انگریزوں اور ہندوؤں کی سازشوں کا توڑ کرنا جانتے تھے جس کی دلیل ہے کہ تمام تر رکاوٹوں کے باوجود پاکستان معرضِ وجود میں آ گیا۔

تاریخ کی تبدیلی

۳/ جون ۱۹۴۷ء کو آل انڈیا ریڈیو دہلی سے ہندوستان کے وائسرائے لارڈ ماؤنٹ بیٹن نے تقسیم ہند کا منصوبہ پیش کیا تو اس کے بعد ہندو لیڈروں کے علاوہ قائد اعظم محمد علی جناح رحمۃ اللہ علیہ اور سردار بلد یو سنگھ نے بھی خطاب کیا۔ اس میں ہندوستان کے موجودہ مسائل کا حل ملک کی منصفانہ تقسیم کو تجویز کیا گیا تھا۔ اس منصوبے میں اور اس سے قبل ۲۰/ فروری ۱۹۴۷ء کو انگلستان کے دارُالعلوم میں وزیر اعظم لارڈ ایٹلی کی تقریر میں تقسیم ہند کے لیے جون ۱۹۴۸ء تاریخ ہی مقرر کی گئی تھی۔

اس طرح ۳/ جون ۱۹۴۷ء سے جون ۱۹۴۸ء تک تقریباً ایک سال کا دورانیہ تھا جس میں تقسیم کے سارے معاملات بہ حسن وخوبی حل ہو جاتے اور دونوں آزاد ہونے والے ممالک اپنے اپنے اثاثے اور ریاستوں سمیت دیگر علاقوں کا بھی فیصلہ کر لیتے' مگر لارڈ ماؤنٹ بیٹن کی کانگریس نوازی اور مسلم لیگ سے تعصّبانہ رویے نے یہ رنگ دکھایا کہ پہلے تو وہ تقسیم ہند کے مطالبے مؤخر کرنے کے بارے میں دباؤ ڈالتا رہا' بعد میں اُس نے آل انڈیا مسلم لیگ کے صدر قائد اعظم محمد علی جناح رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے تجویز رکھی کہ کانگریس نے مجھے آزاد انڈیا کا گورنر جنرل منتخب کرلیا ہے۔ اس لیے مسلم لیگ بھی مجھے آزاد پاکستان کا گورنر جنرل منتخب کرے تاکہ مشترکہ گورنر جنرل دونوں ممالک کا انتظام بہ حسن خوبی چلا سکے۔ اُسے یہ گمان تھا کہ شاید مسلمانوں میں آزاد ملک کے انتظامات چلانے کی صلاحیت نہیں ہے۔ قائد اعظم محمد علی جناح رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے محدود اختیارات کے سبب اس مطالبے کو ماننے سے انکار کیا اور کہا کہ اس کا فیصلہ کرنے کا اختیار تو مسلم لیگ کونسل کے پاس ہے' اس پر ماؤنٹ بیٹن چیں بجبیں ہوا' اُس نے غصے میں آکر مسلمانوں کو نقصان پہنچانے کی غرض سے جون ۱۹۴۸ء کی تاریخ کم کر کے

۱۵/اگست ۱۹۴۷ء کو آزادی دینے کا اعلان کیا اور شاہِ برطانیہ سے اس کی منظوری بھی لے لی۔ اُس کا خیال تھا کہ اس قدر جلد بازی میں مسلمانوں کو انتہائی بے سروسامانی میں مُلک دینے سے ان کے سارے معاملات بگڑ جائیں گے اور مسلمان سنبھل نہ سکیں گے۔ ایسے ہی گمان کے پیش نظر کانگریسی رہنماؤں کا بھی دعویٰ تھا کہ پاکستان آزادی کے کچھ عرصے بعد ہی پکے پھل کی طرح انڈیا کی گود میں گرے گا۔

ادھر سازشوں کے تانے بانے بُنے جارہے تھے اور دوسری جانب اللہ رب العزت مسلمانوں کو عزت اور عروج دینا چاہ رہے تھے۔ قائداعظم محمد علی جناح رحمۃ اللہ علیہ کو جب پتا چلا کہ ماؤنٹ بیٹن نے آزادی دینے کا عرصہ کم کرکے ۱۵/اگست ۱۹۴۷ء کردیا ہے تو اُنہوں نے وائسرائے کو لکھا کہ وہ آزادی کے لئے جون ۱۹۴۸ء کی تاریخ ہی رہنے دیں' مگر وائسرائے نہ مانا' تب قائداعظم محمد علی جناح رحمۃ اللہ علیہ نے بحیثیت گورنر جنرل پاکستان وائسرائے کو حکماً لکھا۔

''پاکستان کو ۱۵/اگست سے ایک روز پہلے ۱۴/اگست کو قائم ہونا ہے'' اس لیے وائسرائے اپنی آخری الوداعی تقریر کے لیے ۱۴/اگست کو کراچی پہنچ گیا۔

قائداعظم محمد علی جناح رحمۃ اللہ علیہ کی اس سیاسی بصیرت نے پاکستان کے وجود کو انفرادیت عطا کردی اور پاکستانی قوم کی منفرد شان وشوکت ہمیشہ کے لئے قائم کردی۔ اُنہوں نے دُنیا سے یہ تسلیم کرالیا کہ ہندوستان آزاد نہیں ہوسکتا جب تک پاکستان نہ بن جائے۔

یہ تاریخی حقیقت ہے کہ ۱۵/اگست جو ہم پر تباہی و بربادی کے لیے ٹھونسی جارہی تھی ۱۴/اگست میں تبدیل ہوکر ہمارے لیے جشنِ استقلال بن گئی۔ ۱۴/اگست ۱۹۴۷ کو ہجری تاریخ ۲۷/رمضان ۱۳۶۶ھ تھی۔ یہ بھی حسن اتفاق ہے کہ یہ رات بھی لیلۃ القدر تھی۔

نزولِ قرآن کے آغاز کے وقت عیسوی تاریخ ۱۴/اگست تھی اور قیام پاکستان کے وقت بھی' واقعات میں ایک ہزار تین سو ستتر (۱۳۷۷) سالوں کا فرق ہے' اس فرق کے

باوجود دونوں میں ایک قدر مشترک ہے اور وہ ہے اسلام' قرآنِ مجید کا نزول اسلام کے فروغ کے لئے ہوا۔ پاکستان بہ قبول حضرت قائد اعظم محمد علی جناح رحمۃ اللہ علیہ اسلامی اصولوں کے تجربات کے لئے وجود میں آیا تھا۔ یہ لیلۃ القدر کی برکت ہی ہے کہ اگر ہم غور کریں تو سورۃ رحمٰن میں اللہ تعالیٰ نے جن جن نعمتوں کا ذِکر کیا ہے وہ ہمارے پیارے ملک پاکستان میں موجود ہیں۔ اس عطا کے لئے ہم پر اللہ تعالیٰ کا شکر بھی واجب ہے۔

جشنِ آزادی ۲۷ رمضان

پاکستان کا قیام شب قدر' جمعۃ الوداع ماہ رمضان المبارک ۱۳۶۸ھ بمطابق ۱۴/ اگست ۱۹۴۷ء عمل میں آیا۔ ظہورِ پاکستان کا یہ عظیم دن جمعۃ الوداع ماہ رمضان المبارک اور شب قدر جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے' محض اتفاق نہیں ہے بلکہ خالق و مالک کائنات کی اس عظیم حکمت عملی کا حصہ ہے جس سے رمضان' قرآن اور پاکستان کے ضامن اور آزادی کے محافظ ہیں۔ عیدِ آزادی ہمارا تمدنی' تہذیبی تہوار ہے۔ اس کو اِسلامی ہجری' قمری کیلنڈر کے مطابق منایا جانا چاہیے۔ تحریک پاکستان ایک نظریاتی' ملی تحریک تھی جس کا مقصد ہندی' فرنگی تمدنی تسلط سے آزادی حاصل کرنا تھا۔ ۲۷ رمضان آزادی و تشکر کا یوم سعید ہے جس کو بھول جانا ناسپاہی ہے۔ عیسوی کیلنڈر سے نجات اور اسلامی ہجری کیلنڈر کا اختیار کرنا آزادی کا روحانی اور فکری ایمانی تقاضا ہے۔ اِسلام ایک مکمل ضابطہءحیات ہے اس کا اپنا سیاست' معیشت و معاشرہ عدل و احسان عفت و طہارت او تقویم کا نظام ہے۔ جو ہجری قمری ہے اور دُنیائے عرب میں رائج ہے۔ اِسلامی عبادات و تاریخ کی روایات بھی ہجری قمری کیلنڈر کے حوالے سے ریکارڈ پر ہیں۔

دو قومی نظریہ در حقیقت اِسلام کے عقائد و اعمال کا نام ہے۔ قائد اعظم محمد علی جناح رحمۃ اللہ علیہ بانی پاکستان اس نظریاتی اساس کے پاسدار تھے۔ وہ قرآن حکیم ہی کو پاکستان کا

آئین وقانون تصور کرتے تھے۔ علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ صرف اسلامی نظام کے حوالے سے ہی مسلمانان ہند کی تحریک آزادی کے علمبردار تھے۔ بانیان پاکستان کی فکر سے دوری آزادی کی برکات سے محرومی کا باعث ہو سکتی ہے۔ قمری اعتبار سے اس دفعہ کی عید آزادی جو پاکستان کی ۶۸ ویں سالگرہ ہے ہمارے لئے یوم احتساب کا درجہ رکھتی ہے کہ ہم اپنی آزادی کی حفاظت کے اہل بھی ہیں کہ نہیں؟ اگر ہم یوم آزادی کی تاریخ کو اسلامی حوالے سے تسلیم کرانے میں اس حد تک معذور ہیں تو آزادی کے تحفظ کی ضمانت کیا ہے؟ ۱۴/اگست یوم آزادی پر مقتدر حضرات کا اعتراض یہ ہے کہ اگر ۲۷ رمضان کو یوم آزادی منایا جائے تو رمضان کی وجہ سے کئی تقریباتی عمل پذیر نہیں ہو سکتے۔ میرا اتنا کہنا ہے کہ ۲۷ رمضان کو یوم آزادی قرار دے دیں۔ پوری قوم اس رات لیلۃ القدر ختم قرآن کی وجہ سے مساجد میں سربسجود ہوتی ہے۔ اس سے بہتر تشکر کا موقع کون سا ہو سکتا ہے۔ صرف صدر وزیر اعظم کے پیغام مبارکبادی ذرائع ابلاغ پر قوم کو پہنچائے جائیں اور فوج مارچ پاسٹ کرے۔ جنگ بدر میں لشکر اسلام نے کفار سے جنگ جیتی ہے تو پاکستان کی اسلامی فوج حالت روزہ میں تقریباتی مظاہرے سے ہر گز نہ گھبرائے نہ اکتائے گی بلکہ وہ تو ہر وقت ہر موسم میں دفاع وطن کے لئے تیار ہے۔ ہمارے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کسی غیر قوم سے مشابہت رکھتا ہے وہ انہی میں سے ہے۔ پاکستان اللہ تعالیٰ نے ماہ رمضان المبارک کی ستائیسویں شب لیلۃ القدر کو عطا فرمایا۔ قرآن و رمضان سے پاکستان کی نسبت محض اتفاق نہیں بلکہ قدرت کاملہ کی عظیم حکمت عملی ہے جس کے ذریعے اہل پاکستان سے ملت اسلامیہ کی نشاۃ ثانیہ کا کام لینے کا موقع فراہم کرنا مقصود ہے۔ پاکستان دنیائے اسلام میں صرف ایک ملک ہے جو نظریاتی حوالے سے وجود میں آیا اس کا نام "پاکستان" خود اس پر دلیل ہے۔ ۱۴ اگست کو تقریبات پر اٹھنے والے کو کروڑ وروپے کے اخراجات سے نجات اور بغیر کسی خرچ کے

لیلۃ القدر کی تقریب دعا و تشکر اسلامی اقدار کی برکات میں سے ہے جس سے استفادہ کی یہ فقیر ارباب بست و کشاد اور قوم سے مخلصانہ اپیل کرتا ہے کہ یوم آزادی پاکستان اور تاریخ قیام پاکستان ۲۷ رمضان المبارک قرار دی جائے تاکہ قرآن' رمضان' مسجد کے رشتے استوار ہوں' قومی وقار و نظریات کو استحکام ملے۔ آمین! شب قدر قدردانِ حقیقت آبروئے صحافت محافظ نظریہ پاکستان محترم مجید نظامی کے وصال حق کی امین ہے' ان مقبول ساعتوں میں بانی پاکستان قائداعظم محمد علی جناح' مصور پاکستان حکیم الامت علامہ محمد اقبال' حمید نظامی' مجید نظامی مرحوم کے درجات بلند اور ادارہ نوائے وقت کو پاکستان نظریۂ پاکستان کا پاسبان ہونے کا اعزاز منظور فرمائے۔

پاکستان زندہ باد

سیاسی محاذ کی پیش رفت بھی قابل غور ہے اور کچھ ایسے ہی اشارے دیتی ہے۔ انگریز بہرحال ہندوستان کو متحد رکھنا چاہتے تھے اور وہ اسی فریم ورک میں ہندوستان کے مسئلے کا حل تلاش کرنے کے لئے سرگرداں تھے۔ اس ضمن میں بہت سی کوششیں کی گئیں لیکن مشیت ایزدی یہی تھی کہ وہ بارآور نہ ہوئیں۔ یہاں کابینہ مشن پلان کا ذِکر ضروری معلوم ہوتا ہے کیونکہ اسے مسلم لیگ نے قبول کرلیا تھا اور یوں حصول پاکستان دس برس کے لیے ملتوی ہو سکتا تھا کیونکہ کابینہ پلان کے مطابق مختلف گروپ دس سال کے بعد اس انتظام سے باہر نکل سکتے تھے۔ مشیت ایزدی یہی تھی کہ پاکستان کا قیام دس سال کے لیے ملتوی نہ ہو۔ چنانچہ کانگریس نے اس پلان کو مسترد کر دیا اور یوں انگریزوں کے پاس ہندوستان کو تقسیم کرنے کے علاوہ کوئی چارہ نہ رہا۔

تقسیم ہند کے اس پہلو پر بھی ذرا غور کیجیے کہ برطانوی حکومت نے ہندوستان کو جون ۱۹۴۸ء میں تقسیم کرنے کا اعلان کیا تھا۔ ماؤنٹ بیٹن مارچ ۱۹۴۷ء میں وائسرائے بن کر آیا تو حالات کا جائزہ لے کر اس کے نتیجے پر پہنچا کہ تقسیم کو زیادہ عرصہ تک لٹکائے

رکھنا نہایت خطرناک ہوگا۔ چنانچہ اس نے برطانوی حکومت کو قائل کیا کہ ہندوستان کو جلد از جلد تقسیم کر کے آزادی دے دی جائے۔ یوں اعلان آزادی اور قیام پاکستان کے لیے ۱۴ اور ۱۵ اگست کی نصف شب کا انتخاب کیا گیا جو مسلمانانِ پاکستان کے لیے نہایت نیک شگون، مبارک موقعہ اور صاحبانِ نظر و باطن کے لیے مشیت ایزدی کا واضح اشارہ تھا۔ کیون کہ یہ رات "شب قدر" تھی، یہ مہینہ رمضان المبارک کا مہینہ تھا اور پندرہ اگست، ہمارا پہلا یوم پاکستان، جمعۃ الوداع کے روز منایا جانا تھا۔ یہ رَمزیں صرف رَمز شناس ہی سمجھ سکتے ہیں اور یہ اِشارے صرف اُن کے لیے ہوتے ہیں جن کے باطن منور اور دِل شفاف ہوتے ہیں۔

ایسی باتوں پر توہم پرستی، رجعت پسندی اور ضعیف الاعتقادی کا طعنہ دینے کی بجائے غور و فکر کرنا چاہیے۔ ﴿اقبال، جناح اور پاکستان: ۲۰/ ڈاکٹر صفدر محمود﴾

-◆ ◀ پاکستان زندہ باد ▶ ◆-

جشن آزادی ۲۷ رمضان

پاکستان کا قیام شب قدر، جمعۃ الوداع ماہ رمضان المبارک ۱۳۶۸ھ بمطابق ۱۴/ اگست ۱۹۴۷ء عمل میں آیا۔ ظہورِ پاکستان کا یہ عظیم دِن جمعۃ الوداع ماہِ رمضان المبارک اور شب قدر جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے، محض اتفاق نہیں ہے بلکہ خالق و مالک کائنات کی اس عظیم حکمت عملی کا حصہ ہے، جس سے رمضان، قرآن اور پاکستان کے ضامن اور آزادی کے محافظ ہیں۔ عید آزادی ہمارا تمدنی، تہذیبی تہوار ہے۔ اس کو اِسلامی ہجری، قمری کیلنڈر کے مطابق منایا جانا چاہیے۔ تحریک پاکستان ایک نظریاتی، ملی تحریک تھی جس کا مقصد ہندی، فرنگی تمدنی تسلط سے آزادی حاصل کرنا تھا۔ ۲۷ رمضان آزادی و تشکر کا یوم سعید ہے۔

مدینہ طیبہ اور پاکستان

پاکستان کو ہم بے شک اسلام کا مدینہ الثانی کہہ سکتے ہیں۔ مدینہ شریف بھی ہجرت کے نتیجے میں معرضِ وجود میں آیا تھا اور اسلامی ریاست کی تکمیل فتح مکہ کے بعد ہی ہوئی اور اسی طرح قیامِ پاکستان کی تکمیل بھی فتح ہند کے بعد ہی ہو سکے گی اور اسی چیز کی بشارت حضور ﷺ نے دی ہے کہ قربِ قیامت دو ہی لشکر نجات پانے والے ہوں گے۔ ایک وہ جو ہند کی لڑائی میں شریک ہوگا اور دوسرا وہ جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی مدد کو جائے گا۔

پاکستان زندہ باد

ریاستِ مدینہ کلمہ ''لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ'' کے نام پر وجود میں آئی تھی اور تحریکِ پاکستان بھی' پاکستان کا مطلب کیا؟ ''لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ'' کی مرہونِ منت ہے۔ گویا یہ کلمۂ توحید پاکستان کی اساس ہے' اسی کلمہ توحید کی خاطر لوگوں نے لاکھوں کی تعداد میں ہجرت کی اور وطن' جائیداد اور جان کی قربانیاں دے کر حصارِ وطن قائم کیا' اس لیے کہا جاتا ہے کہ پاکستان کی بنیادوں میں شہیدوں کا لہو ہے۔

پاکستان زندہ باد

اِسلام اور پاکستان کا بڑا گہرا تعلق ہے کیونکہ پاکستان کی بنیاد ''لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ'' پر ہے۔ وہ دن آج بھی ذہن میں لائیں تو بڑا سکون ملتا ہے جب پوری قوم کا ایک ہی نعرہ تھا......اور ہے:

پاکستان کا مطلب کیا؟ ''لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ''

پاکستان پوری دُنیا میں واحد ملک ہے جو کلمہ کی بنیاد پر بنا تھا۔ پاکستان دو قومی نظریہ کے تحت بنا تھا۔ دو قومی نظریہ کے متعلق قائداعظم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

''ہم پاکستان کی صورت میں ایسی تجربہ گاہ چاہتے ہیں جہاں اسلام کے اصولوں کو آزادانہ طور پر اپنا سکیں''۔

پاکستان زندہ باد

اِسلام کے نام پر اور اِسلام کی خاطر پہلی مملکت اھ (پہلی ہجری) میں مدینہ منورہ میں وجود میں آئی۔ اس سے اِسلام کو کھڑا ہونے کی جگہ ملی۔ اِسلامی لائحہ حیات (شریعت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم) کے اجتماعی نفاذ کا آغاز ہوا اور اِسلام کو دُنیا میں آگے بڑھنے کے لیے تختہ جست میسر آیا۔ اس کے تقریباً ساڑھے تیرہ سو برس بعد ایک مرتبہ پھر اِسلام کے نام پر اور اِسلام کی خاطر ایک مملکت وجود میں آئی جس کا نام پاکستان ہے۔

جب مدینہ منورہ کی اِسلامی ریاست وجود میں آئی' اُس وقت بھی ہر طرف جھوٹے خداؤں کا چرچا تھا۔ نسل اور رنگ کی پوجا تھی۔ خدائے واحد اور احترام اِنسانیت کا نام لیوا کوئی نہ تھا۔ پاکستان کے قیام کے وقت بھی دُنیا میں ہر طرف نسل' قومیت' وطنیت' مادیت' اشتراکیت اور سرمایہ داری کی پرتش تھی۔ خدائے واحد کا نام لینا نعوذ باللہ' جہالت اور رجعت پسند سمجھا جاتا تھا۔ اور اِسلامی لائحہ حیات (شریعت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم) کے عملاً برتر ہونے کا تصور تو شاید بڑے بڑے علماء کے ذہنوں سے بھی دور ہو چکا تھا۔ اِس لحاظ سے دیکھا جائے تو قیام پاکستان اِسلام کی نشاۃِ ثانیہ کی طرف پہلا ٹھوس عملی قدم ہے' جس سے بفضلہ تعالیٰ ہمارا کارواں پھر صحیح سمت جادہ پیما ہوا۔

ہمارے علماء کا ذِہن اس قدم کی انقلابی اہمیت کی طرف بہت کم گیا ہے' لیکن بعض مغربی مفکرین نے اسے محسوس کیا ہے۔ ایک برطانوی مصنف کیتھ کریگ اپنی

تصنیف ''موجودہ اِسلام میں دشواری'' میں لکھتے ہیں: ''پاکستان بطورِ تصور، پالیسی اور امرِ واقعی دورِ حاضر میں اِسلام کے بارے میں مسلمانوں کے نقطہءِ نظر کا یقینی مظہر ہے۔ پاکستان نے اِسلام کو واضح اور معین کرنے کے سلسلہ میں وہی کام کیا ہے جو ساتویں صدی عیسوی میں ہجرت (نبوی صلی اللہ علیہ وسلم) نے کیا تھا''۔ یہی مصنف آگے جا کر لکھتا ہے:

''اِسلام کے نام اور اِسلام کی خاطر ایک مملکت کا قیام اِسلامی ریاست کے سارے تصور کو آگے لے آیا ہے''۔

ایک اور مصنف ایرک ڈبلیو تھین اپنی کتاب ''اِسلام کو سمجھنے کی خاطر چند قدم'' میں قیامِ پاکستان کو اِسلام کے بعض دلچسپ اور یکتا واقعات میں سے ایک (واقعہ) قرار دیتا ہے۔

سِرِ خدا کہ عارف سالک بکس نہ گفت
دَر حیرۃ کہ بادہ فروش اَز کجا شنید

(حافظ)

ہمیں یہ نہیں بھولنا چاہیے کہ پہلی اِسلامی ریاست جو مدینہ منورہ میں قائم ہوئی تھی وہ ایک آئیڈیل اِسلامی ریاست تھی۔ حضورِ اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کی بنیاد رکھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی اس کے سربراہ تھے۔ اس کا نظام چلانے والے لوگ وہ بڑی بڑی شخصیتیں تھیں جنہیں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فیضِ نظر نے بنایا، سنوارا اور پروان چڑھایا تھا۔ نتیجۃً ایک ایسے معاشرے کا قیام تھا جس میں معمولی مزدور سے لے کر بڑے سے بڑے عہدیدار تک ایسے لوگوں کی اکثریت تھی جو اولیاء سے بڑھ کر تھے۔ مدینہ منورہ کی اِسلامی مملکت صرف اُسی دور کے لیے نہیں بلکہ رہتی دُنیا تک ہر دور اور ہر ملک کے لیے مثالی، باعثِ صد افتخار و ناز ہے۔ دوسری طرف پاکستان نے صرف اس عزم اور مقصد کے ساتھ ایک خطہ زمین حاصل کیا ہے کہ یہاں اِسلامی لائحہ حیات کو عملاً نافذ

کرنا ہے۔ ظاہر ہے کہ یہ کام نیچے سے اوپر چڑھنے کا ہے اور اس میں نہ صرف بہت سی مشکلات پیش آئیں بلکہ وقت بھی لگے گا۔ بالخصوص اِس لیے کہ ہمارے درمیان وہ شخصیتیں مفقود ہیں جو روشن دِل، روشن دماغ، جذبۂ عمل سے بے تاب اور بے لوث ہوں۔ لیکن جیسے بھی ہیں کام تو بہرحال سرانجام پانا ہے اور ہمارے ہی ذریعے سرانجام پانا ہے اِنْ شَاءَ اللّٰہُ العزیز۔

پہلے تو ہمارے ذہن میں یہ ہونا چاہیے کہ اس وقت دُنیا کن زبردست مسائل سے دوچار ہے اور اسلامی لائحہ حیات انہیں سلجھانے میں کیسے مفید ثابت ہوسکتا ہے۔ ترقی یافتہ وسائل نقل وحمل کے باعث اب ساری دُنیا سمٹ کر ایک چھوٹے سے علاقے کی طرح ہو چکے ہیں اور مختلف ملکوں، نسلوں اور رنگوں کے اِنسان باہم اس قدر قریب آ چکے ہیں جیسے وہ ایک ہی شہر یا علاقہ کے بسنے والے ہوں اور ان میں سے ہر ایک کے مسائل بھی دوسروں پر اسی طرح اثر انداز ہوتے ہیں۔ اب کوئی ملک، قوم یا نسل دوسروں سے الگ تھلگ زندگی بسر نہیں کرسکتی۔

پاکستان کی محبت اِسلام ہی کی محبت کا ایک رُخ ہے، اِس لیے کہ

۱)۔ پاکستان اِسلام کے نام پر اور اِسلام کی خاطر وجود میں آیا ہے۔

۲)۔ پاکستان دورِ جدید میں اِسلام کی تجربہ گاہ اور اس کے دُنیا میں آگے بڑھنے کے لیے تختۂ جست ہے۔

۳)۔ اہل پاکستان دورِ اوّل کے عربوں کی طرح اِسلام ہی کو اپنا قومی مقصد قرار دے چکے ہیں۔

﴿پاکستان کا پس منظر اور پیش منظر: ۱۶۳/۳۰ از میاں عبدالرشید﴾

یہ پاکستان مدینے کے بعد دوسری اِسلامی نظریاتی ریاست ہے۔ مدینہ طیبہ اور پاکستان میں دیکھ لیں کتنی مماثلت ہے۔ مسلمانوں نے مدینہ بھی مشرکوں سے چھین

کے لیا تھا' ہمارے بڑوں نے بھی پاکستان مشرکوں سے چھین کے بنایا۔ مدینہ طیبہ میں بھی ہجرت تھی' پاکستان میں بھی ہجرت ہے۔ مدینہ طیبہ میں بھی بہت سے مسلمان پیچھے مکے میں رہ گئے تھے' یہاں پاکستان میں بھی بہت سے مسلمان پیچھے ہندوستان میں رہ گئے۔ مدینہ طیبہ اُمت مسلمہ کے اَحیاء کا مرکز ہے' پاکستان بھی اللہ کے فضل وکرم سے ایک اِسلامی نظریاتی ریاست ہے' پاکستان بھی اِنْ شَاءَ اللّٰہُ اُمت مسلمہ کے اَحیاء کا مرکز ہے۔ اب ایک بہت ہی اہم کام جو ہونا ہے' اِنْ شَاءَ اللّٰہُ ہو کر رہے گا' اِنْ شَاءَ اللّٰہُ ہم اپنی زندگیوں میں دیکھیں گے جیسے مدینہ طیبہ سے جا کے مکہ فتح کیا گیا تھا۔ اللہ کی قسم! ہم بھی پاکستان سے جا کے ہندوستان میں ''ریڈیو پاکستان دہلی'' کا نعرہ لگائیں گے۔ لال قلعہ دہلی پر پاکستان کا پرچم لہرائیں گے اور ہندوستان کے مسلمان جنہیں ہم پیچھے چھوڑ آئے تھے' اُن کا بازو بننا ہے' اپنی مسلمان بہنوں کے سروں پر ڈوپٹہ رکھنا ہے' اُن کی عزت کا تحفظ کرنا ہے...... اِنْ شَاءَ اللّٰہُ ۔

پاکستان کی سلامتی

جس کلمہ توحید ورسالت لَآاِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کے ہم ماننے والے ہیں، پاکستان اسی کلمے کے نام پر بنا ہے۔ پاکستان کی تقدیر بھی اسلام ہے اور اس کا مستقبل بھی اسلام ہے۔ کوئی اس غلط فہمی میں نہ رہے کہ دُنیا کی کوئی طاقت اسلام اور پاکستان کو جدا کرسکتی ہے یا پاکستان کا اسلامی تشخص مٹا سکتی ہے۔ کروڑوں عوام نے اس کے لیے قربانی دی اور آج کروڑوں اس کی قیمت ادا کررہے ہیں۔ ہزاروں لاکھوں نے اپنی جانوں کے نذرانے پیش کیے ہیں اور آج بھی قربانی کے لیے تیار ہیں۔

پاکستان سلامت رہے گا

عظیم مذہبی وروحانی دانشور شخصیت حضرت واصف علی واصف رحمۃ اللہ علیہ نے ایک موقع پر فرمایا:

آپ پاکستان کے ٹوٹنے اور بنگلہ دیش کے بننے کا ذکر کررہے ہیں۔ آپ اس واقعہ یا سانحہ کا ہندوستان کے نقطہء نظر سے جائزہ لیں تو آج ہندوستان کے لئے پاکستان کا ٹوٹنا ایک زیادہ خطرے کا باعث بن چکا ہے۔ آج ہندوستان چار پاکستانوں سے دوچار ہے۔ ہمارا پاکستان، بنگلہ دیش، ہندوستان کے اپنے ۹ کروڑ مسلمان اور خطرے کے لحاظ سے خالصتان کی تحریک۔ اللہ ہمیں ہمارے دشمنوں سے بچائے اور ہمارا سب سے بڑا دشمن اندیشہ ہے جو ہمارے ایمان کو گھن کی طرح کھا رہا ہے۔ خطرات زندگی کی میعاد کو کم نہیں کرسکتے اور احتیاط اسے ایک لمحہ زیادہ نہیں کرسکتی۔ مسلمان ہونے

کی حیثیت سے ہم اللہ پر بھروسہ رکھیں تو ایمان، زندگی اور پاکستان سلامت رہیں گے۔ اگرانتظار ہی کرنا ہے تو کیوں نہ اچھے وقت کا انتظار کیا جائے۔

﴿مکالمہ واصف علی واصف:۸۶﴾

اِسلام اور پاکستان خطرے سے محفوظ ہیں

عظیم مذہبی و روحانی دانشور شخصیت حضرت واصف علی واصف رحمۃ اللہ علیہ نے ایک موقع پر فرمایا:

آیئے! ہم دُعا کریں کہ خدا اس قوم کو پھر سے سرمایۂ یقین عطا فرمائے۔ بات مختصر اور آسان ہے کہ جب تک حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت نہ ہو، عشق نہ ہو، یہ یقین مل سکتا ہی نہیں۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے کرم سے بات بنتی ہے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی محبت سے بات بنے گی اور ضرور بنے گی۔ میں آپ کے لئے کیا کر سکتا ہوں۔ یہ اسلام ہے، اس اسلام کی حفاظت کریں، پاکستان مضبوط ہوگا۔ غریب کے ایمان کی اصلاح کی ضرورت نہیں، اس کی غربت دور کرنے کی ضرورت ہے۔ بیمار آدمی کو کلمہ سنانے کے لئے نہ کہیں، اس کے لئے دوا کا انتظام کریں، اسلام اور پاکستان کو کبھی خطرہ نہیں ہوگا۔ (بے شک) ﴿مکالمہ واصف علی واصف:۸۷﴾

قیامِ پاکستان کے پیچھے روحانی قوتوں کا ہاتھ

ایک ماہر منجم غازی صاحب ہیں۔ ان کی پیشین گوئیاں اخبارات میں آتی رہتی ہیں۔ اسی طرح ایم۔ اے ملک صاحب ہیں۔ ان کی پیشین گوئیاں بھی اخبارات میں اکثر شائع ہوتی رہتی ہیں۔ انہوں نے متعدد بار پیشین گوئیاں کی ہیں کہ پاکستان پہ کسی روحانی شخصیت کا ہاتھ ہے کہ اتنی خرابیوں اور کوتاہیوں کے باوجود بھی پاکستان قائم ہے۔ پاکستان وہ ملک ہے جسے اپنوں نے، غیروں نے، ہر ایک نے خوب لوٹا ہے۔

جس کا ہر ور کر، ہر پرزہ...... پٹواری سے لے کر سکریٹری تک، نیچے سے لے کر اُوپر تک سب کھا رہے ہیں۔ بیرونی ایجنسیاں اسے دونوں ہاتھوں سے لُوٹ رہی ہیں، لیکن ملک قائم ہے، سب حیران ہیں کیسے قائم ہے۔

جب پاکستان بنا تو اس کی دیکھا دیکھی دوسری محکوم اقوام کے لوگ بھی آزادی سے ہم کنار ہوئے۔ پاکستان بننے کے بعد چین اور فلسطین، افریقہ اور ایشیاء کے کئی ممالک کو آزادی ملی۔ یہ اللہ کی شان ہے کہ پاکستان دُنیا کا واحد ملک ہے جو اسلام کے نام پہ وجود میں آیا۔ نہ جغرافیائی، نہ لسانی، نہ کوئی نسلی وجہ، صرف اسلام کی وجہ سے وجود میں آیا۔ باقی ملکوں نے اس کے وجود میں آنے کے بعد آزادیاں حاصل کیں۔ بظاہر نام لیڈر کا ہوتا ہے۔ پاکستان بننے میں بھی بظاہر قائد اعظم محمد علی جناح نے کام کیا۔ لیکن ان کے پیچھے روحانی لوگوں کا ہاتھ تھا۔ جیسے میں نے کتاب ''حالِ سفر'' میں ذِکر کیا ہے کہ ابدال، قطب اور غوث وغیرہ مختلف تکوینی اُمور سرانجام دیتے ہیں۔ بظاہر تو لیڈر کام کرتا ہے لیکن درپردہ روحانی ہستیوں کا ہاتھ ہوتا ہے۔ ان کی پشت پہ اولیاء اللہ ہوتے ہیں۔ اسی طرح غازی منجم نے کہا کہ اس ملک پاکستان پہ کسی کا ہاتھ ہے۔ یہ ملک جو دُنیا کی سب سے بڑی اسلامی مملکت تھا اگرچہ ٹوٹ کر دو حصوں میں بٹ گیا ہے لیکن مشرقی پاکستان جسے اب بنگلہ دیش کہتے ہیں آزاد اسلامی ملک ہے۔ اور ہندوستان اُس پہ قبضہ نہیں کر سکا۔ ادھر پاکستان کی حیثیت اگرچہ دُنیا کے نقشے میں ایک معمولی سے ملک کی رہ گئی ہے لیکن اس گئے گزرے ملک نے دُنیا کو ایک عجوبہ دکھا دیا۔ مسائل میں گھرے ہوئے اس ملک نے ایک عظیم سُپر طاقت کو میدانِ جنگ میں ہرا دیا۔ ﴿خطباتِ کمال: ۳۲۴، از پروفیسر باغ حسین کمال رحمۃ اللہ علیہ﴾

پاکستان زندہ باد

مملکت خداداد پاکستان اِسلام کے نام پر حاصل ہوئی، لاکھوں قربانیاں دی گئیں،

اندرونی و بیرونی سازشوں کے باوجود یہ معرضِ وجود میں آئی ہے' اسے مٹانے والے خود صفحۂ ہستی سے مٹ گئے مگر یہ زندہ و تابندہ ہے۔ بانی پاکستان کی مخالفت کرنے والے آج بے نام و نشان ہیں مگر قائداعظم کا نام نہایت روشن اور نمایاں ہے۔ یقیناً یہ مملکت خداداد پاکستان عطیۂ خداوندی ہے' یہ معجزۂ محبوبِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہے' یہ فیضانِ اولیاء ہے' یہ دُنیا کے نقشے پر ہمیشہ قائم رہنے کے لئے بنا ہے' دُنیا کی کوئی قوت اسے مٹا نہیں سکتی بلکہ دشمنانِ پاکستان اپنے ناپاک ارادوں میں ہمیشہ ناکام و نامراد رہیں گے......

اِنْ شَاءَ اللّٰہُ

یارب میرے وطن پر رحمت کے سائے رکھنا
دُشمن کی ہر نظر سے اِس کو بچائے رکھنا
تو نے یہ پاک خطہ ہم کو عطا کیا ہے
تیرے ہی لطف سے یہ گلشن ہرا بھرا ہے

پاکستان زندہ باد

استحکام پاکستان کا نسخہ

اشیاء

ایک کلو سچائی' آدھا کلو اتحاد' آدھا کلو بھائی چارہ' آدھا کلو نیک نیتی' ۲۵۰ گرام دیانت داری اور ڈھائی سو گرام خلوص۔

ترکیب

ان سب چیزوں کو خیالات کی ہانڈی میں ڈال کر ایمان کی آگ پر پکنے دیں۔ امن کے چمچے سے اُس وقت تک ہلاتے رہیں جب تک اس میں سے انسانیت کی خوشبو نہ آنے لگے۔ جیسے ہی اس کی شکل حب الوطنی کی کھچڑی کی طرح آپس میں ملنے لگے تو یقین کیجئے کہ پاکستان بچ گیا اور بانی پاکستان کی یاد تازہ ہو گئی۔

پرہیز

دشمن پر اعتبار' لالچ کی مٹھاس' غصے کی مرچ' بے حیائی کا سرمایہ' ظلم کی انتہا' حسد کی آگ' جھوٹے دعوے' بے رحمی کی حد اور لوٹوں کا انتخاب۔ ان سے پرہیز کرنی ہے۔

﴿جاسوسی ڈائجسٹ: اگست ۲۰۱۱ص ۲۱۵﴾

پاکستان تحفہء خداوندی

قائداعظم محمد علی جناح رحمۃ اللہ علیہ نے ایک موقع پر فرمایا: ''جب میں یہ محسوس کرتا ہوں کہ میری قوم آج آزاد ہے تو میرا سر عجز و نیاز کے جذبات کی فراوانی سے بارگاہِ ربُّ العزت میں سجدۂ شکر بجالانے کیلئے فرطِ انبساط سے جھک جاتا ہے۔

یہ مشیتِ ایزدی ہے' یہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا روحانی فیضان ہے کہ جس قوم کو برطانوی سامراج اور ہندو سرمایہ دار نے قرطاسِ ہند سے حرفِ غلط کی طرح مٹانے کی سازش کر رکھی تھی آج وہ قوم آزاد اور خودمختار ہے۔ اس کا اپنا ایک ملک ہے' اپنا جھنڈا ہے' اپنی حکومت ہے' اپنا سکہ ہے اور اپنا آئین و دستور ہے۔ کیا کسی قوم پر اس سے بڑھ کر خدا کا اور کوئی انعام ہوسکتا ہے؟ یہی وہ خلافت ہے' جس کا وعدہ خدا نے رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تھا کہ اگر تیری اُمت نے صراطِ مستقیم کو اپنے لیے منتخب کرلیا تو ہم اسے زمین کی بادشاہت دیں گے۔ خدا کے اس انعام عظیم کی حفاظت اب مسلمانوں کا فرض ہے۔

پاکستان خداوندی تحفہ ہے اور اس تحفہ کی حفاظت ہر پاکستانی مرد' عورت' بچے' بوڑھے اور جوان پر فرض ہے۔ اگر مسلمان نیک نیتی' دیانتداری' خلوص' نظم وضبط اور اچھے اعمال سے دن رات کام کرتے رہے اور ان میں بدی' نفاق' جاہ طلبی اور ذاتی مفاد کا جذبہ پیدا نہ ہوا تو اِنْ شَاءَ اللّٰہُ وہ چند سالوں میں ہی دُنیا کی بڑی قوموں میں شمار ہونے لگیں گے۔ ان کا ملک امن وآشتی' تہذیب وتمدن اور ثقافت وشرافت کا مرکز ہوگا اور اس کی حدود سے ترقی کی شعاعیں پھیل کر سارے ایشیا کی رہنمائی اور رہبری کریں گے''۔

﴿اسلام اور قائداعظم: ۷۲﴾

پاکستان سے محبت کے انداز

اس پاکستان کی تقدیر اور تاریخ کو سمجھو۔ یہ ایک اسلامی نظریاتی ریاست ہے۔ اس کے مقدر میں عروج ہے۔ جو اس کا ساتھ دے گا اللہ اس کو عروج دے گا' جو اس ریاست کو تکلیف دے گا اللہ اس کو کتے کی موت مارے گا۔ دُنیا میں بھی اور آخرت میں بھی اس کا انجام بدنصیب ہے۔ دیکھ لو جس نے پاکستان کو نقصان پہنچایا اللہ نے اس کی نسلیں تباہ کر دیں۔ اور جس نے پاکستان کی خاطر اپنے جان و مال اور عزت و آبرو کو قربان کیا ہے۔ اللہ کے ملائکہ اس پہ نازل ہوتے ہیں۔ اس کی حفاظت کرتے ہیں۔ دو جہانوں میں اس کے لئے خیر ہے۔

اِنْ شَاءَ اللّٰهُ یہ پاکستان قائم رہنے کے لئے بنا ہے۔ صرف لوگ بدنصیب ہونگے اور لوگ ہی خوش نصیب ہونگے جو اس پاکستان سے جیسا رویہ رکھیں گے اُس کے مطابق اللہ اُن سے معاملات رکھے گا۔

پاکستان زندہ باد

جناب محمد فیاض حسین چشتی نظامی رقم طراز ہیں کہ:

''میرے محسنوں میں سے ایک محسن اردو بازار لاہور میں بیٹھے تھے کہ حضرت قائداعظم محمد علی جناح اور پاکستان کے ایک ازلی دشمن نے حضرت قائداعظم اور پاکستان کے خلاف زہر اگلنا شروع کر دیا۔ میرے محسن نے اُس گستاخ کو فوراً اس زور سے تھپڑ رسید کیا کہ اُس کی ناک سے خون بہنے لگا۔ اُس کے ہم خیالوں نے تھانہ لوہاری جانے کا مشورہ دیا۔ تھوڑی دیر میں تھانیدار کا بلاوا آ گیا۔ تھانیدار نے تھپڑ

مارنے کی وجہ پوچھی۔ میرے محسن نے برجستہ جواب دیا: "یہ حضرت قائداعظم اور پاکستان کے خلاف گستاخی کا مرتکب ہوا ہے"۔ تھانیدار نے کہا "اچھا کیا" یہ پاکستان ہے تو میری تھانیداری ہے' یہ عہدے ہیں ورنہ مجھے شاید کوئی چپڑاسی بھی بھرتی نہ کرتا" اُس تھانیدار نے حضرت قائداعظم اور پاکستان کے سچے عاشق کو باعزت طور پر تھانے سے جانے دیا اور وہ گستاخ منہ لٹکائے تھانے سے باہر چلا گیا۔ اب آپ کے دل میں یہ خیال تو آتا ہوگا کہ احقر کا یہ محسن کون ہے؟ اُن کا نام ملک سلطان محمود اعوان ساکن چک نمبر 473-EB تحصیل بورے والا' ضلع وہاڑی' حال مقیم مکان نمبر 670 بلاک بی سبزہ زار سکیم لاہور ہے۔ آج کے اس نفسانفسی اور مصروفیت کے دور میں یہ روزانہ چودہ ہزار مرتبہ درود شریف پڑھتے ہیں۔ مندرجہ بالا واقعہ کے بعد انہیں خواب میں حضرت قائداعظم کی بڑی واضح زیارت نصیب ہوئی اور آپ نے فرمایا کہ جب درود شریف کی محفل منعقد کرتے ہو تو میرے لئے اور میرے رفقاء کے لئے دُعا کیا کرو۔ اب مَلک صاحب درود شریف کی محفل کے بعد حضرت قائداعظم اور اُن کے رفقاء اور اُن لوگوں کے لئے جنہوں نے پاکستان بنانے میں تن من دھن کی قربانی دی خصوصی دُعا کرتے ہیں اور ہمیں بھی اس کی تلقین کرتے ہیں۔

احقر کا یہ معمول ہے کہ ہر روز ایک خاص تعداد میں اور جمعۃ المبارک کے دن کم از کم ایک ہزار مرتبہ درود شریف پڑھ کر حضورِ اکرم ﷺ کی بارگاہ کے وسیلے سے حضرت قائداعظم محمد علی جناح اور حضرت علامہ اقبال اور ان کے والدین کو ایصالِ ثواب کرتا ہے' بے شک درود شریف کی توفیق اللہ جی کی نظر کرم سے ہی ملتی ہے۔

﴿نظر کرم: ۱۱۰' مطبوعہ لاہور/از محمد فیاض حسین چشتی﴾

پاکستان زندہ باد

پیر سید خادم علی شاہ بخاری بھی ایک سچے محب وطن تھے' فخریہ انداز میں خود کو

"پاکستان میڈ" فرماتے تھے۔ پاکستان کی بقا و استحکام کے لئے ہمیشہ دُعا فرماتے تھے۔ حضرت قائد اعظم محمد علی جناح اور پاکستان بنانے والے دیگر اکابرین کی دل و جان سے قدر فرماتے تھے۔ روزانہ قرآنِ پاک کی تلاوت فرما کر ان حضرات کی ارواح کو ثواب پہنچاتے تھے۔

﴿قائد اعظم بارگاہِ رسالت مآب ﷺ میں/راز سید صابر حسین شاہ بخاری﴾

پاکستان زندہ باد

صاحبزادہ سید شہزاد حسین زیدی فرماتے ہیں کہ بابا سید حسین شاہ زیدی نقشبندی علیہ الرحمۃ (وصال ۲۰۰۳ء ریلوے قبرستان رائے ونڈ) المعروف بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے جوانی کی دہلیز پر قدم رکھا تو پاکستان بننے کی تحریک زوروں پر تھی۔ آپ نے بھی تحریک میں اپنا حصہ ڈالا اور روزانہ پاکستان کی تحریک کے لئے شعر لکھتے اور انبالہ سے جو ٹرین لاہور آتی یہ اشعار اُس کے ڈرائیور کو دے دیتے جو لاہور آ کر یہ اشعار دہلی دروازہ پر چسپاں کر دیتا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو اُس ڈرائیور کا اتنی شدت سے انتظار رہتا کہ آپ گھنٹوں ریلوے اسٹیشن پر اُس کے انتظار میں کھڑے رہتے۔ آتے ہی اُس سے پوچھتے کہ لوگوں نے اشعار پڑھے کہ نہیں اور اُن پر اثر بھی ہوا ہے کہ نہیں۔ وہ بتاتا کہ آپ کے اشعار کا لوگوں کو انتظار رہتا ہے' یہ سن کر آپ بہت خوش ہوتے تھے۔

سہارنپور انڈیا ریلوے اسٹیشن پر آپ پاکستان کے حوالے سے گفتگو فرما رہے تھے کہ ایک سکھ نے مداخلت کی اور پاکستان کی شان میں گستاخی کی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اُسی لمحہ گھونسہ مار کر اُس کی ناک کی ہڈی توڑ دی۔ لوگ جمع ہو گئے اور معاملہ رفع دفع کروا دیا گیا۔ پھر آئندہ بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے کسی کو پاکستان کے بارے میں کوئی غلط بات کرنے کی جرأت نہ ہوئی۔ پاکستان کے نام سے آپ کو جنون کی حد تک لگاؤ تھا۔ ﴿ذِکر پروانہ رسالت: ۲۸/راز صاحبزادہ سید شہزاد حسین زیدی﴾

-•●❖❄❖●•-

پاکستانی رینجرز کا ایک سپاہی سرحد پار کر کے انڈیا چلا گیا۔ گاؤں والوں نے اُسے پکڑ لیا اور لے جا کر اپنے گھر میں بند کر دیا۔ وہ یہ سمجھ رہے تھے کہ یہ سمگلر ہے۔ رات کے وقت ایک بوڑھی خاتون آئیں جو سکھ تھیں' اُس نے بڑے پیار سے اُسے ڈپٹ کر کہا کہ ''پاکستان ہم نے اس لئے بنایا تھا کہ تم سمگلنگ کرو''؟ وہ سپاہی چونکا اور کہا ''اماں پہلے تو میں سمگلر نہیں ہوں' سپاہی ہوں۔ اور دوسری بات یہ کہ پاکستان آپ نے کب بنایا تھا''؟ وہ بڑھیا رونے لگی۔ کہتی ہے: ''بیٹا! میں تمہیں سکھ نظر آتی ہوں لیکن میرا نام سکینہ ہے۔ میرا پورا خاندان پاکستان بناتے ہوئے کٹا تھا اور آج بھی میرا دل پاکستان کے ساتھ دھڑکتا ہے۔ جب میرے بچے بیمار ہوتے ہیں تو میں ''پاکستان'' کا نام لے کر ان پر دم کرتی ہوں اور اللہ ان کو شفا دے دیتا ہے۔ خبردار اس پاکستان کو نقصان نہ پہنچانا ورنہ تمہیں میری آہ لگے گی''۔ ﴿پاکستان' ایک عشق' ایک جنون: ۶' ۷﴾

-•●❖❄❖●•-

امن معاہدے کے لیے ایک پاکستانی صحافی انڈیا گیا۔ دہلی کے ایک ہوٹل میں بیٹھا تھا تو ایک بوڑھی سکھ خاتون اس کے پاس آئی اور اس سے کہتی ہے کہ ''تم پاکستانی صحافی ہو' امن کے معاہدے کرنے آئے ہو۔ میرا نام مسز پوجا ہے اور میں تم کو ایک نصیحت کرنے آئی ہوں کہ بے غیرتی مت دکھانا۔ میری ہندو اولاد کے ساتھ اپنی غیرت اور آبرو کا کوئی معاہدہ نہ کر لینا۔ دھیان کرنا ورنہ تمہیں ہماری آہ لگے گی''۔ وہ صحافی حیران ہو کے پوچھتا ہے کہ آپ کی آہ کیسے لگے گی' آپ کون ہیں''؟ ''میں زرینہ ہوں۔ آج میری عمر ۷۰ کے اوپر ہے لیکن میں بھی انہی بیٹیوں میں سے ہوں جنہوں نے اپنی عزت و آبرو اس پاکستان پر لٹائی ہے۔ اور دیکھو میں اپنی ہندو اولاد کے بارے میں نصیحت کر رہی ہوں کہ خبردار ان کی باتوں میں مت آنا یہ تمہیں بیچ کھائیں گے۔ اور اگر

تم نے کوئی معاہدہ ان سے کیا تو تمہیں میری آہ لگے گی"۔ ﴿پاکستان،ایک عشق،ایک جنون:۱۲﴾

-•●❖✻❖●•-

ایک مسلمان پاکستان کے قیام کے کچھ عرصے بعد لدھیانہ گئے اور وہاں ایک مسجد میں نماز پڑھنے کے بعد جب باہر نکلے تو دروازے پر ایک سکھ عورت ایک چھوٹے سے بچے کو لے کر کھڑی ہے اور ان سے کہتی ہے" بابو اس پہ ذرا دم کر دو"۔ اور وہ چونکہ مسجد کے اندر آ گئی تھی تو ان صاحب نے ذرا غصہ میں کہا کہ" مائی پیچھے ہٹو یہ مسجد ہے اور تم ایک سکھ عورت ہو"۔ اس کی آنکھوں میں آنسو آ گئے، کہتی ہے، میری گود میں تو سکھ کا بچہ ہے لیکن میں تو مسلمان ہوں۔ کیا تم میرے بچے کو دم نہیں کرو گے"؟ اب ان کے وجود کو بہت زور سے چوٹ آئی، کہتے ہیں کہ" بہن چلو، تمہیں پاکستان لے چلوں"، ہماری بہن جواب دیتی ہے" نہیں وہ ایک پاک سرزمین ہے، اب میں وہاں نہیں جا سکتی، اب میں ناپاک ہو گئی ہوں"۔ اللہ کی قسم اس کی ناپاکی پہ سو پاکیاں قربان۔

﴿پاکستان،ایک عشق،ایک جنون:۱۳﴾

-•●❖✻❖●•-

بھروکی، ضلع امرتسر سے لٹے پٹے مسلمانوں کا ایک قافلہ پاکستان کے لئے روانہ ہوا۔ اس قافلے میں اٹھارہ ہزار کے لگ بھگ افراد ہوں گے۔ ہندو فوف حفاظت کے بہانے اس قافلے کے ساتھ تھی۔ اُس نے قافلے کو قصداً امرتسر شہر کے بیچوں بیچ سے گزارا۔ جب یہ قافلہ شہر کے عین وسط میں پہنچا، ہندو فوج پیچھے ہٹ گئی۔ اب مسلمان عجب کشمکش میں گرفتار تھے، پیچھے ہندو فوج، سامنے ہندو مسلح پولیس، چھتوں پر سے بھرے ہوئے سکھوں نے ان پر جلتا ہوا تیل، اینٹیں اور پتھر پھینکنے شروع کر دیئے۔ یہ جان بچانے کے لئے آگے بڑھتے تو مسلح پولیس فائرنگ شروع کر دیتی۔ پیچھے ہٹتے تو فوج ...... یہ وحشت ناک ڈرامہ اُس وقت تک کھیلا جاتا رہا جب تک اُس قافلے میں ایک

مسلمان بھی زندہ نظر آتا رہا۔ کئی نہتے مسلمانوں نے لاشوں کے انبار تلے چھپ کر جان بچائی۔ میرے دو ماموں بھی زندہ بچ نکلنے والے گنتی کے چند افراد میں شامل تھے۔ انہوں نے دیکھا کہ دلّیا شدید زخمی حالت میں تڑپ رہا ہے۔ اس وقت اس کا پیٹ چرا ہوا تھا۔ آنتیں باہر نکل آئی تھیں اور جسم گولیوں سے چھلنی تھا۔ ماموں کو دیکھا تو بولا شاہ جی "میرا ایہہ کھونڈا ای پاکستان لے جاؤ' ایہہ ای پاکستان ویکھ لے" (اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْن) (ماہنامہ رضائے مصطفیٰ ﷺ گوجرانوالہ' اگست ۲۰۱۵ء)

پاکستان زندہ باد

یہ کوئی فرضی تاریخ نہیں اور نہ آپ اسے کوئی اتفاقی حادثہ کہہ سکتے ہیں۔ بلکہ جب برصغیر کے مسلمانوں نے پاکستان کی تخلیق کی تحریک کا آغاز کیا تو قوم مسلم کا ایک ہی نعرہ تھا:

پاکستان کا مطلب کیا؟...... لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

پھر اُمت مسلمہ خوابِ غفلت سے بیدار ہوئی...... انگڑائی لی اور لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کے لئے' یعنی پاکستان کے لئے کٹ مرنے کے لئے تیار ہو گئی۔ اس جذبہ کو آپ انیسویں صدی کا ایک معجزہ ہی کہہ سکتے ہیں کہ صرف دس سال میں تحریک آزادی گلی گلی...کوچہ کوچہ...قریہ قریہ... یوں پھیلی کہ ہندوستان کا کونہ کونہ "لے کے رہیں گے "پاکستان" ...... بن کے رہے گا "پاکستان" ...... "پاکستان" کا مطلب کیا؟...... لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ سے گونج اُٹھا۔ اس کلمہ کی گونج میں کاروبار قربان کیئے... ملازمتیں ترک کیں ...دولت و ثروت پانی کی طرح بہا دی ...آگ اور خون کے طوفان دیکھے' ان میں کود ے...نہائے ...مائیں...بہنیں...بیٹیاں...بچے...بوڑھے ان طوفانوں میں ڈبو دیئے۔ ننھے معصوم نیزوں کی انیوں پر چڑھا دیئے۔ ہندو مہاشے ماؤں کی گودوں سے بچے چھینتے اور برچھی کی سولی پر چڑھا دیتے۔ بچے کی چیخ اُبھرتی اور ماں

''پاکستان'' زندہ باد کا نعرہ لگا دیتی۔

-◆◀ پاکستان زندہ باد ▶◆-

سنی مسلمانوں کا نعرہ تو یہ تھا' اس کے مقابلے میں یہ کانگریسی نعرہ لگاتے تھے ''پاکستان قبرستان'' چنانچہ ۴/مارچ ۱۹۴۶ء کے الیکشن موقع پر مراد آباد میں مسلم لیگ کو زبردست کامیابی ہوئی اور کانگریس کو ناکامی سے دوچار ہونا پڑا' تو کانگریسی ایک گروہ کثیر کے ساتھ آواز کستے ہوئے پولنگ کی جگہ پر آئے اور ''قبرستان پاکستان'' کا نعرہ لگاتے ہوئے آئے' مسلم لیگ کی طرف سے نعرہ بلند ہوا رومال جو جیب میں رکھے جاتے ہیں یہ بانی پاکستان کو ہندوستان میں وصول ہوئے کہ جس میں اسکول اور کالج کے لڑکوں نے اپنے خون سے یہ نعرہ لکھ کر دیا تھا۔ یعنی تحریک اس نہج پر چلی گئی تھی۔

تاریخ کا ایک اہم باب یہ بھی ہے کہ ایک لڑکا کہیں دوڑ رہا تھا دوڑتے ہوئے کہیں سے اس کو ٹھوکر لگی ٹھوکر لگنے کے بعد بچہ رونے لگا۔ اور گھٹنے سے خون نکلنے لگا کسی ہندو نے جب اس بچہ کو دیکھا اس ہندو نے بچے پر پھبتی کستے ہوئے کہا ''اے بچے! کیا تم بناؤ گے پاکستان؟؟ کہ اتنے ذرے سے خون سے رونے لگ گئے۔ کیا تم بناؤ گے پاکستان؟؟'' بچوں کا جذبہ یہ تھا کہ بچے نے روتی ہوئی آواز کو روکتے ہوئے کہا۔ ''او پنڈت' او ہندو!! او دھوتی پرشاد!! میں اس لئے رو رہا ہوں کہ یہ خون تو میں نے پاکستان کے لئے رکھا تھا جو اس سے پہلے بہہ گیا۔'' اس سے اندازہ لگایئے کہ مسلمانوں کے بچوں کے کیا جذبات تھے اور نعرہ یہ تھا:

''پاکستان کا مطلب کیا؟...... لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰہِ''

-◆◀ پاکستان زندہ باد ▶◆-

تقسیم ہند سے قبل مدراس میں یتیم خانہ تھا۔ مسلمان بچوں نے سوچا ہمیں بھی تحریک پاکستان میں کچھ نہ کچھ حصہ ضرور ڈالنا چاہئے۔ فیصلہ ہوا ہمارے پاس نقدی تو

نہیں ہے۔ ہمیں جو کھانا ملتا ہے، سالن کھالیا کریں اور روٹی کو جمع کریں۔ چنانچہ اسی پر عمل ہوا۔ کچھ عرصہ میں کافی روٹیاں جمع ہو گئیں۔ اُن کو بازار میں فروخت کیا گیا۔ جو رقم اُس سے حاصل ہوئی۔ اُن کی ڈاک خانہ سے ٹکٹیں لیں اُن کو قائداعظم رحمۃ اللہ علیہ کو بھیج دیں کہ ہم یتیم ہیں زیادہ کی ہم میں ہمت نہیں۔ ان کو اپنے خط و کتابت میں استعمال کرلیا کریں تاکہ ہمارا بھی اس میں حصہ پڑ جائے۔

پاکستان زندہ باد

تقسیم ہند سے قبل الیکشن کے سلسلے میں مختلف لیڈر صوبوں، شہروں میں تقریریں کر رہے تھے، شورش کاشمیری بھی اُتر پردیش میں تقریریں کر رہے تھے، ایک دن دوسرے شہر میں جا رہے تھے، راستہ کچا تھا۔

دور سے ایک لمبا بوڑھا شخص ہاتھ میں لمبی چھڑی، سر پر میلی پگڑی باندھے آ رہا تھا نزدیک آنے پر اُس سے پوچھا آپ مسلمان ہیں یا ہندو اُس نے جواب دیا الحمدللہ مسلمان ہوں۔ پھر آپ نے اُس سے پوچھا ووٹ کس کو دیں گے۔ اس پر پھر اُس نے جواب دیا قائداعظم رحمۃ اللہ علیہ کی مسلم لیگ کو شورش کاشمری نے اپنے ساتھیوں سے کہا چلو واپس چلیں تقریر کرنے کی ضرورت نہیں پاکستان بن جانا ہے۔

پاکستان زندہ باد

۱۰ر جون ۱۹۴۷ء کو صوبہ سرحد کے نمائندگان کا خصوصی اجلاس حضرت قائداعظم کی صدارت میں ہوا جس میں صوبہ سرحد کی سیاسی حالت اور دیگر مسائل زیر بحث آئے اور آخر میں بالاتفاق صوبہ سرحد کے لئے ریفرنڈم کا سربراہ پیر صاحب زکوڑی شریف کو مقرر کیا گیا۔ ریفرنڈم کے لئے کانگریس کے صندوقچہ کا رنگ سرخ اور مسلم لیگ کے صندوقچہ کا رنگ سبز تھا، ان سرخ اور سبز رنگ کے الفاظ سے فائدہ اُٹھا کر پیر صاحب جلسوں میں اپنی خطابت کے یوں جوہر دکھاتے: "لوگو! دیکھو، جہنم کا رنگ

سرخ ہے، آگ کے شعلے سرخ ہیں، انگریز کا منہ سرخ ہے، بندر کا چہرہ سرخ ہے، تباہی مچانے والی آندھی کا رنگ سرخ ہے اور کفر کے صندوق کا بھی رنگ سرخ ہے۔ جو اس سرخ صندوق میں ووٹ ڈالے گا وہ جہنم کی دہکتی ہوئی آگ میں ڈالا جائے گا۔ اس کے مقابلے میں چمن زار سبز ہے، روضہ مبارک کا رنگ سبز ہے، حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے جبہ اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے علم کا رنگ سبز ہے، مسلم لیگ کے پرچم کا رنگ سبز ہے جو اس سبز رنگ کے صندوق میں ووٹ ڈالے گا وہ بہشت کے سبز رنگ کے پرندوں کے ساتھ بہشت میں خوشی پرواز کرے گا''۔ آخر پیر صاحب اور ان کے مخلص ساتھیوں کی سعی و کاوش رنگ لائی۔ ریفرنڈم کے دن پولنگ اسٹیشنوں پر پاکستان کے حق میں ووٹ ڈالنے کی لمبی لمبی قطاریں لگی ہوئی تھیں، لیکن کانگریس کے پنڈالوں میں ہو کا عالم طاری تھا۔ جب پولنگ کا نتیجہ نکلا تو پاکستان کے حق میں ۲۸ لاکھ ۹ ہزار اور ہندوستان کے حق میں صرف ۲۸۷ ووٹ پڑے۔ صفحہ: (۱۲۹)

-◆ ◀ ﴿پاکستان زندہ باد﴾ ▶ ◆-

حضرت پیر سید سخی امیر حید امام گیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی صحت پر ۱۹۴۶ء کے انتخابات کی شب و روز کی تگ و دو نے برا اثر کیا۔ آپ ٹائیفائیڈ میں مبتلا ہو گئے جو بعد میں ٹی بی کی شکل اختیار کر گیا۔ ہر چند معالجین نے صحت افزاء مقام پر جانے اور آرام کی ہدایت کی مگر آپ کی والدہ حضور ہمیشہ یہ کہہ کر ڈاکٹروں کی تجویز مسترد کر دیتیں کہ اگر میرے پاس دس چن پیر بھی ہوتے تو انہیں پاکستان کے نام پر قربان کر دیتی۔ ایسی عظیم مائیں عظیم حسبی نسبی روحانی سلسلوں اور فیوض و برکات ہی کی بنا پر عظیم ہوتی اور کہلاتی ہیں۔

ماں کے ان الفاظ نے عظیم بیٹے کے دل میں وطن کے حصول اور آزادی کی تڑپ کے جذبہ کو مزید تیز کر دیا۔

حضرت پیر سید سخی امیر حیدر امام گیلانی المعروف چن پیر اور آپ کے والد محترم

سید پیر اصغر علی شاہ گیلانی کے لئے حضرت قائداعظم محمد علی جناح رحمۃ اللہ علیہ کی طرف سے قرآنِ پاک اور تلوار کا تحفہ مسلم لیگ کی سرپرستی اور خدمات کے اعتراف کے طور پر ساہیوال سٹیڈیم کی ایک پروقار تقریب میں ہزاروں افراد کی موجودگی میں چوہدری نذیر احمد ایڈووکیٹ نے پیش کیا۔ جو قائداعظم کی طرف سے آپ کے لئے شایانِ شان تھا اور ان کے مسلم لیگی رفقاء کارکنوں کے لئے ایک بہت بڑا اعزا۔ یہ اعزازات شیشے کے بکس میں محفوظ ہیں۔

حضرت پیر سید سخی امیر حیدامام گیلانی' سید پیر اصغر علی شاہ گیلانی کے صاحبزادے جو چن پیر کے نام سے مشہور ہیں۔ آپ ۱۹۱۹ء میں بستی غلام قادر پاکپتن میں رونق افروز ہوئے' ۱۹۳۷ء میں شادی ہوئی' آپ ایک موذی مرض میں مبتلا تھے۔ جوانی میں ہی ۲۷ برس کی عمر پا کر ۲ر ذیقعد ۱۳۶۵ھ مطابق ۳۰ر ستمبر ۱۹۴۶ء مطابق ۱۱ر اسوج ۲۰۰۳ بکرمی بروز پیر اس دُنیا فانی سے کوچ فرما گئے' آپ پیدائشی ولی تھے۔

آپ نے اپنی علالت کے باوجود ملک کی آزادی کے لئے مسلم لیگ کا بڑا ساتھ دیا' حالانکہ اس گھرانہ میں سیاست کا کوئی عمل دخل نہ تھا' آپ کو مسلم لیگ کی طرف سے الیکشن لڑنے کا ٹکٹ دیا گیا' مگر آپ نے یہ اپنا ٹکٹ اپنے مرید خان محمد کاٹھیا کو دے دیا۔

آپ کو خراجِ عقیدت پیش کرنے کے لئے نواب لیاقت علی خاں آپ کے وصال پر قائداعظم محمد علی جناح کا تعزیتی پیغام لے کر سخی پیر سید اصغر علی شاہ گیلانی کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی ''سید امیر حیدر امام چن پیر کی ہمیں اور مسلم لیگ کو بہت ضرورت تھی' مگر شاید اللہ تعالیٰ کو ہم سے زیادہ تھی جو آپ کو اپنے ہاں بلا لیا ہے''

آپ کا مزار مبارک اور آپ کے والد بزرگوار کا مزار مبارک ایک ہی روضہ مبارک کے اندر ہے' جو بستی سخی غلام قادر میں چن پیر کے نام سے مشہور ہے۔ ﴿ذِکرِ سخیاں: ۲۱۳﴾

نماز اور پاکستان

نماز کی اہمیت

قرآنِ حکیم کے آغاز ہی میں ارشاد ہوتا ہے کہ یہ کتاب اُن لوگوں کے لیے ہدایت ہے جو ایمان بالغیب رکھتے ہیں' نماز قائم کرتے ہیں اور اللہ کے دیئے ہوئے رزق سے خرچ کرتے ہیں۔ پھر قرآنِ کریم میں تقریباً سات سو مرتبہ نماز کی تاکید کی گئی ہے کہ نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دو اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو... جو لوگ یوم آخرت اور قرآن پر ایمان رکھتے ہیں وہ اپنی نماز کی حفاظت کرتے ہیں... اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! فرما دیجئے میرے ان بندوں کو جو ایمان لائے ہیں کہ وہ نماز قائم کریں... آپ کے دینی بھائی وہی ہیں جو نماز قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں... یقیناً وہی مومن نجات پائیں گے جو دل لگا کر نماز پڑھتے ہیں... بے شک نماز بُرے کاموں اور بُری عادتوں سے باز رکھتی ہے... اللہ کے بندوں کو تجارت اور خرید و فروخت' اللہ کے ذِکر اور نماز سے غافل نہیں کرتی... جنت میں وہی لوگ عزت پائیں گے جو نماز کی حفاظت کرتے ہیں... لوگوں سے میٹھے بول بولو اور نماز قائم کرو... نماز پڑھو اور نیک کام کرنے کا حکم دو... پھر یہ حکم بھی ہے کہ نماز قائم کرو اور اللہ سے ڈرو... سچے مومن وہی لوگ ہیں جو نماز قائم کرتے ہیں... رحمت اُن نیکی کرنے والوں کے لیے ہے جو نماز قائم کرتے ہیں... جنابِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد ہوتا ہے کہ اپنے گھر والوں کو نماز پڑھنے کا حکم کیجئے اور خود بھی ہمیشہ نماز پڑھا کریں... قرآنِ حکیم میں نماز اَدا نہ کرنے والوں کے لیے تنبیہہ ہے... جو نمازی اپنی نماز بھول جاتے ہیں ان کے لیے حسرت ہے' جو لوگ

خواہشات کے پیچھے لگ کر نماز ضائع کرتے ہیں اُن کا ٹھکانہ جہنم ہے۔

نماز کی اہمیت قرآنِ حکیم کے علاوہ سنت رسولِ مقبول ﷺ کے ارشادات سے بھی ظاہر ہے۔ چنانچہ ارشادِ نبوی ﷺ ہے کہ قیامت کے روز سب سے پہلے اِنسان سے نماز کا حساب لیا جائے گا... نماز مومن کا نور ہے... نماز مومن کی معراج ہے... جنت کی کنجی ہے... نماز میں شفاء ہے... نماز میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے... نماز دین اِسلام کا ستون ہے... جس نے نماز چھوڑی اُس نے دین (کا محل) گرادیا... کفر اور ایمان کے درمیان فرق ترکِ نماز ہے... اسی لیے آپ ﷺ نے فرمایا کہ سات برس کی عمر کے بچے کو نماز سکھاؤ۔ جب اُس کی عمر دس برس ہو تو سختی سے اس سے نماز کی پابندی کراؤ۔ پھر نماز باجماعت کی بھی تاکید ہے۔ باجماعت نماز کی اکیلے نماز پڑھنے سے ستائیس درجہ زیادہ فضیلت ہے۔ اِس لئے ارشاد ہے کہ جس نے نماز کی اذان سنی اور بغیر عذر کے مسجد نہ گیا، جو نماز اُس نے تنہا پڑھی وہ مقبول نہ ہوگی۔ مسجدوں سے منافق ہی دُور رہتے ہیں۔ اگر آسمان سے آگ اُترتی تو مسجد والوں کے سوا کوئی محفوظ نہ رہتا۔ پھر بے نماز لوگوں کے متعلق ارشاد ہے جو شخص نماز نہیں پڑھتا وہ صاحب ایمان نہیں، اُس دین میں کیا بھلائی ہوگی جس میں نماز نہیں۔ جو نماز ضائع کرتا ہے اللہ اُس کی کسی نیکی کی پرواہ نہیں کرے گا، جس نے نماز ضائع کر دی اُس کا حشر فرعون اور ہامان جیسا ہوگا۔

پاکستان اور نماز

اِس میں شک نہیں کہ پاکستان کی غالب اکثریت مُسلمان ہے اور اکثر لوگ نماز بھی پڑھتے ہیں لیکن یہ بھی حقیقت ہے:

سطوتِ توحید قائم جن نمازوں سے ہوئی
وہ نمازیں ہند میں نذرِ برہمن ہو گئیں

بناء بریں قیام پاکستان کے موقعہ پر ہی یا اُس کے فوراً بعد مسلمانوں کی تنظیم نو کا کام، کتاب وسنت کے مطابق شروع ہو جانا چاہیے تھا۔ رسولِ مقبول ﷺ کا ارشاد ہے کہ نماز دین کا ستون ہے۔ ستون کے بغیر کسی عمارت کو کھڑا کرنا بھلا کیونکر ممکن ہو سکتا ہے۔ پس نماز کی پابندی کے بغیر پاکستان میں اسلامی معاشرے کا قیام تو درکنار بلکہ اُس کا تصور کرنا ہی عبث ہے۔ چونکہ نماز اسلامی سوسائٹی کی تشکیل وتعمیر میں اہم کردار ادا کرتی ہے اس لیے کوئی مسلمان یہ کہہ کر کہ نماز اُس کا اور خدا کا معاملہ ہے، نماز باجماعت ادا کرنے سے پہلوتہی نہیں کر سکتا۔ پیغمبر اسلام ﷺ نے فرمایا ہے کہ جو لوگ گھروں میں نماز پڑھتے ہیں اور باجماعت نماز میں شرکت نہیں کرتے، اُن کے گھروں کو جلا دینا چاہیے۔ رحمت عالمین ﷺ کی زبان مُبارک سے نماز کے متعلق اتنا سخت حکم، نماز اور پھر باجماعت نماز کی اہمیت کو اور بھی واضح کر دیتا ہے۔

پاکستان زندہ باد

اِسلامی اور غیر اِسلامی معاشرہ کی تشکیل وتعمیر کا اگر موازنہ ومقابلہ کیا جائے تو یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ کُرّہ ارضی پر ہر روز لاکھوں کروڑوں کی تعداد میں بچے پیدا ہوتے ہیں۔ غیر اِسلامی معاشرہ میں، جوان ہو کر بھی، ان میں سے ننانوے فیصد بچوں کو یہ معلوم نہیں ہو سکتا کہ زندگی کیا ہے اور اِنسان کو اُسے کیسے بسر کرنا چاہیے؟ اس کے مقابلے میں اِسلامی معاشرہ میں، ہر بچے کے کان میں، اُس کے پیدا ہوتے ہی اذان دی جاتی ہے، پھر جب وہ دس برس کا ہو جاتا ہے تو اس پر نماز باجماعت ادا کرنا فرض ہو جاتی ہے۔ پنجگانہ نماز باقاعدگی سے ادا کرنے سے، رفتہ رفتہ، ایک مسلمان نوخیز لڑکا، اپنے اللہ کو پہچاننے لگتا ہے۔ اور ساتھ ہی اخلاقی اور معاشرتی سطح پر اس کی تربیت

ہونے لگتی ہے۔ حتیٰ کہ جوان ہونے تک اُسے اسلام کے بنیادی عقائد و اعمال کا علم ہو جاتا ہے۔ اور وہ اپنے حقوق و فرائض کو بھی سمجھنے لگتا ہے۔ اس طرح نماز کی برکت سے وہ ڈھور ڈنگر کی طرح نہیں بلکہ اِنسان بن کر' منشائے الٰہی کے مطابق زندگی بسر کرنے کے قابل ہو جاتا ہے۔

اِسلام میں' نمازِ صرف عبادت ہی نہیں بلکہ زندگی کے انفرادی اور اجتماعی دونوں پہلوؤں کی تربیت کا ذریعہ بھی ہے۔ انفرادی اِعتبار سے نماز اللہ سے وفاداری' ذہنی پاکیزگی' جسمانی صفائی' خشوع و خضوع' پابندیٔ وقت اور نیک کاموں کی رغبت دلاتی ہے اور اجتماعی لحاظ سے ملت کے افراد میں نظم و ضبط اور وحدتِ فکر و عمل پیدا کرتی ہے۔ اُخوت و مساوات کا سبق پڑھا کر ملتِ اِسلامیہ کو ایک خاندان بنا دیتی ہے' جس کا ہر فرد خلوصِ نیت سے کنبہ کی خوشی اور بہتری کے لیے کام کرتا ہے۔ چنانچہ نماز کی برکت سے ملت کی تنظیم کا کام محلّہ کی اِکائی سے شروع ہوتا ہے اور ہوتے ہوتے گاؤں' شہر اور ملک کی حدود بھی پار کر کے بین الاقوامی سطح پر پہنچ جاتا ہے' جس کا مظہر حج ہے۔

علاوہ ازیں' نماز باجماعت ایک عجیب دلپذیر روحانی منظر پیش کرتی ہے' چنانچہ بقول ڈاکٹر آرنلڈ:

''ایک یہودی نے جب نمازِ جمعہ میں مسلمانوں کو ایک امام کے پیچھے قیام' رکوع اور سجود کرتے دیکھا تو اُسے یوں نظر آیا کہ جیسے فرشتے عباداتِ الٰہی میں مشغول ہیں۔ وہ مسلمانوں کی عبادتِ الٰہی سے اِتنا متاثر ہوا کہ اُسی دم مسلمان ہو گیا۔

﴿نظریہ پاکستان اور اُس کے عملی پہلو: ۴۶ تا ۴۸﴾

پاکستان ایک عشق ہے

پاکستان ایک ملک ہی نہیں بلکہ ایک عشق اور ایک جنون کا نام ہے۔ ۱۴راگست کو جس دن یہ ملک وجود میں آرہا تھا اُس دن اللہ تعالیٰ نے بھی کوئی ایسی تاریخ مرتب کی اور ایسی تقدیر لکھی تھی کہ جس رات پاکستان وجود میں آیا وہ ۲۷ویں رمضان (لیلۃ القدر) کی رات تھی۔ غالب گمان ہے کہ وہ شب قدر تھی اور جس طرح اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ''کہ تم شب قدر کو کیا جانو''۔ یہ وہ وقت ہوتا ہے کہ جب ملائکہ اللہ تعالیٰ کے تمام اِذن کے ساتھ نزول فرماتے ہیں''۔ گویا اللہ کا اِذن مکمل ہو رہا تھا۔ جو ایک وطن، ایک ملک وجود میں آنا تھا وہ مسلمانوں کی چودہ سو سال کی تاریخ کا امین تھا۔ ستائیسویں رمضان کی رات بارہ بج کر ایک منٹ پر ریڈیو سے پہلی دفعہ یہ آواز گونجی:

''بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مبارک ہو پاکستان وجود میں آگیا''

اس وقت لاکھوں مسلمان یہ لفظ سننے سے پہلے کٹ چکے تھے۔ یہ ہماری تاریخ کا ایک انتہائی سحر انگیز اور رومانوی (Romantic) دور تھا۔ پاکستان ہماری ایک ایسی رومانوی داستان تھی جس کی تکمیل کے لئے کم از کم چالیس لاکھ مسلمانوں نے اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کیا۔

پاکستان جس کی خاطر ہزاروں مسلمان کٹ مرے، صرف ایک مُلک نہیں ایک جنون اور ایک عشق کا نام ہے۔ یہ ملک اُس وقت وجود میں آ گیا تھا جب ہندوستان میں پہلا ہندو مسلمان ہوا تھا۔ ۱۴راگست کی رات جس وقت ریڈیو پاکستان سے اس

ملک کی آزادی کا اعلان ہو رہا تھا تو کم از کم سوا کروڑ مسلمان اپنے باپ دادا کی قبروں کو چھوڑ کر' اپنا مال و دولت' اپنے گھر بار' اپنا سب کچھ پیچھے چھوڑ کر ایک ایسے راستے کی طرف چل پڑے جس میں کچھ معلوم نہیں تھا کہ کل اُن کے ساتھ کیا ہونے والا ہے۔ یہ کیا تھا؟ صرف ایک جنون تھا' ایک دیوانگی تھی۔

پاکستان زندہ باد

وہ (ہندو) اتنا ناپاک اور پلید ہے کہ اس کے ساتھ مسلمانوں کی نہ جان محفوظ ہو گی' نہ آبرو محفوظ ہو گی۔ اور اس بات کی گواہی کہ یہ فیصلہ انہوں نے بالکل ٹھیک کیا اور اس بات کی گواہی کہ یہ فیصلہ اللہ نے مسلمانوں کی تقدیر میں لکھ دیا تھا اور اس بات کی گواہی کہ اس فیصلے کو عمل پذیر ہونا تھا۔ ۲۷ ر رمضان کو لیلۃ القدر کی رات' ملائکہ کی نگرانی میں' شہداء کی روحوں کے سائے میں فیصلہ کر دیا گیا تھا کہ مسلمان ہندوؤں کے ساتھ کبھی بھی ایک ریاست میں نہیں رہیں گے۔ اور اس کے لئے ہمیں جو مرضی قربانی دینی پڑے۔ وہ دیں گے چاہے پچاس لاکھ مسلمان شہید کروانے پڑیں یا ڈھائی لاکھ اپنی بہنوں اور بیٹیوں کو اغواء کروانا پڑے۔ ہم اس کی قیمت ادا کریں گے۔ جنہوں نے اس کے لئے قربانیاں دیں' جنہوں نے اس ملک میں جانے کا فیصلہ کیا اُنہوں نے یہ نہیں پوچھا کہ ہمیں کیا ملے گا' انہوں نے کوئی ضمانت نہیں مانگی' کوئی تحفظ نہیں مانگا' کسی نے یہ سوال نہیں کیا کہ اپنے آپ کو کس کے لیے اُجاڑ رہے ہیں۔

ایک مرتبہ پاکستانی رینجرز کا ایک سپاہی سرحد پار کر کے انڈیا چلا گیا۔ گاؤں والوں نے اُسے پکڑ لیا اور لے جا کر اپنے گھر میں بند کر دیا۔ وہ یہ سمجھ رہے تھے کہ یہ سمگلر ہے۔ رات کے وقت ایک بوڑھی خاتون آئیں جو سکھ تھیں' اُس نے بڑے پیار سے اُسے ڈپٹ کر کہا کہ ''پاکستان ہم نے اِس لئے بنایا تھا کہ تم سمگلنگ کرو''؟ وہ سپاہی چونکا اور کہا: ''اماں پہلے تو میں سمگلر نہیں ہوں' سپاہی ہوں اور دوسری بات یہ کہ

پاکستان آپ نے کب بنایا تھا''؟ وہ بڑھیا رونے لگی۔ کہتی ہے: ''بیٹا میں تمہیں سکھ نظر آتی ہوں، لیکن میرا نام سکینہ ہے۔ میرا پورا خاندان پاکستان بناتے ہوئے کٹا تھا اور آج بھی میرا دِل پاکستان کے ساتھ دھڑکتا ہے۔ جب میرے بچے بیمار ہوتے ہیں تو میں ''پاکستان'' کا نام لے کر ان پر دم کرتی ہوں تو اللہ تعالیٰ ان کو شفا دے دیتا ہے۔ خبردار اس پاکستان کو نقصان نہ پہنچانا ورنہ تمہیں میری آہ لگ جائے گی''۔

یہ ایک سکینہ ہے۔ اس طرح کی ڈھائی لاکھ ہیں۔ جو آج بھی زندہ ہیں۔ انہوں نے اپنی جانیں، اپنے خاندان، اپنی عزتیں اور آبروئیں لٹائی تھیں تو ایک عشق کی خاطر، ایک جنون کی خاطر۔ وہ عشق وجنون ہے...... ''پاکستان''۔

اب یہ کم بخت جو آج کہتے ہیں کہ پاکستان بنانے میں غلطی ہوئی، پاکستان بننا نہیں چاہئے تھا، ہم ہندوؤں کے ساتھ ایک ملک میں رہتے۔ ایک بات یاد رکھئے گا کہ مسلمان ہندوستان میں چودہ سو سال پہلے پہنچے تھے اور یہاں پہنچنے کی وجہ یہی تھی کہ کچھ کمینے ہندوؤں نے ہماری عورتوں اور بہنوں پر ہاتھ ڈالا تھا اور ایک غیرتمند مسلمان محمد بن قاسم ان کی عزت بچانے کے لئے ''پاکستان'' آیا تھا۔

ایک بات اور یاد رکھئے گا کہ پاکستان دو چیزوں سے مل کر بنتا ہے۔ ایک پاکستان کا نظریہ ہے اور دوسرا پاکستان کا جغرافیہ ہے۔ پاکستان کا نظریہ اس وقت ہی قائم ہو گیا تھا جیسا کہ قائداعظم نے فرمایا کہ جب ہندوستان میں پہلا ہندو مسلمان ہوتا ہے۔ پاکستان اس وقت قائم ہو چکا تھا۔ محمد بن قاسم نے جو ریاست بنائی وہ بھی پاکستان تھا۔ پھر اس پاکستان کا جغرافیہ پھیلتا چلا گیا۔ اور ہم پورے ہندوستان پر غالب ہوئے۔ پھر ایک وقت آیا کہ پاکستان کا جغرافیہ سکڑنا شروع ہو گیا۔ ہماری غفلتیں، ہماری کوتاہیاں سامنے آتی رہیں۔ پھر ہم نے یہ وقت بھی دیکھا کہ پاکستان محدود ہو کے صرف دہلی کے لال قلعے میں رہ گیا تھا۔ اور وہاں سے ایک تحریک پھر سے

شروع ہوتی ہے۔ اس پاکستان کو دوبارہ حاصل کرنے کے لئے کہ جو مسلمان اپنے ہاتھوں سے آہستہ آہستہ کھو رہے تھے۔ مگر پاکستان کا نظریہ ہمیشہ سے تھا' ہمیشہ رہے گا اور جب تک اس سرزمین پر ایک بھی مسلمان باقی ہے۔ پاکستان قائم رہے گا اِنْ شَاءَ اللّٰہُ۔ (پاکستان' ایک عشق' ایک جنون: ۶'۷)

۱۹۴۷ء میں جب پاکستان بنانے کی بات کی جاتی ہے تب ہی یہ فیصلہ بھی کر لیا جاتا ہے کہ پاکستان اِنْ شَاءَ اللّٰہُ ۱۴/اگست کو بنایا جائے گا۔ اور دیکھئے انگریزوں نے ۲۷ویں رمضان نہیں چنا تھا۔ یہ ۲۷ویں رمضان ان روحانی قوتوں نے چنا تھا' اُس رب نے چنا تھا جس نے اپنی مہر ثبت کرنی تھی اس ملک پر دُنیا کو بتانے کے لئے یہ کوئی عام ملک نہیں' عام سلطنت نہیں ہے جو وجود میں آ رہی ہے۔ یہ ملائکہ کے نزول میں' اللہ کے اذن سے قیامت تک رہنے کے لئے' اُمت مسلمہ کا ایک مرکز' علامہ اقبال کا ایک خواب' احیاء السلام کا ایک مرکز اور کفار کی آنکھوں میں دھول جھونکنے کے لئے ' کفار کے دلوں میں' ان کے وجود میں ذِلت دینے کے لئے اللہ ایک ریاست کو وجود میں لا رہا ہے۔ جس کی حفاظت کی ذِمہ داری بھی مالک خود اُٹھائے گا' اِنْ شَاءَ اللّٰہُ اور اُس نے اُٹھائی ہے۔

ابھی چند دِنوں کی بات ہے کہ ایک پاکستانی صحافی انڈیا گیا۔ یہ جو آج کل انڈیا کے ساتھ امن معاہدے ہو رہے ہیں' محبت اور پیار کی باتیں کی جا رہی ہیں۔ دہلی کے ایک ہوٹل میں بیٹھا تھا تو ایک بوڑھی سکھ خاتون اس کے پاس آئی اور اس سے کہتی ہے کہ ''تم پاکستانی صحافی ہو' امن کے معاہدے کرنے آئے ہو۔ میرا نام مسز پوجا ہے اور میں تم کو ایک نصیحت کرنے آئی ہوں کہ بے غیرتی مت دکھانا۔ میری ہندو اولاد کے ساتھ اپنی غیرت اور آبرو کا کوئی معاہدہ نہ کر لینا۔ دھیان کرنا ورنہ تمہیں ہماری آہ لگے گی''۔ وہ صحافی حیران ہو کے پوچھتا ہے کہ آپ کی آہ کیسے لگے گی' آپ کون ہیں''؟

پھر وہی داستان ...... ''میں زرینہ ہوں۔ آج میری عمر ۷۰ سال کے اوپر ہے' لیکن میں بھی انہی بیٹیوں میں سے ہوں جنہوں نے اپنی عزت و آبرو اس پاکستان پر لٹائی ہے۔ اور دیکھو میں اپنی ہندو اولاد کے بارے میں نصیحت کر رہی ہوں کہ خبردار ان کی باتوں میں مت آنا یہ تمہیں بیچ کھائیں گے۔ اور اگر تم نے کوئی معاہدہ ان سے کیا تو تمہیں میری آہ لگے گی''۔ یہ واقعات صرف قصہ نہیں ہیں یاد رکھیئے گا۔ آج بھی ہماری لاکھوں نہیں تو ہزاروں بیٹیاں ہندوستان میں موجود ہیں۔

ایک واقعہ ہم آپ کو اور سناتے ہیں۔ ایک مسلمان پاکستان کے قیام کے کچھ عرصے بعد لدھیانہ گئے اور وہاں ایک مسجد میں نماز پڑھنے کے بعد جب باہر نکلے تو دروازے پر ایک سکھ عورت ایک چھوٹے سے بچے کو لے کر کھڑی ہے اور ان سے کہتی ہے'' بابو اس پہ ذرا دم کر دو''۔ اور وہ چونکہ مسجد کے اندر آ گئی تھی تو ان صاحب نے ذرا غصہ میں کہا کہ'' مائی پیچھے ہٹو یہ مسجد ہے اور تم ایک سکھ عورت ہو''۔ اس کی آنکھوں میں آنسو آ گئے' کہتی ہے' میری گود میں تو سکھ کا بچہ ہے لیکن میں تو مسلمان ہوں۔ کیا تم میرے بچے کو دم نہیں کرو گے''؟ اب ان کے وجود کو بہت زور سے چوٹ آئی' کہتے ہیں کہ'' بہن چلو' تمہیں پاکستان لے چلوں'' ہماری بہن جواب دیتی ہے''نہیں وہ ایک پاک سرزمین ہے' اب میں وہاں نہیں جا سکتی' اب میں ناپاک ہو گئی ہوں'' ......
اللہ کی قسم اس کی ناپاکی پہ سو پاکیاں قربان۔

اس طرح پاکستان بنا تھا۔ پاکستان کسی نے ہمیں پلیٹ میں رکھ کر نہیں دیا تھا۔ یہ پاکستان مدینے کے بعد دوسری اسلامی نظریاتی ریاست ہے۔ اور دیکھ لیں کتنی مماثلت ہے اس میں اور مدینہ میں۔ مسلمانوں نے مدینہ بھی مشرکوں سے چھین کے لیا تھا۔ ہمارے بڑوں نے بھی پاکستان مشرکوں سے چھین کے بنایا۔ مدینہ میں بھی ہجرت تھی۔ پاکستان میں بھی ہجرت ہے۔ مدینہ میں بھی بہت سے مسلمان پیچھے مکے میں رہ گئے۔

پاکستان بھی اللہ کے فضل سے ایک اسلامی نظریاتی ریاست ہے۔ مدینہ بھی اُمت مسلمہ کے احیاء کا مرکز تھا۔ پاکستان بھی اِنْ شَاءَ اللّٰہُ اُمت مسلمہ کے احیاء کا مرکز ہے۔ اور اب صرف ایک کام باقی رہ گیا ہے جو ہونا ہے اِنْ شَاءَ اللّٰہُ ہم اپنی زندگیوں میں دیکھیں گے مدینہ سے جا کے مکہ فتح کیا گیا تھا۔ اللہ کی قسم ہم بھی جا کے ''ریڈیو پاکستان دہلی'' کا نعرہ لگائیں گے۔ لال قلعہ پر پاکستان کا پرچم لہرائیں گے اور ہندوستان کے مسلمان جنہیں ہم پیچھے چھوڑ آئے تھے۔ اپنی ان ڈھائی لاکھ سکینہ اور زرینہ بہنوں اور بیٹیوں کے سروں پر دوپٹہ رکھنے' ہمیں جانا ہے وہاں پہ۔

پاکستان جو بنا ہے تو اللہ کے فضل سے قائم رہنے کے لئے بنا ہے۔ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ اسے کچھ بھی نہیں ہوگا۔ ہندوستان' یہ اللہ کی مشیت بھی ہے اور حکم بھی اور آج کل کے حالات بھی' کہ ہندوستان نے تقسیم ہونا ہے۔ اور ہم اس کام میں اِنْ شَاءَ اللّٰہُ ضرور ہیلپنگ ہینڈ (مدد) دینگے اور ہم پوری کوشش کریں گے کہ اللہ کے فضل سے یہ کام ہو۔ یہ جو پاکستان کو توڑنے کی بات کر رہے ہیں ہمیں اس ہاتھ کو بھی توڑنا ہے اور سر کو بھی کچلنا ہے جو پاکستان کی ریاست کے خلاف بات کرے گا۔ یہ ریاست شہداء کی امانت ہے۔ جنہوں نے کچھ نہیں مانگا' اپنے آپ کو قربان کرنے سے پہلے کچھ نہیں مانگا کہ ہمیں پاکستان نے کیا دیا ہے۔ انہوں نے اپنا سب کچھ نچھاور کر دیا' اپنا مال' اپنی جان' اپنی بیٹیاں' اپنی عزت' اپنے آباؤ اجداد' لیکن جواباً کچھ نہیں مانگا۔ آج ہم جس آزادی میں' جس فخر اور غیرت کے ساتھ یہاں بیٹھ کر بات کر رہے ہیں ہمیں یہاں تک لانے میں پچاس لاکھ مسلمانوں نے اپنا خون سینچا ہے۔ ایسے نہیں پہنچے ہم یہاں پہ۔ اس کو امانت سمجھیے گا۔ اللہ کی قسم یہ امانت آپ کو دی گئی ہے اس سے کبھی خیانت نہ کرنا۔ یہ مت پوچھنا کہ اس پاکستان نے ہمیں کیا دیا ہے؟ چاہے سب کچھ کٹ جائے تمہارا۔ کیونکہ جو ہمارے بڑے گزر کے گئے ہیں انہوں نے کبھی یہ سوال نہیں کئے تھے۔

انہوں نے سب کچھ کٹایا تھا اپنا اس پر اور یہ پاکستان صرف ہندوستان کے مسلمانوں کا مرکز ہو۔ اور دوسرا خواب کہ یہ ریاست ایک مرکز بنے ایک ایسی اسلامی حکومت کا 'اسلامی احیاء کا کہ جس میں ''ایک ہوں مسلم حرم کی پاسبانی کے لئے' نیل کے ساحل سے لیکر تا بہ خاک کاشغر'' جس کا مرکز پاکستان ہو۔ جس طرح ہم نے آپ سے کہا کہ یہ پاکستان ایک نظریہ بھی ہے اور جغرافیہ بھی' اللہ کی قسم ہم آپ کو بشارت دیتے ہیں کہ اس کا جغرافیہ بڑھے گا' اِنْ شَاءَ اللّٰہُ کم نہیں ہوگا۔

اس پاکستان کی ہاں اور ناں میں دُنیا کے فیصلے ہوں گے۔ دُنیا میں کوئی فیصلہ نہیں کرے گا جب تک ہم سے اجازت نہ لے لے کہ ہمیں کیا کرنا ہے۔ اس بات سے نہ گھبرائیں کہ ملک کے حالات کیا ہیں۔ مایوسی میں نہ آیئے گا۔ یہ وہی مکار ہندو ہے جو ہمارے حوصلے پست کرنا چاہتا ہے۔ یہ وہی سازش ہے۔ ''بغل میں چھری' منہ میں رام رام''۔ ان کی تاریخ یہی ہے۔ کبھی دھوکہ نہ کھایئے گا۔ ابھی ہم پر وہ اپنی ثقافت' اپنی فلمیں' اپنے گانے' اپنی بدکار عورتیں مسلط کر کے ہماری قوم کے بچوں کے کردار خراب کرنا چاہتا ہے۔ اس قوم کو نرم کرنا چاہتے ہیں' تباہ و برباد کرنا چاہتے ہیں۔ اس سے پہلے ان کے ہندو غنڈے ہمارے ساتھ وہی سلوک کریں جو ہمارے بزرگوں کے ساتھ' ہماری بہنوں' بیٹیوں کے ساتھ پاکستان بننے وقت کر چکے ہیں' ہوش میں آیئے۔ یہ قوم انڈین فلموں اور گانوں کے بغیر بھی گزارا کر سکتی ہے۔ یہ ہماری پہلی ضرورت نہیں ہے کہ ہم محبت اور پیار کے گیت گائیں' ان کے ساتھ جنہوں نے ہماری بہنوں کے' بیٹیوں کے دوپٹے کھینچے ہیں۔ شرم کیجئے' ورنہ بہت بڑی آہ لگے گی آپ کو۔ یہ ہم پوری قوم سے مخاطب ہیں اور اس کے حکمرانوں سے مخاطب ہیں کہ خیال کریں' دین کی آبرو کو نہ بیچیں' اور جو میری بہن اس وقت ''مسز پوجا'' بن کے انڈیا میں رہتی ہے' جس نے کہا تھا کہ میری ہندو اولاد پر کبھی اعتبار نہ کرنا ورنہ تم کو میری بددُعا لگے گی' ان کی

بددُعاؤں سے بچئے گا۔

آج پاکستان جس دوراہے پر کھڑا ہے وہاں حالات ہمارے لیے چیلنجنگ ہیں۔ آزمائشیں ہیں مگر مایوس ہونے اور گھبرانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ یہ پاکستان کا بننا ایک معجزہ تھا۔ آپ سوچتے کیوں نہیں ہیں یہ بات کہ جب ساٹھ کروڑ ہندو اور انگریز حکمرانوں نے ایڑھی چوٹی کا زور لگایا کہ اس ملک کو نہیں بننے دینگے۔ تو جس ملک کو اللہ نے لیلۃ القدر میں ملائکہ کے پروں میں رکھ کے قائم کیا ہو۔ یہ فیصلہ ازلی اور ابدی ہو چکا تھا کہ اس ملک کو وجود میں آنا ہے اور اس کی حفاظت کی جائے گی۔ گھبرایئے گا نہیں آج کے حالات سے' اللہ کے فضل و کرم سے یہ ملک قائم رہنے کے لئے بنا ہے۔ شہداء کے خون پر' بہنوں کے دوپٹوں پہ بنا ہے۔ اللہ ان کی آبرو کو برقرار رکھے گا' اِنْ شَاءَ اللّٰہُ۔ آپ خیانت نہ کیجئے گا اس کے ساتھ یہ سندھی' پنجابی' بلوچی' پٹھان' یہ مہاجر' یہ کشمیری' اللہ کی قسم جس نے یہ نعرہ لگایا اُس نے ان مسلمانوں کے ساتھ خیانت کی۔ جس نے قربانی دی تھی اس نے پاکستان کے لئے قربانی دی تھی۔

اس پاکستان کی تقدیر اور تاریخ کو سمجھو۔ یہ ایک اسلامی نظریاتی ریاست ہے۔ اس کے مقدر میں عروج ہے۔ جو اس کا ساتھ دے گا اللہ اس کو عروج دے گا' جو اس ریاست کو تکلیف دے گا اللہ اس کو کتے کی موت مارے گا۔ دُنیا میں بھی اور آخرت میں بھی اس کا انجام بدنصیب ہے۔ دیکھ لو جس نے پاکستان کو نقصان پہنایا اللہ نے اس کی نسلیں تباہ کر دیں۔ اور جس نے پاکستان کی خاطر اپنے جان و مال اور عزت و آبرو کو قربان کیا ہے۔ اللہ کے ملائکہ اس پہ نازل ہوتے ہیں۔ اس کی حفاظت کرتے ہیں۔ دو جہانوں میں اس کے لئے خیر ہے۔

اِنْ شَاءَ اللّٰہُ یہ پاکستان قائم رہنے کے لئے بنا ہے۔ صرف لوگ بدنصیب ہونگے اور لوگ ہی خوش نصیب ہونگے جو اس پاکستان سے جیسا رویہ رکھیں گے اُس

کے مطابق اللہ اُن سے معاملات رکھے گا۔

پاکستان بنا تھا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کے نعرے کے اوپر اور اِنْ شَآءَ اللّٰہُ اس کی تکمیل اُس وقت ہوگی جب ''پاکستان کا مطلب کیا: لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ'' کے ساتھ ہم مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ'' بھی جوڑ دیں گے۔ ہم نے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ پر پاکستان بنالیا۔ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ پر پورا کرنا باقی ہے...... اِنْ شَآءَ اللّٰہُ ہوگا۔ یہ تو بچہ بچہ جانتا ہے۔

ایک بچہ نعرہ لگا رہا تھا: ''پاکستان کا مطلب کیا؟...... لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ'' اور اگلا جملہ اُس نے کہا: ہندوستان کا مطلب کیا؟ ہم ذرا چونکے کہ اس کا کیا جواب دے گا' وہ کہتا ہے ''بھاڑ میں جائے ہم کو کیا''۔

دُنیا کے سارے مسلمان پاکستانی ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ پاکستان دُنیا بھر کے مسلمانوں کی عزت کا محافظ ہے۔ اس لئے بھی کہ جب مسلمانوں کو کہیں بھی کوئی تکلیف ہوتی ہے' پاکستان کے مسلمان ہی اُن کے لئے آواز اُٹھاتے ہیں۔ پاکستان مسلمانوں کی رگ رگ میں گھسا ہوا ہے۔ یہ ہمارے کیمیائی اجزاء میں شامل ہے۔ جب خلافتِ عثمانیہ ختم ہوئی تو پوری دُنیا کے مسلمانوں میں صرف پاکستان کے مسلمان تھے جنہوں نے تحریک چلائی۔ افغانستان میں تباہی آئی تو پچاس لاکھ افغان پاکستان میں آ کے بسے۔ آج بھی پاکستان میں لاکھوں کی تعداد میں انڈیا' بنگلہ دیش' برما اور نہ جانے کہاں کہاں کے مسلمان آ کے آباد ہیں اور رہ رہے ہیں۔

اِنْ شَآءَ اللّٰہُ جب ہم ''لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ'' کے ساتھ ''مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ'' (ﷺ) کی تکمیل کریں گے یعنی اپنے پورے کلمے کی تکمیل کریں گے تو ہم پوری دُنیا کے مسلمانوں کو دعوت دیں گے کہ تم جہاں کہیں بھی تکلیف میں ہو ہمارے پاس آؤ' یہ پاکستان صرف برصغیر کے مسلمانوں کے لئے نہیں ہے بلکہ پوری اُمت مسلمہ کے لئے ہے۔

اِس لئے بھلا دیا کہ جب ہم نے پاکستان بنالیا تو ہم مطمئن ہو گئے۔ ہم یہ سمجھ بیٹھے کہ ہم نے مقصد حاصل کرلیا ہے۔ پاکستان مقصد نہیں ہے۔ مقصد کو حاصل کرنے کی پہلی منزل ہے' مقصد کو حاصل کرنے کا پہلا زینہ ہے۔ ابھی ہم راستے میں ہیں' ہمارا کام ابھی مکمل نہیں ہوا۔ علامہ اقبال اور ہمارے بزرگوں نے پاکستان اس لئے نہیں بنایا تھا کہ اس کو بنا کر ہم ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھ جائیں گے۔ قائداعظم کا پیغام ''کام' کام اور صرف کام'' تھا۔ علامہ اقبال کا مشن اور خواب یہ تھا کہ یہ ملک اسلامی دُنیا کے احیاء کا مرکز بنے گا۔ مگر ہم نے ان کے خواب کو بھلا دیا۔ ہم سے غلطیاں سرزد ہوئیں' ابھی بھی پاکستان اُمت مسلمہ کا وہ اہم ملک ہے کہ دُنیا کا کوئی بھی دشمن ملک ایسا نہیں جو ہمارے معاملات میں دخل نہ دیتا ہو۔ اندرونی انتشار پھیلانے کے لئے غدار نہ خریدتا ہو۔ اس اُمت نے ہمیشہ میر جعفروں اور میر صادقوں کی وجہ سے نقصان اُٹھایا ہے۔ یہاں اسرائیل بھی عمل پیرا ہے' بھارت بھی' امریکہ اور انگریز بھی اور ہمارے اپنے لوگ غدار بن کر ان کا ساتھ دیتے ہیں۔ اس پوری قوم کو اجتماعی توبہ کرنے کی ضرورت ہے۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کی تکمیل کرتے ہوئے ہم نے پاکستان بنالیا مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی تکمیل نہیں کر پا رہے' اور جو ابلیس کی نصیحت ہے وہ یہی ہے کہ روحِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بدن سے نکال دو۔ اس قوم کے لئے مرکز کشش اب صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات ہو سکتی ہے۔ کوئی اور ہمارا لیڈر نہیں ہو سکتا۔ کوئی ہمارا سربراہ نہیں ہو سکتا۔ کوئی ہماری سیاسی جماعت نہیں ہو سکتی۔ کوئی مذہبی جماعت نہیں ہو سکتی۔ جتنی مذہبی اور سیاسی جماعتوں کے آپ نام سن رہے ہیں یہ سب اُمت کو گمراہ کر رہی ہیں۔ تفرقوں میں بانٹ رہی ہیں' اُمت کی احیاء میں ان کا کوئی کردار نہیں ہے۔ اب صرف اُس جماعت کا کردار ہو گا جس کا جھنڈا اسلام کا' جس کے لیڈر صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

'اور جس کا مرکز صرف پاکستان ہوگا۔ اور اِنْ شَاءَ اللّٰہُ جس دن یہ ہوگیا آپ دیکھیں گے یہ قوم کس طرح عروج پر جاتی ہے۔ ایسا وقت دور نہیں ہے اِنْ شَاءَ اللّٰہُ۔ یہ قوم اگر خود نہیں کرے گی تو اللہ جب چاہے گا کرے گا' کیونکہ اللہ نے اس قوم کو ضائع کرنے کے لئے نہیں بنایا۔ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ خیر ہوگی۔ اللہ اس قوم کو توفیق دے کہ اس کی آزادی کی اسی طرح حفاظت کر سکیں جس طرح ہمارے بڑوں نے اس کی آزادی کو حاصل کرنے میں بڑی قربانیاں دی ہیں۔ دیکھئے اس آزادی کی قدر کیجئے۔

﴿پاکستان ایک عشق ایک جنون:۲۶﴾

دیس دی خاطر جہناں شیراں کیتی جان قرباں
اوہناں شیر شہیداں توں میں واری صدقے جاں

پاکستان ایک حقیقت ہے

ڈاکٹر حبیب الرحمٰن نقشبندی رقمطراز ہیں کہ...... آج سوال پاکستان کے ہونے اور نہ ہونے کا اور اس کے چاہے جانے یا نہ چاہے جانے کا سرے سے ہے ہی نہیں' پاکستان کو جس جس نے چاہا جان' مال' عزت' شہرت' وقت' صلاحیت اور قابلیت کی قربانی دے کر انھوں نے اپنی چاہت کو حقیقت میں بدلا۔ پاکستان اب چاہت کا معاملہ نہیں حقیقت' بلکہ بدیہی حقیقت ہے۔ جس طرح دُنیا کے نقشے پر چین' روس' امریکہ' برطانیہ وغیرہ باقاعدہ تسلیم شدہ حقائق ہیں ان سے بھی زیادہ مسلمہ حقیقت پاکستان ہے جو کسی کے آنکھیں بند کرنے یا بکواس کرنے سے چھپ اور ختم نہیں ہو سکتا۔ اگر ایسا ہونا ہوتا تو جتنی اندرونی و بیرونی سازشیں اس کے خلاف کی گئیں یہ مُلک اب تک دُنیا کے نقشے سے مٹ چکا ہوتا۔ اس مُلک کو بے دردی سے لوٹا گیا۔ اس کے اداروں کو تباہ و برباد کر دیا گیا۔ اس کے عوام کو سال ہا سال سے بے وقوف بنا کر لاچار اور بھکاری بنانے کی سازشیں آج بھی زور و شور سے جاری ہیں۔ اس کے ایک بازو کو کاٹ دیا گیا' ہر وہ منصوبہ جس سے اس مُلک کی ترقی اور خوشحالی ہو سکتی تھی اس کو ذمہ دار افراد نے رکوا کر اپنی بدباطنی اور اس مُلک کے ساتھ دشمنی کا ثبوت دیا۔ لیکن ان تمام غدارانِ ابن غدارانِ پاکستان کی خدمت میں عرض ہے کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے اس ملک کے قیام کے لئے جس اسلامی مہینہ کا انتخاب فرمایا وہ رمضانُ المبارک کا مقدس مہینہ تھا اور جس رات کا انتخاب فرمایا وہ سب سے مقدس رات لیلۃ

القدر کی رات تھی۔ یہ سب اتفاقات نہیں مشیت ایزدی کے اس پاک سرزمین پر رحمتوں اور برکتوں کے نزول کے سدابہار اشارے ہیں۔

اس لئے پاکستان کے وجود کو تاریخی غلطی، قائداعظم اور مسلمانوں کو غلط قرار دینے والے ''انجمن عاشقانِ امریکہ'' اور ''انجمن محبانِ انڈیا'' کے وفادار کارکنوں سے گذارش ہے کہ پاکستان کی غلطی کا داغ اپنے سینے پر سجا کر پوری زندگی منافقوں کی طرح یہاں گذارنے کے بجائے اپنی مزعومہ جنت امریکہ اور ہندوستان ہجرت (Migration) فرمالیں تاکہ ان دانشوروں کا ان کے دماغی کوڑے دان اور نظریاتی دال چاول کا بھاؤ معلوم ہوجائے۔اس ملک کی تمام مراعات سے حددرجہ اولیٰ مستفید ہونے والے اوراپنے زعم میں V.V.I.P بن کر گھومنے والوں کو جس وقت امریکہ کے ہوائی اڈوں پر استقبال ان کے کپڑے اُتار کراور ہندوستان میں ان کے کپڑے پھاڑ کر ہوا تو یہاں دانش کے نام پر شیخیاں بگھارنے والوں کو اپنی ہضم نہ ہونے والی عزت کی قدر اور وقعت کا اندازہ چند لمحوں میں ہوجائے گا۔رہی بات کہ پاکستان میں کون سا نظام ہونا چاہئے تو جس طرح آج اگر امریکہ، برطانیہ میں مسلمان اسلامی حکومت قائم کرنے کا اعلان کر کے امریکہ کو ''اسلامی جمہوریہ امریکہ'' اور برطانیہ کو ''مسلم ری پبلک آف برطانیہ'' بنانے کا اعلان کردیں تو مغرب کے جملہ فیض یافتگان ان مسلمانوں کو سمجھانے اور بجھانے کے لیے ''حکمت ودانش'' کا سیلاب اور طوفان برپا کر کے رکھ دیں گے۔ ہماری بھی ان داناؤں کی خدمت میں عرض یہ ہے کہ یہ ''اسلامی جمہوریہ پاکستان'' ہے۔جس طرح امریکہ و برطانیہ میں اسلام کا نفاذ اور مسلم حکومت کا نعرہ آپ کو غیر متعلق وغیر معقول لگے گا اس سے بھی زیادہ غیر معقول بلکہ نامعقول بات یہ ہے کہ پاکستان میں آپ اسلام کے علاوہ کسی درآمدی ''ازم'' کے نفاذ کے لئے اپنے احمقانہ اخلاص سے ابنائے وطن اہل اسلام کا رخ بیت اللہ اور مدینہ

المنورہ سے واشنگٹن اور ماسکو کی طرف پھیرنے کی سعی غیر مشکور فرماتے رہیں۔

پاکستان کا نام، پاکستان کی 98% مسلم اکثریت پر مشتمل آبادی، پاکستان کا اسلامی دستور، پاکستان کی مسلح افواج کا ماٹو ''ایمان، تقویٰ، جہاد فی سبیل اللہ'' یہ سب کچھ اس حقیقت کی غماض ہے کہ پاکستان اسلام ہی کا فیض ہے۔ پاکستان کا ہلالی پرچم، اسلامی ماہ وسال اور ہجری کیلنڈر کا استعارہ ہے جبکہ پرچم میں سبز رنگ کی نسبت گنبد خضریٰ اور حضور ختمی المرتبت ﷺ کے ساتھ مضبوط تعلق کی واضح علامت ہے۔ یہ علیحدہ بحث وحقیقت ہے کہ پاکستان کو لوٹنے اور اس ملک کو فکری، اخلاقی، آئینی، قانونی اور مالی بحران اور تباہی کے دہانے تک پہنچانے والی نام نہاد اشرافیہ نے چور مچائے شور کے مصداق روزِ اول سے شریعت اور اِسلام کے نام کو خوفناک انداز میں پیش کرنے کا قابل مذمت کارنامہ انجام دیا ہے تا کہ لوگ نفاذِ شریعت، نظام مصطفیٰ ﷺ کا نام سنتے ہی کپکپانا شروع کردیں۔ جس کا لازمی نتیجہ اِسلام سے دوری وکفر سے قربت کی صورت میں نکلتا ہے، یعنی لوگ پاکستان کی بنیاد ''لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ'' کے بجائے اس کی بنیاد سیکولرازم اور جمہوریت میں تلاش کرنا شروع کردیں۔

﴿محمد رسول اللہ ﷺ کا پاکستان صفحہ نمبر ۲۴/از عمیر محمود صدیقی﴾

مقصدِ پاکستان

مسلمانوں نے انگریزوں سے آزادی اور ہندوؤں سے علیحدگی اس لیے حاصل کی تھی کہ مسلمان اپنے ملک میں اپنے دین کے اصول وضوابط کے مطابق ایک ایسا معاشرہ تشکیل دیں گے جس میں انفرادی زندگی سے لے کر اجتماعی زندگی تک دین کی رشد و ہدایت پر مشتمل عدل و انصاف اور تمام اقدار (یعنی حسن کردار، اخلاق، عدل، ادب، محبت، اُخوت، خدمت، ایثار و نثار، ایمان داری، دیانتداری) کو زندگی کا حصہ بنائیں گے۔ ہر قسم کے انسانیت کے بنیادی حقوق کو تحفظ فراہم کریں گے۔

معاشرے اور ملت کی تشکیل و تکمیل خدا اور رسول ﷺ کے عطا کردہ ضابطہٗ حیات کی روشنی میں پروان چڑھائیں گے، جس سے دین کی اصل روح کی حقیقتیں بنی نوع انسان پر منکشف ہوسکیں گی۔ اقوامِ عالم اور مخلوقِ خدا کی بہتری، بہبود اور اُخوت و محبت کی روح پرور صلاحیتوں کو اُجاگر کریں گے۔ فطرت کے اس انمول فریضہ کو ادا کرنے کے لیے فطرت شناس انسانوں کو خوفِ خدا سے سینچیں گے۔ عبادت اور ریاضت کی قندیلوں کو دلوں میں منور کریں گے۔ سادگی، شرافت کے بیج جلا کر حرص و ہوس، لالچ و فریب کو ان میں بھسم کریں گے۔ مساوات و اعتدال اس ملت کے بہترین اوزار ہوں گے۔

خیر کی گھنٹیاں محروم اِنسانیت کو سکون و راحت، تسلی و تشفی کے قرار کے لیے محبت و اُخوت سے پکاریں گی۔ بے قرار روحیں قرار پائیں گی۔ رحمت العالمین ﷺ کی

رحمتیں اِنسانی کردار میں ڈھل کر پورے جہان میں رحمتوں کے بادل بن کر برسیں گی۔

لیکن یہ تمام جذبے اورارمان آج تک سسکتے' تڑپتے اوردم توڑتے جارہے ہیں۔

آؤمل کراس روح پرور ساز کو چھیڑیں۔آؤ انصاف وعدل کی تانوں سے محبت و اُخوت' برداشت و بردباری' صبر وتحمل' خدمت وادب' پیار اور لطافت کے جذبوں کی سُروں کو چھیڑیں۔آؤمل کر کردار کے جادو سے نفرت ونفاق کے اژدھا کو انسانی دلوں سے باہر نکال پھینکیں' آؤاسے آندھیوں اور طوفانوں سے محفوظ کریں۔

اے رب رحیم! یہ الفاظ بھی تیرے ہیں' یہ انعام بھی تیرے ہیں' ان الفاظ کی تاثیریں بھی تیری ہیں' یااللہ تو ان الفاظ کی تاثیر کا چہرہ اپنی مخلوق کو دکھا......امین۔

﴿صدائے وقت: راز عنایت اللہ﴾

پاکستان زندہ باد

مسلسل صدیوں تک کی غلامی میں رہنے کی وجہ سے یہ ممکن ہی نہیں تھا کہ مسلمانوں کی ''ذھنیت'' ہندوؤں کے ساتھ رہتے ہوئے تبدیل ہو سکے اِس لئے ضروری تھا کہ ایک علیحدہ خطہ میں ازسرنو دین اسلام کی بنیاد ڈالی جائے۔

چونکہ دین اِسلام کا درخت تو موجود ہے اوراس کی شاخیں بھی ہیں' جن پر پتے' پھول اور پھل بھی موجود ہیں' گو کہ وہ ''خزاں'' کا شکار ہیں' لیکن جب ان کی ''جڑ'' سے آبیاری ہوگی تو ان میں تروتازگی پیدا ہوتی رہے گی اوران میں وہ تمام صفات اور خوبیاں پیدا ہوتی رہیں گی جو کہ ''اللہ تعالیٰ کی ہدایت'' اور ''خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات'' کا پرتو ہوں گی' جس سے ''بہار'' کا سماں پیدا ہو جائے گا اور پھر لوگ جوق درجوق اس بہار سے مستفید ہونے کے لئے یہاں آتے رہیں گے۔

پاکستان زندہ باد

''پاکستان'' اِسلامی مملکت کی حیثیت سے' ۱۴راگست کو اُس وقت دُنیا کے نقشہ

پر اُبھرا' جب عالمی سیاست میں انقلابی تبدیلیاں رُونما ہو رہی تھیں۔ یہ وہ زمانہ ہے کہ مغرب کی غلامی کی زنجیروں میں جکڑے ہوئے مشرقی ممالک' جن میں اکثریت اسلامی ملکوں کی تھی' وہ آزادی حاصل کرنے کی غرض سے سرگرم عمل تھے۔ پیغمبر اسلام ﷺ کے مبارک عہد میں قائم ہونے والی پہلی اسلامی مملکت کے بعد ''پاکستان'' دوسری مسلم ریاست ہے جو عقیدہ توحید کے عملی تقاضوں کو پورا کرنے کی غرض سے معرضِ وجود میں لائی گئی۔ اس مملکت خداداد کا نصب العین یہ ہے کہ اِس سرزمین میں اُخوت و مساوات اور حریت کے انسانیت پرور اسلامی اُصولوں کی روشنی میں' حقیقی جمہوری معاشرے کا قیام عمل میں لایا جائے تا کہ پاکستانی عوام پہلے خود اسلامی دستورِ حیات کی دولت سے متمتع ہوں پھر دُنیائے اسلام کے اتحاد' اُس کی ترقی اور خوش حالی کے ضمن میں روایتی اسلامی کردار اَدا کریں۔

﴿نظریہ پاکستان اور اُس کے عملی پہلو:۱۱﴾

پاکستان زندہ باد

آپ کی نظروں نے بھانپ لیا تھا کہ انگریز سے نہ صرف ہندوستان کی آزادی ضروری ہے بلکہ ایک ایسے خطۂ زمین کی ضرورت ہے جہاں پر نئے سرے سے اسلامی اقدار کی آبیاری ہو اور دین اسلام کے درخت کی شاخیں جو کمزور پڑ چکی ہیں اور پتے' پھول اور پھل مرجھا چکے ہیں ایک مرتبہ پھر تروتازہ ہو جائیں۔

پاکستانی پرچم

ہمارے پیارے وطن پاکستان کے قومی پرچم کا رنگ گہرا سبز ہے اور ایک طرف مستول کے ساتھ سفید عمودی پٹی ہے۔ سبز حصے کے وسط میں پانچ کونی سفید ستارہ اور ہلال ہے۔

پرچم کی شکل مستطیلی ہے' پرچم کی لمبائی اور چوڑائی ۳ اور ۲ کی نسبت ہے۔ پرچم کا سفید حصہ اقلیتی فرقوں کی نمائندگی کرتا ہے۔ یہ پورے پرچم کا چوتھائی حصہ ہے۔

پاکستان کی دستور ساز اسمبلی نے ۱۱ راگست ۱۹۴۷ء کو پرچم کا ڈیزائن منظور کیا۔

قومی پرچم پر چاند کا رُخ دائیں طرف ہے۔ جب کہ چاند اور تارا ۴۵ ڈگری پر ہے۔ پاکستان میں قومی پرچم لہرانے کی پہلی سرکاری تقریب کراچی میں ہوئی' جہاں علامہ شبیر احمد عثمانی نے قومی پرچم لہرایا۔

عمارت پر لہرانے والے قومی پرچم کا سائز ۲ ضرب ۳ فٹ ہونا چاہیے' جب کہ پریڈ کے موقع پر قومی پرچم کا سائز ۱۰ ضرب ۲ صحیح ۱/۲ فٹ ہونا چاہیے۔

قومی پرچم کا ڈیزائن دو بھائیوں۔ الطاف حسین' افضال حسین نے جون ۱۹۴۷ء کو دہلی میں بنایا۔

پاکستان کا پرچم ہر سال مستقل طور پر دو مرتبہ سرنگوں کیا جاتا ہے۔ ایک مرتبہ بانی پاکستان کی وفات ربرسی پر ۱۱ ستمبر کو اور دوسری مرتبہ خان لیاقت علی خان کی برسی پر ۱۶ اکتوبر کو یہ پرچم ہماری عظمت کی علامت ہے۔

پاکستانی پرچم لہرانے سے بیٹے کی پیدائش

بھارتی ریاست بہار کے ضلع نالندا کے مضافاتی علاقے کھارادی میں مسجد کے قریب ایک نوجوان انوارُالحق نے پاکستانی پرچم اپنے گھر پر لہرایا دیا' جب یہ خبر مقامی چینل پر نشر ہوئی تو ضلعی حکومت حرکت میں آ گئی' بھارتی پولیس نے کاروائی کرتے ہوئے اُسے اپنی حراست میں لے لیا اور پاکستانی پرچم کو اپنی تحویل میں لے لیا' دوسری طرف اس نوجوان انوارُالحق کا ایسا اعتقاد مضبوط تھا کہ گھر پر پاکستانی پرچم لہرانے سے اُس کے گھر بیٹے کی پیدائش ہوگئی۔ ﴿علمی خبریں'۲۱ر جولائی ۲۰۱۶ء' نامہ نگار ذیشان حسین﴾

پاکستانی پرچم کی نسبت رسول اللہ ﷺ کے روضہ مبارک سے ہے' وہ اِس طرح کہ روضہ مبارک کا نیچے رنگ سفید ہے اور اوپر رنگ سبز ہے۔ پاکستانی پرچم کو جب غور سے دیکھا جائے تو اِس میں بھی دو رنگ نمایاں ہیں' ایک سفید اور دوسرا سبز' جب پاکستانی پرچم کو سبز کونوں سے پکڑ کر اوپر اُٹھایا جائے تو بلکل روضہ پاک سے نسبت واضح نظر آتی ہے' یعنی روضہ پاک اوپر سے سبز اور نیچے سفید ہے۔ جب اِس طرح پاکستانی پرچم کو اُٹھایا جائے تو پرچم اوپر سبز اور نیچے سفید نظر آئے گا۔ روضہء رسولِ پاک ﷺ سے پاکستانی پرچم کی نسبت بہت ہی برکت اور اہمیت کی حامل ہے۔ اللہ تعالیٰ ''پاکستان'' کو اِس نسبت سے سدا قائم و دائم رکھے' اِسلام کا قلعہ بنائے' یہاں پر اسلامی نظام نافذ ہو جائے...... امین۔

پاکستان کا قومی ترانہ

قومی ترانے سے مراد وہ گیت ہے جس کے بول قومی روایات کے ترجمان اور جس کی دُھن قوم کے جذبات سے ہم آہنگ ہو۔ پاکستان کا قومی ترانہ منتخب کرنے کے لئے ۲۳ر فروری ۱۹۴۹ء کو مسٹر ایس ایم اکرام کی زیرِ صدارت ایک نو رُکنی کمیٹی قائم کی گئی تھی، جس میں سردار عبدالرب نشتر... جناب پیرزادہ عبدالستار... پروفیسر چکر اورتی... چودھری نذیر احمد خاں... جناب ذوالفقار علی بخاری... جناب اے ڈی اظہر ...کوسی جسیم الدین اور جناب حفیظ جالندھری۔

اعلان کے مطابق ملک کے نامور شاعروں اور موسیقاروں نے کمیٹی کو ترانے اور دھنیں ارسال کیں۔ مگر معیار پر کوئی بھی پوری نہ اُتری۔ آخر عبدالکریم چھاگلا مرحوم نے ایک دُھن ترتیب دی جسے ۲۱ر اگست ۱۹۴۹ء کو منظوری دی گئی۔ دُھن بننے کے بعد قومی ترانہ کمیٹی نے ۷۲۲ ترانے رَد کرنے کے بعد جناب حفیظ جالندھری کا ترانہ منتخب کیا۔ جس کمیٹی نے ترانہ منتخب کیا اُس کے سربراہ پیرزادہ عبدالستار تھے۔ حفیظ جالندھری کا ترانہ ۱۹۵۴ء کو منظور ہوا۔ حفیظ جالندھری نے قومی ترانہ کو مخمس میں لکھا۔ پاکستان کا قومی ترانہ پہلی بار ۱۴ر اگست ۱۹۵۴ء کو حفیظ جالندھری کی آواز میں ریڈیو پاکستان سے نشر ہوا۔ قومی ترانہ کے الفاظ ابوالاثر حفیظ جالندھری کے مجموعہء کلام ''چراغِ صحر'' میں شامل ہیں۔ پاکستان کے قومی ترانہ میں ۱۵ر مصرعے ہیں۔ قومی ترانہ میں لفظ پاکستان صرف ایک بار آیا ہے۔ پاکستان کا قومی ترانہ مرتب کرنے میں

۲۱ر آلات اور ۳۸ر ساز استعمال کیئے گئے۔ پورا قومی ترانہ بجنے میں ایک منٹ اور ۲۰ سیکنڈ درکار ہوتے ہیں۔ قومی ترانہ کی صدا بندی میں احمد رشدی، غلام دستگیر، اختر عباس، زوار حسین، اختر انور ظہیر، کوکب جہاں، رشیدہ بیگم، شمیم بیگم اور نجم آراء گلوکاروں نے حصہ لیا:۔ حکومت پاکستان نے ۱۴ر اگست ۱۹۵۵ء کو قومی ترانے کے حقوق حفیظ جالندھری سے خرید لئے۔ حفیظ جالندھری کا مزار مینارِ پاکستان کے احاطہ میں ہے۔

یادر ہے کہ قیام پاکستان سے قبل اسرار الحق مجاز نے بھی پاکستان کے لئے قومی ترانہ لکھا تھا۔

قومی ترانہ سب سے پہلے غیر ملکی سربراہ شہنشاہِ ایران کی آمد پر گایا گیا تھا۔

۱۴ر اگست ۱۹۸۱ء کو جشن آزادی کے موقع پر پوری قوم نے پہلی بار یک زبان ہو کر قومی ترانہ پڑھا۔

پاکستان کے ترانہ میں اُردو کا صرف ایک لفظ ''کا'' استعمال ہوا ہے۔ باقی الفاظ فارسی کے ہیں۔ جو ہماری اُردو زبان کا حصہ ہیں۔

پاکستان کی قومی زُبان

پاکستان کی قومی زُبان اُردو ہے' اِس کے متعلق معلومات ملاحظہ فرمائیں:

- اُردُو کے پہلے شاعر امیر خسرو تھے۔
- اُردُو کی پہلی صاحبِ دیوان شاعرہ مہ لقا بائی چندا تھیں۔
- اُردُو کے پہلے صاحبِ دیوان شاعر ولی دکنی تھے۔
- اُردُو کی پہلی تصنیف ''مثنوی کرم راؤ پدم راؤ'' جس کے مصنف فخر الدین نظامی تھے۔
- اُردُو کی پہلی لمبی قومی نظم مسدسِ حالی تھی' جس کا اصل نام مدو جزرِ اسلام ہے۔
- اُردُو کا پہلا آزاد شاعر کا دیوان ''ماروا'' تھا۔
- اُردُو کا پہلا ناول ''مِراۃُ العروس'' تھا' جسے ڈپٹی نذیر احمد نے لکھا۔
- اُردُو کا پہلا تاریخی ناول ملک عبدالعزیز وی جینا تھا۔ جس کے مصنف عبدالحکیم شرر تھے۔
- اُردُو کے پہلے مستند افسانہ نگار پریم چند تھے۔
- اُردُو کے پہلے جاسوسی نگار ظفر عمر زبیری تھے۔
- اُردُو کی پہلی تنقیدی کتاب مقدمہ شعر و شاعری تھی' جو سید الطاف حسین حالی کی لکھی ہوئی ہے۔
- اُردو کا پہلا ہفت روزہ اخبار ''جام جہاں نما'' تھا۔
- اُردُو کے پہلے سائنٹ نگار قاضی میاں اختر جونا گڑھی تھے۔
- اُردُو کا پہلا قصہ سب رس تھا جو ملا وجہی کی صوفیانہ تصنیف ہے۔
- اُردُو کا پہلا ڈرامہ ''اندر سبھا'' تھا جسے امانت لکھنو نے لکھا۔

◄ اُردُو کے پہلے رُباعی گوشاعر مُلّا وجہی تھے۔

◄ اُردُو کی باقاعدہ سوانح عمری ''حیاتِ سعدی'' تھی جسے حالی نے لکھا۔

◄ ہماری پیاری اُردو زُبان کا اصل وطن مہاراشٹر کے مشرقی حصے جشن پور' کانگ پور' ضلع رانچی کا جنوب مغربی حصہ اور صوبہ متوسط مہادیو پہاڑ (بھارت) ہے۔ یہ زبان مذہبی تحریکوں کے کسی قدیم ریلے میں یوپی پہنچی۔ آگے میں اکبری دربار میں دوسری زبانوں کے ہمراہ اس زبان کے شاعروں کو بھی شاہی سرپرستی ملی۔ اس طرح اس زبان نے آگرے' اس کے گردونواح' شہزادوں اور دربار میں رواج پایا۔

معلوماتِ پاکستان

- پاکستان لفظ سب سے پہلے جنوری ۱۹۳۳ء میں استعمال ہوا۔
- پاکستان کا پہلا سکہ ۳ جنوری ۱۹۴۸ء کو جاری ہوا۔
- پاکستان کا پہلا ڈاک ٹکٹ ۹ جولائی ۱۹۵۲ء کو جاری ہوا۔
- پاکستان کا قومی ترانہ ۱۳/اگست ۱۹۵۴ء میں نشر ہوا۔
- پاکستان کے ترانے میں اُردو کے صرف دو لفظ ہیں باقی فارسی اور عربی کے ہیں۔
- پاکستان کے جھنڈے کا ڈیزائن چوہدری رحمت علی نے تیار کیا۔

پاکستان زندہ باد

- پاکستان کے بابائے قوم "قائداعظم محمد علی جناح رحمۃ اللہ علیہ" ہیں
- پاکستان کی مادرِ ملت "فاطمہ جناح" ہیں
- پاکستان کے قومی شاعر "ڈاکٹر علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ" ہیں۔
- پاکستان کا نصب العین "ایمان... اتحاد... نظم" ہے۔
- پاکستان کا ترانہ "پاک سرزمین شاد باد...... آخر" ہے۔
- پاکستان کا قومی دن ۲۳/مارچ ہے۔
- پاکستان کا قومی نشان "ہلال ستارہ" ہے۔
- پاکستان کا قومی رنگ "سفید اور سبز" ہے۔
- پاکستان کا قومی پرچم "سبز ہلالی" ہے۔

- پاکستان کی قومی زبان ''اُردو'' ہے۔
- پاکستان کا قومی لباس ''شلوار قمیض'' ہے۔
- پاکستان کا قومی کھیل ''ہاکی'' ہے۔
- پاکستان کا قومی درخت ''دیودار'' ہے۔
- پاکستان کا قومی دریا ''دریائے سندھ'' ہے۔
- پاکستان کا قومی پہاڑ ''کے ٹو'' ہے۔
- پاکستان کا قومی پھل ''آم'' ہے۔
- پاکستان کا قومی پھول ''چمبیلی'' ہے۔
- پاکستان کی قومی سبزی ''بھنڈی توری'' ہے۔
- پاکستان کا قومی جانور ''مارخور'' ہے۔
- پاکستان کا قومی پرندہ ''چکور'' ہے۔
- پاکستان کا قومی مشروب ''گنے کا رس'' ہے۔

نوٹ

پاکستان کا قومی نشان نرگس کا پھول اور چیتا ہے۔ مگر اس کو تبدیل کر دیا گیا۔ کیونکہ پاکستان میں نہ تو نرگس کا پھول پایا جاتا ہے اور نہ ہی چیتا۔ ۱۵ جولائی ۱۹۶۱ء کو چنبیلی کے پھول کو قومی نشان قرار دیا گیا۔ پاکستان میں چنبیلی کی ایک سو کے قریب اقسام پائی جاتی ہیں۔

پاکستان زندہ باد

پاکستان کے فوجی اور سول اِعزازات

فوجی اِعزازات

نشانِ حیدر... ہلالِ جرأت... ستارۂ جرأت... تمغہ جرأت... تمغہ بسالت... تمغہ خدمت... تمغہ دفاع... تمغہ یوم جمہوریہ۔

سول اِعزازات

نشانِ پاکستان ... ستارۂ پاکستان ... تمغہ پاکستان ... نشانِ شجاعت ... ہلالِ شجاعت ... ستارۂ شجاعت ... تمغہ شجاعت ... نشانِ امتیاز ... ستارۂ امتیاز ... تمغہ امتیاز ... نشانِ قائداعظم ... ستارۂ قائداعظم ... تمغہ قائداعظم ... نشانِ خدمت ... ہلال خدمت ... ستارۂ خدمت ... تمغہ خدمت۔

پاکستان کے شہر جو کسی خاص نام سے مشہور ہیں

روشنیوں کا شہر.................................کراچی

کالونیوں کا شہر.................................کراچی

گیٹ وے آف پاکستان.............................کراچی

پاکستان کا دماغ.................................کراچی

قبرستانوں کا شہر.................................ملتان

کالجوں کا شہر.................................لاہور

پاکستان کا دل.................................لاہور

دروازوں کا شہر.................................لاہور

تاریخی عمارتوں کا شہر.............................لاہور

آٹھ بازاروں کا شہر..........................فیصل آباد

پاکستان کا مانچسٹر..........................فیصل آباد

پہلوانوں کا شہر..........................گوجرانوالا

روشندانوں کا شہر..........................حیدرآباد

شاہینوں کا شہر..........................سرگودھا

پاکستان کا ثمرستان..........................کوئٹہ

پاکستان کا سوئٹزرلینڈ..........................سوات

پاکستان کا برمنگھم..........................سیالکوٹ

ایشیا کا برازیلیا..........................اسلام آباد

پاکستان کا خوبصورت ترین شہر..........................اسلام آباد

پاکستان زندہ باد

پاکستان کے مشہور شہروں کی وجہ تسمیہ

اِسلام آباد

۱۹۵۹ء میں ''دورِ ایوبی'' میں اِس شہر کو پاکستان کا دارُالحکومت بنایا گیا۔ مسلمانوں کے مذہب اِسلام کے نام سے اِس شہر کا نام اِسلام آباد رکھا گیا ہے۔ یہ پاکستان کا جدید ترین اور پلاننگ کے تحت تعمیر کیا گیا شہر ہے۔ ''لوک ورثہ میوزیم'' یہاں کا منفرد اور مشہور میوزیم ہے۔ جبکہ شکر پڑیاں، چڑیا گھر، فیصل مسجد اور دامنِ کوہ یہاں کی مشہور تفریح گاہیں ہیں۔ اِس شہر کی آباد کاری کے متعلق مشہور ولی اللہ ''امام بری سرکار رحمۃ اللہ علیہ'' نے صدیوں پہلے بشارت دے دی تھی۔

لاہور

مشہور ہندو دیوتا ''رام چندر'' کے دو بیٹوں کے نام ''لو'' اور ''کش'' تھے۔ ''لو'' نے

لاہور بسایا اور "کش" نے کشمیر۔ یہ معلومات لاہور شاہی قلعہ کے باہر ایک بورڈ پر بھی لکھی ہوئی ہیں۔ لاہور کے بارے میں سب سے پہلا تحریری تذکرہ چین کے باشندے "سوزوزینگ" کے ہاں ملتا ہے، جو ہندوستان جاتے ہوئے ۶۳۰ء میں لاہور سے گزرا تھا۔ نویں صدی عیسوی کے مشہور مسلمان سیاح اور جغرافیہ دان "ادریسی" نے لاہور کو "لہاور" کے نام سے تحریر کیا ہے۔ لاہور کو "داتا کی نگری" بھی کہا جاتا ہے، لاہور کو بادشاہوں کا شہر بھی کہا جاتا ہے۔ نیز کالجوں اور باغوں کا شہر بھی کہا جاتا ہے۔

کراچی

تقریباً ۱۷۰۰ء یا ۱۸۰۰ء تک کراچی مچھیروں (ماہی گیروں) کی بستی تھی۔ پھر "کلاچو" نامی بلوچ کے نام پر اِس بستی کا نام کلاچی پڑ گیا۔ جو وقت کے ساتھ ساتھ کراچی کے نام سے مشہور ہو گیا۔ آبادی کے لحاظ سے کراچی پاکستان کا سب سے بڑا شہر ہے۔ ۱۹۴۷ء سے ۱۹۵۹ء تک کراچی پاکستان کا دارُالحکومت رہا ہے۔ اب یہ شہر صوبہ سندھ کا دارُالحکومت ہے۔ "دیبل" شہر کے آثار کراچی کے قریب واقع ہیں، جس پر محمد بن قاسم نے پہلا حملہ کیا تھا۔ یہ شہر مُلکِ پاکستان کا صنعتی مرکز اور اہم ترین بندرگاہ ہے، اسی لئے زندگی کی گہما گہمی یہاں شب و روز جاری رہتی ہے۔ قیام پاکستان سے قبل کراچی جب ایک چھوٹے قصبے سے بڑا شہر بننے کے سفر کی جانب گامزن تھا تو اس کی سڑکیں لیمپوں سے روشن رہتی تھیں، اِس لیے کراچی کو روشنیوں کا شہر کہتے ہیں۔ کراچی میں بجلی کا انتظام بھی قیام پاکستان سے قبل ہو چکا تھا۔

کوئٹہ

"کوئٹہ" کا پہلا نام "کواٹا" تھا جس کے معنیٰ قلعہ کے ہیں۔ "کواٹا" بگڑتے بگڑتے کوئٹہ بن گیا۔ یہ صوبہ بلوچستان کا واحد ترقی یافتہ شہر ہے۔ یہاں پر ۱۹۳۵ء میں

آنے والا زلزلہ ایک تاریخی زلزلہ تھا، جس سے سارا شہر مٹی اور راکھ کا ڈھیر بن گیا تھا۔ اسی تباہ شدہ شہر کے آثار پر موجود شہر دوبارہ تعمیر کیا گیا۔

پشاور

پیشہ ور لوگوں کی نسبت سے اِس شہر کا نام پشاور پڑ گیا۔ ایک دوسری روائیت کے مطابق سلطان محمود غزنوی نے اس شہر کو پشاور کا نام دیا تھا۔ پشاور صوبہ خیبر پختونخواہ کا دارُالخلافہ ہے۔

گوجرانوالا

ایک جاٹ خان محمد سانسی نے اِس شہر کو ۱۳۶۵ء میں آباد کیا اور اِس کا نام خان پور سانسی رکھا گیا۔ بعد اَزاں امرتسر (بھارت) سے آ کر یہاں آباد ہونے والے گوجروں نے اِس شہر کو گوجرانوالا کا نام دیا۔ گوجرانوالا کو پہلوانوں کا شہر بھی کہا جاتا ہے۔ یہاں کھانے کے حوالے سے بہت سی ڈشیں مشہور ہیں، مثلاً تکہ کباب...شکار کے جانوروں کا گوشت مثلاً چڑے، تتر، بٹیر، مرغابی کا گوشت...صبح سری پائے کا ناشتہ وغیرہ بہت ہی مشہور اور منفرد ڈشیں ہیں۔

فیصل آباد

پنجاب کے انگریز گورنر سر جیمز لائل نے اِس شہر کو آباد کیا اور اِس کا نام "لائل پور" رکھا گیا۔ بعد ازاں سعودی عرب کے شاہ فیصل بن عبدالعزیز کے قتل کے بعد یادگار کے طور پر اِس شہر کا نام فیصل آباد رکھا گیا۔ یاد رہے کہ شاہ فیصل کو اُن کے بھتیجے نے ۲۵ مارچ ۱۹۷۵ء کو قتل کر دیا تھا۔ فیصل آباد کو پاکستان کا مانچسٹر، آٹھ بازاروں کا شہر اور گھنٹہ گھر کا شہر بھی کہا جاتا ہے۔ یہ پاکستان میں سوت اور سوتی مصنوعات کی سب سے بڑی مارکیٹ ہے۔

راولپنڈی

یہ شہراور اِردگرد کا علاقہ راول قوم کا گڑھ تھا۔ چوہدری جھنڈے خاں راول نے پندرھویں صدی عیسوی میں اِس شہر کی بنیاد رکھی۔ پاکستان کے پہلے وزیراعظم لیاقت علی خاں اِس شہر کے لیاقت باغ میں ۱۶ر اکتوبر ۱۹۵۱ء کو قتل ہوئے۔ بعد ازاں پاکستان کے ایک دوسرے وزیراعظم ذوالفقار علی بھٹو کو اسی شہر کی اڈیالہ جیل میں رکھا گیا اور ۴ر مئی ۱۹۷۸ کو پھانسی دے دی گئی۔ پاکستان کی پہلی خاتون وزیراعظم بے نظیر بھٹو اِسی شہر راولپنڈی کے مری روڈ پر لیاقت چوک کے قریب ۲۷ دسمبر ۲۰۰۷ء کو قاتلانہ حملے میں ماری گئی۔ یہ شہر پاکستان کے علاقہ پوٹھوہار کا ایک معروف شہر ہے۔ فوجی چھاؤنی ہونے کے ساتھ ساتھ تینوں افواج کے ہیڈ کواٹرز بھی یہیں ہیں۔ راولپنڈی اور اِسلام آباد کو جڑواں شہر بھی کہا جاتا ہے۔

مُلتان

''البیرونی'' کے مطابق اِس شہر کو تقریباً چار ہزار سال پہلے آخری راجا کرت سکیا کے زمانے میں آباد کیا گیا۔ اس شہر کا ابتدائی نام کسیاپُور ہے' بعد میں اس کو مول تان کے نام سے پکارا گیا' جو مرورِ زمانہ سے مُلتان ہو گیا۔ مُلتان کو اولیاء اللہ کا شہر بھی کہا جاتا ہے۔ پیری پُر ملتان بھی کہتے ہیں۔

حیدرآباد

اِس شہر کا پرانا نام نیرون کوٹ ہے۔ کلہوڑوں (حکمران خاندان) نے اِسے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے نام سے حیدرآباد کا نام دیا۔ اِس شہر کی بنیاد غلام کلہوڑا نے ۱۷۶۸ء میں رکھی۔ یہ شہر چوڑی گری کی صنعت کے لئے مشہور ہے۔

سرگودھا

یہ لفظ دولفظوں کا مجموعہ ہے۔ سر بمعنی تالاب اور گودھا ایک فقیر درویش کا نام تھا۔ اِس شہر کا اوّلین نام ''گودھے والا سَر'' رکھا گیا۔ بعد میں اس کی ترتیب بدل کر سرگودھا کے نام سے مشہور ہوا۔ یہ شہر مالٹوں اور کنوؤں کی پیداوار کے لئے مشہور ہے۔ اِس کو شاہینوں کا شہر کہتے ہیں۔

بہاول پور

بہاولپور کے نواب بہاول خان کا آباد کردہ شہر' جو اُنہی کے نام سے منسوب ہے۔ قیام پاکستان کے وقت پاکستان سے الحاق کرنے والی یہ پہلی اِسلامی ریاست ہے۔ ون یونٹ کے قیام تک یہاں عباسی خاندان کی حکومت تھی۔

ڈیرہ غازی خان

اِس شہر کی سرحدیں پاکستان کے چاروں صوبوں (پنجاب' سندھ' سرحد' بلوچستان) سے ملتی ہیں۔ یہ غازی خان نامی ایک صوفی بزرگ کے نام سے مشہور ہوا۔

ساہیوال

یہ شہر ساہی قوم کا مسکن تھا' اِس وجہ سے اِسے ساہیوال کہا گیا ہے۔ انگریز دور میں اِس شہر کا نام بدل کر پنجاب کے انگریز گورنر منٹگمری کے نام پر ''منٹگمری'' رکھا گیا۔ دورِ ایوبی ۱۹۶۶ء میں اِس شہر کا نام دوبارہ بدل کر ''ساہیوال'' رکھ دیا گیا۔ ''ساہیوال'' کی نیلی بار کی گائیں بہت مشہور ہیں۔

سیالکوٹ

دو ہزار سال قبل مسیح میں اِس شہر کی بنیاد راجا سل کوٹ نے رکھی تھی۔ برطانوی

عہد میں اِس شہر کو سیالکوٹ کا نام دے دیا گا۔ یہ روایت بھی ہے کہ قدیم ادوار میں اِس کو سلوان کوٹ یا ''سلوان کی نگری'' بھی کہا جاتا تھا۔ سیالکوٹ شہر کھیلوں کا سامان بنانے کے حوالے سے ساری دُنیا میں مشہور ہے۔ اِسے شاعر مشرق ڈاکٹر علامہ محمد اقبال کی نسبت سے ''شہرِ اقبال'' بھی کہتے ہیں۔

اُوچ شریف

حضرت سید جلال الدین شاہ سُرخ بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اِس جگہ کا نام ''اُوچ شریف'' رکھا۔ ابتداً اِس جگہ کا نام ''اوسا یا اوچا'' تھا۔ مشہور مسلمان مجاہد سپہ سالا محمد بن قاسم کا ہند میں حریف اوّل راجا داہر کے باپ کا نام چچ تھا' جو ایک ہندو راجا ''ہُو دُ'' کا صوبہ دار تھا۔ اُوچ شریف کا نام کسی زمانہ میں ''ہُو دُ'' بھی رہا ہے' جب راجا داہر کے باپ چچ نے اِس شہر کی کمان سنبھالی تو اس کا نام ''چچ'' رکھ دیا' جو بعد میں بدلتے بدلتے ''اُچ'' اور آخر کار اولیاء کرام کی نسبت سے ''اُوچ شریف'' ہوگیا۔ مشہور ہے کہ یہاں سوالاکھ ولی اللہ آرام فرما ہیں۔

-◆◀ پاکستان زندہ باد ▶◆-

پاکستان جیسا ملک دُنیا کے کسی خطے میں نہیں' جو اللہ تعالیٰ کی بے شمار نعمتوں سے نوازا گیا ہو' جو جغرافیائی اور رقبے کے لحاظ سے ۷۹۶۰۹۵ کلومیٹر اور دُنیا میں ۳۰ نمبر پر ہے۔ پاکستان کا پہاڑی سلسلہ سطح مرتفع کا رقبہ ۵۹ فیصد' میدانی ریگستانی علاقہ ۴۱ فیصد ہے' خطہ پاکستان میں بے حد خوبصورت' رنگین' دلکش پانچ موسم' موسم بہار' موسم گرما' موسم برسات' موسم خزاں اور موسم سرما ہیں' کہیں سمندر' کہیں میدان' کہیں دریا' کہیں ندی نالے' کہیں آبشاریں' کہیں چشمے ہیں۔ درجہ حرارت (-50oC سے +50oC) ہوتا ہے۔ کرنسی: روپیہ' مذہب: اِسلام' آبادی: ۱۴ کروڑ

جو کہ دُنیا میں ساتویں نمبر پر ہے۔ مسلمان 97%۔

جنگلات کا رقبہ ۸۵۰۰۰ ہیکٹر پر پھیلا ہوا ہے' جو نپور جنگل جنوبی ایشیاء کا سب سے بڑا ذخیرہ ہے' جس میں ۲۰۰۰ سال پرانے درخت پائے جاتے ہیں' صحرائے تھر پارکر دُنیا کا ۹واں بڑا صحرا ہے۔ صحرا تھل اور صحرا چولستان بھی ہیں۔ کوئلے کا ذخیرہ اور نمک کی کان دُنیا میں پہلے نمبر پر ہیں۔ دودھ اور کھجور کی پیداوار میں دُنیا میں پانچویں نمبر پر ہے۔

ہمارے ملک پاکستان میں آزاد نہریں ۴۳' چھوٹے بڑے ۱۹ بیراج' ۱۵ ڈیمز' ۱۲ دریا اور دُنیا کا بہترین نہری نظام جس کی لمبائی ۵۸۵۰۰ کلومیٹر ہے' جس سے ۳ کروڑ ایکڑ رقبہ سیراب ہوتا ہے۔ آبی گزرگاہوں کی لمبائی ۱۶۲۱۰۰۰ کلومیٹر ہے۔

پاکستانی مشہور فصلیں

کپاس... گنا... چاول... گندم... چنا... مکئی... جوار... ماش... مونگ... مسور... ہر ہر... موٹھ... جو... تل... کنولہ... باجرا... سرسوں... سورج مکھی... مونگ پھلی... بنولہ... برسیم... جوار... رواں... تمباکو... چائے... پھلی... سرکنڈے... کلگ۔

پاکستانی مشہور معدنیات

سونا... سکہ... چاندی... گندھک... گیس... تیل... تانبا... جپسم... کرومائیٹ... لوہا... سنگ مرمر... کوئلہ... نمک... جست... میگنیز... یورینیم... فائر کلے... چائنہ کلے... ابرق... فلرارتھ... زمرد... فلورائیڈ... نیلم... روبی... ایکوامیرائن... لائم سالٹ... راک سالٹ... سیلیکا سینڈ... ڈولومائیٹ... باکسائیٹ... بیرائیٹ... سوپ سٹون... اینٹیمنی... ارگونا... خام لوہا... کروم... منرل آئل... فاسفیٹ... سیسہ... لائم سٹون... گوند۔

پاکستانی مشہور پرندے

تلور...تیتر...بھڑیڑ...بیا...ہدہد...گوئین...چکور تلیر...چڑیا...کبوتر... فاختہ... مینا...شکرخورہ...لالی...کوئل...کونج...مرغابی...بطخ...سارس...مرغ...مور...شاہین... کرگس...چمگادڑ...بگلے...وڈ پیکر...اُلو...طوطا...گدھ...باز...شکرا...گل خورے...مرغ زریں...درزی چڑیا...راج ہنس...ابابیل...چتون...بلبل...عقاب...بسنتے...تیراک چڑیا...چیل...کوّا...پتونگا...مینا...لالی...ٹیٹری...شارک...بلیو جے...کٹو...بمبو پارٹرج ...سکل...کنگ فشر...تھرش...لوبرڈ...کنیری...بجری گر...بُل ھیڈ ڈشرائک...لم ڈھینگ ...رابن...سٹرنگ...ببولو...میگپائی...نیل مرغ...کارڈنیل...ترکی...لارک...سٹارلنگ ...گولڈفنچ...بلیک کائٹ...گوشک...گنی قول...کاکائیل...جَل مُرغی...ہریل۔

پاکستانی مشہور جانور

گائے...بھینس...اونٹ...بکری...بھیڑ...گھوڑا...گدھا...شیر...بکری...زیبرا... ریچھ...سؤر...بھیڑیا...لومڑی...چیتا...سیہ...خرگوش...کُتا...گیدڑ...شترمرغ... ہرن ...بلی...گلہری...مارخور...چھپکلی...اڑیال...لگڑبگڑ...سانبھر...بنگلور...خچر...سانپ... مینڈک...مچھلی...مگرمچھ...گوہ...کرلا...سانڈ...نیل گائے...یاک...نیولا...بجو... خوش گائے...گرِگٹ...اُڑن گلہری۔

پاکستانی مشہور برآمدات

اون...کھال...چمڑے کی مصنوعات...کاٹن...اور کپڑا...قالین...دری... ہینڈی کرافٹ...جائے نماز...فرنیچر...برتن سرامکس...میوزیکل انسٹرومنٹ...مصنوعی باڈی پارٹس...کٹلری...چھری...کانٹے...چمچے...برتن...رِگ...دیگ...قینچی...

سپورٹس...ڈیکوریشن پیس...فینسی لائٹ...شوز...سرجری کے آلات...سبزیاں...پھل ...چاول...تمباکو...مچھلی۔

پاکستانی مشہور مشینری

ٹریکٹر...فوک لفٹر...موٹر سائیکل...سکوٹر...ٹرالی...کاریں...ٹرک...بس... ویگن... جیپ... سائیکل... کرین... ٹی وی... فریج... رفریجریٹر... ٹیپ... واشنگ مشین...سلائی مشین...پنکھے...ریڈیو...اے سی...فونز۔

پاکستانی مشہور سبزیاں

ساگ...آلو...مارچوبہ...مٹر گوبھی...گانٹھ گوبھی...شلجم...دھنیا...بھنڈی توری ...کرم کلہ...ٹینڈے...لال مولی...سلاد...کدو...گھیا توری...کچنار...فرنچ بین... چونگیں...مولی...گاجر...گھیا کدو...کریلا...پیاز...ٹماٹر...پالک...آبنہ...ہلدی...میتھی ...چقندر...چھولیا...مرچ...چولائی ساگ...شکر قند...مشروم...باتھو...کھیرا...پان... پھلیاں...لہسن...کگوڑے...ککڑی...تر...آملہ...لیموں...مکوساگ...ندرو...پھلی (سوہانجنا مولی/پھلی)...کچالو...رتالو...شفتالو...مونگرے...بینگن...حلوہ کدو...گندل ...بند گوبھی...سویابین...لسوڑھا...گوارے کی پھلیاں...باگلے کی پھلیاں...اروی... ادرک...قلفہ...گھیا چینی...شملہ مرچ...ہلدی...بروکلی...سوئے...سول...عود...کنجی... کانچ سانچ...ڈھیلا...گچھی...زمین قند...گھیکوار...ونگے...پلی۔

پاکستانی مشہور پھل

آم...سیب...کھجور...مالٹا...سنگترہ...آڑو...کیلا...ناشپاتی...خوبانی...آلو بخارہ... بادام...اخروٹ...انگور...ناریل...جامن...خربوزہ...تربوز...چٹر...پپیتہ...امرود...

بیر... پیلو... انجیر... پستہ... بہی... گرما... سردا... چلغوزہ... شہتوت... فالسہ... اناناس... املی... لوکاٹ... سنگھاڑہ... رس بھری... پپیتا... چیری... سڑابری... گوندی... چیکو... شریفہ... زرشک... آلوچہ... چکوترہ... الائچی... کول ڈوڈے... بادام... جنگلی... بادام... کینو... میٹھا بھنگوارا... کشمش... وٹر... پھول مخانے... جاپانی پھل... برسمین... ایووکیڈو کھٹل... زیتون... کھرنی گچھ... سنجلی... چبڑ... گولڑ۔

سونف... دارچینی... لونگ... زیرہ... دھنیا... اجوائن... رائی... خشخاش... کلونجی ... السی... نیازبو۔

پاکستانی مشہور درخت

کیکر... پھیلاہی... سپاری... ساگوان... تاڑ... پیپل... شبنم... آبنوس... دیودار... بکائن... نیم... سرس... سوہانجنا... چیڑ... بیار... آتش... پاپڑی... سندری... آملہ... ریٹھا ... کچلہ... املی... ہیڑہ... ہلیلہ... اخروٹ... بنکلی... بیر... رام ببول... اکیشیا... پاکر... باس... چلغوزہ... پپلی... چکڑی... واتوی... چنار... صنوبر... سنبل... ڈھاک... پیڑی... سفیدا... پاپولر... اک... ہیل... امل تاس... کترے... شرین... دھریک... جھنڈ... کھجور ... شاہ بلوط... ٹاہلی... ون... بوہڑ... سرو... بیل گری... ہریڑ... ربڑ پلانٹ... دھتورا... لسن... بھنگ... سدابہار... پوست... صندل... بانس... بڑ... برج... ارنڈ۔

پاکستانی مشہور پھول

گل داؤدی... نرگس آبی... عشق پیچاں... چنبیلی... رات کی رانی... للی... گل اشرق ... نرگس... جنگلی گلاب... زعفران... لاجونتی... سورج مکھی... گل لالہ... گل بنفشہ... کنول ...گلاب... ڈینڈیلون... کپاس کا پھول۔

پاکستانی مشہور زبانیں

پاکستان میں ۱۰۸ زبانیں بولی جاتیں ہیں۔

اُردو... پنجابی... سندھی... بلوچی... پشتو... عربی... فارسی... انگریزی... کشمیری (پاکستان)... بروھی... مینگل... مغیری... کمانی... برہوی... دری... بلتی... کھوار... کلگتی ... زند... آوشد سلمانی... چترالی (بلوچستان)... شمالی وارواری (دادو... نواب شاہ (سندھ)... ٹنڈو محمد خان... ٹنڈو غلام علی... دادو... اور نواب شاہ)... وچولی... ھری... لاسی... لاڑی... کچاچی... جوگامی... دوآبی... کچھی... چھاچھی... بیٹھانی (سندھ)... بہاری... گجراتی... کاٹھیاواڑی... بنگالی... ملواری... مکرانی... میمنی (کراچی حیدرآباد) ... کولی کاچی... کوبی کچھی (نواب شاہ... میرپور خاص... ٹنڈو آدم... ٹنڈو اللہ یار)... ریاستی... روھتکی... راجھستانی... تھڑی (بہاولپور ڈویژن)... کھوار... پروشسکی... شینا... وانی... میواتی... بلتی (چترال گلگت)... جدگالی (جنوب مشرقی بلوچستان... جنوب مغربی سندھ)... گامی... گندورون... سلیمانکی... ڈارڈیک... سنسکرت (کشمیر)... سرائیکی... گجراتی... مجھی... ماجھی... داھتی (پنجاب)... کولی واڈیارا (حیدرآباد... ٹنڈو اللہ یار... میر پور خاص)... کولی تھراڈاری (تھر ریگستان... میر پور خاص)... اور موری (ڈیرہ اسماعیل خان... وزیرستان)... رنگڑی... میواتی... معزدرہ... کوہستانی (قصور)... راوی دریا کے ساتھ ساتھ (اٹھیاری راوی)... کلابی (سوات... کوہستان... تھل... راج کوٹ)... توڑوَلی (سوات... کوہستان... بحرین)... بدیسی (بیشگرام... سوات... کوہستان)... کلکوئی (دیر... کوہستان... کلکوٹ گاؤں)... کھترانی (شمال مشرقی بلوچستان)... افغانی (سرحد افغانستان و پاکستان)... گجراتی (جنوبی پنجاب... کراچی)... کلاشا (جنوبی چترال... وادی دمبر) اشوجو (مدائن... سوات... کوہستان)

... بلتی (سکردو ... رونڈو ... سانگھڑ ... شینا) ... کم ویری (جنوبی چترال) ... مالا یاری (مہاجر لاپور ... مالا باری) ... دھواری (مستونگ ... قلات) ... گورو (کوہستان ... مہرین وادی) ... ڈوماکی (گلگت ... ہزارہ) ... لاسی (جنوب مشرقی بلوچستان ... لسبیلہ) ... فلوڑا (چترال ... دیر ... کوہستان) ... ڈھٹکی (جنوبی سندھ ... تھرپارکر) ... پوٹھوہاری (پنڈی ڈویژن) ... گوار باتی (چترال) ... سانسی (شمال مغربی سندھ) ... یدغا (چترال ... گرم چشمہ) ... بُوئی گھر (گلگت) ... کولی پرکاری (تھرپارکر) ... اوڈ کی (سندھ ... پنجاب) ... ترک من (مہاجر) ... باگڑی (اندرون سندھ) ... اُزبک (پاکستان) ... سندھی بھل (سندھ) ... کھوڑو (چترال) ... پہاڑی (میرپور) ... کاتی (چترال) ... ڈمیلی (چترال) ... وینکی (ہرنائی) ... سوائین (خوشاب) ... ہزارگی (کوئٹہ) ... ویگھری (سندھ) ... مجھی (لاہور) ... ہندکو (پشاور ... ایبٹ آباد) ... چیسو (انڈس ... کوہستان)۔

پاکستانی قوم

فیض احمد فیض جنہوں نے لینن امن انعام حاصل کیا' سیالکوٹ کے لوہار عبدالغنی نے سکھر کا پل بنایا جو اس وقت حیرت کا باعث بنا' پوری دُنیا میں ذہانت کا مقابلہ کرنا ہو تو جس طرح پاکستانی بچے گھر میں مادری زبان پنجابی' سندھی' بلوچی' پشتو وغیرہ سکولوں میں اُردو' انگریزی' قرآن اور نماز عربی میں پڑھتے اور حفظ کرتے ہیں۔ یہ پاکستانی بچے ہیں جو ایک وقت میں چار زبانیں بولتے ہیں' سیکھتے ہیں۔ چینی ایک' انڈین ۲' فرانس ایک' جرمن ایک' جاپانی ایک زبان بولتے ہیں' یہ امتیاز بھی پاکستانیوں کو حاصل ہیں۔

U.N.O. نے پاکستانی پولیس کے لئے حکومت پاکستان کو تعریفی خط لکھا کہ پوری دُنیا میں پاکستانی پولیس ہے وہ اس طرح کہ کمبوڈیا' مراکش' انڈونیشیا وغیرہ جہاں

بھی U.N.O. کو پولیس کی ضرورت پڑتی ہے تو پہلی ترجیح پاکستان کو ہوتی ہے۔ وہ اس طرح کہ پوری دُنیا کو پولیس ۸ گھنٹے ڈیوٹی دے کر فارغ ہو کر چلی جاتی ہے لیکن پاکستانی پولیس جب تک حکم نہ ملے تب تک ڈیوٹی سرانجام دیتی رہتی ہے۔ کبھی ۱۰ گھنٹے ۱۲ گھنٹے تک ڈیوٹی ادا کرتی اور تنخواہ ۸ گھنٹے کی لیتی ہے۔ پاکستانیوں کو صحیح محنت کا معاوضہ ملے تو پھر کوئی مقابلہ کرنے والا نہیں۔

پاکستانیوں نے ہر قسم کا اسلحہ، ٹینک، جہاز، توپیں، گنز اور ایٹم بم بنا کر پوری دُنیا میں اپنا لوہا منوا لیا ہے۔ اسی طرح پوری دُنیا میں جہاں بھی اسپورٹس گیمز ہونگی تو اسپورٹس کا تمام سامان پاکستانی ہوتا ہے۔

کینسر ہسپتال بنانے کے نعرے نے ۱۴ کروڑ عوام نے دِل و جان سے مدد کی، لوگوں نے گھر بار بیچ کر چندہ دیا، ایماندار تو کوئی ہو قوم بہت بہادر، غیرت والی پاکستانی قوم دُنیا کی بے مثال قوم ہے۔ جس نے ہمیشہ قربانی کی مثال قائم کی ہیں۔ ۱۹۴۷ء میں قائداعظم کی پکار پر ماؤں، بہنوں، بیٹیوں نے زمین، جائیداد قربان کرتے ہوئے جانوں کا نذرانہ بھی دیا۔ ۱۹۶۵ء کی جنگ میں ایک پیسہ میں دو ٹینک کے نعرے کے جواب میں بے شمار دفاعی فنڈ، حتیٰ کہ خواتین نے اپنا زیور تک دفاعی فنڈ میں جمع کروا دیا۔ سکولوں کے بچوں نے اپنا تمام جیب خرچ دفاعی فنڈ میں دے دیا۔ اسی قوم نے ''قرض اُتارو ملک سنوارو'' کے جواب میں دِل کھول کر چندہ دیا، حتیٰ کہ خواتین نے اپنے زیورات تک اپنے مُلک کی بقا کے لئے دے دیئے۔ یاد رکھیں یہ قوم آئندہ بھی قربانی دینے سے پیچھے ہٹنے والی نہیں بشرطیکہ لیڈر مخلص ہو۔

تجاویز برائے پاکستان

قیام پاکستان کے معرضِ وجود میں آنے سے بہت پہلے' ہمارے عالموں' دانشوروں' سیاست دانوں اور ماہرین معاشیات وعمرانیات نیز مدرسین کا اوّلین فرض تھا کہ وہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کی بنیاد پر قائم ہونے والی مملکت کے حوالی پر غور کے لیے پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوۂ حسنہ کے پیش نظر' مسلمانوں کی سیرت کی تجدید و تولید کی طرف خاص توجہ دیتے تو اب تک پاکستان روشنی کا مینار بن کر ساری دُنیا کو نورِ توحید ورسالت سے منور کر دیتا۔ اگر کسی وجہ سے یہ کام پہلے تو نہ ہو سکا مگر قیام پاکستان کے فوراً بعد یہ کام تیزی کے ساتھ اہمیت کی بنیادوں پر شروع کر دینا چاہیئے تھا۔

پاکستان زندہ باد

پاکستان کا وجود عقیدۂ توحید ورسالت کا مرہون ہے۔ اس عقیدے کے تصور کے پیش نظر دو مقاصد ہیں: پہلا یہ کہ سچے مسلمانوں کی ایک جماعت تیار کرنا۔ دوسرا یہ کہ اس جماعت کے ذریعے نبوی تعلیمات کو دُنیا کے کونے کونے میں پہنچانا۔ اس نقطۂ نظر کی رو سے پاکستان اِسلامی دستورِ حیات کا ایک معمل یا لیبارٹری ہے' جس کی غرض اُسوۂ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مزین بہترین نمونے تیار کرنا ہے۔ اس سے مقصود اِنسانی اُخوت ومساوات اور معاشی انصاف کی بناء پر دُنیا میں ایک مثالی جمہوری معاشرے کا قیام ہے تا کہ یہ مملکت ایک اِسلامی نظام زندگی کا نا قابل تسخیر قلعہ بن جائے اور دوسری طرف روشنی کا مینار بن کر دُنیا میں اِسلام کی نشاۃِ ثانیہ کی تحریک کا آغاز کرے۔ پہلے

اِسلامی ممالک کے اتحاد و اِتفاق کے لیے سرگرمِ عمل ہو کر مثبت کردار اَدا کرے۔ یہ دُنیا جو آج سرمایہ و محنت کے دو متحارب گروہوں میں بٹ چکی ہے۔ پھر مسلمان قوم دولت کے اِسلامی نظریہ کے پیشِ نظر' ایک عالمی کنبہ بن کر' دُنیا سے بھوک' جہالت اور بیماری دور کرنے کے لیے متحد و متفق ہو' اور یہ کام عالمی اتحاد نظریۂ پاکستان کی بناء پر ہی ممکن ہو سکتا ہے جو عالمِ اِنسانی کو مسلم اور غیر مسلم دو گروہوں میں تقسیم کرتا ہے' پھر مسلم گروہ کی فلاح و بہبود کی ذِمہ داری سونپتا ہے۔ اِس طرح رنگ و نسل اور سرمایہ و محنت کے تمام تصورات مٹ جاتے ہیں جنہوں نے اِنسانیت کو ٹکڑے ٹکڑے کر رکھا ہے۔

احساسِ ذمہ داری

یااللہ! یہ تیرے محبوب حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت کے نام لیوا تھے جو تیرے اور تیرے محبوب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نام گرامی پر مر مٹے۔

یااللہ! تو نے تو یہ پرسوز منظر دیکھا تھا کہ وہ سب کچھ لٹا کر اس پاک دھرتی کی حدود میں داخل ہوتے ہی تیری بارگاہ میں، تیرے روبرو، تیرا شکر بجالانے کے لئے سجدہ ریز ہوگئے تھے۔ انہوں نے یہ ملک تیرے نام پر حاصل کیا تھا۔

یااللہ! ان تیرے بندوں اور تیرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی پیاری اُمت کے فرزندوں نے اس پاک دھرتی کو اس لیے حاصل کیا تھا کہ اس دھرتی میں تیرے دستور مقدس کے مطابق اس کے نظریات، اس کے ضابطہ حیات، اس کے طرزِ حیات، اس کی تعلیمات، اس کے حسن اخلاق، اس کے حسن کردار، اس کی اعلیٰ صفات، اس کے امانت و دیانت کے اصول، اس کے اعتدال و مساوات کے طریقے، اس کے ایثار و نثار کے آداب، اس کے مخلوقِ خدا کو کنبہ خدا سمجھنے کے اطوار کی شمعیں روشن و منور ہوں گی۔ وہ اس ملک میں دین کی تعلیمات سے اِنسانی نسلوں کو سنواریں گے۔

یہ اِنسانی نسلوں کو، مخلوقِ خدا کو خالق کی نگاہ سے دیکھنے کی تعلیمات ...... صبر و تحمل، بردباری اور قوتِ برداشت کی تعلیمات ...... عفو درگذر سے کام لینے کی تعلیمات ...... اِنسانوں اور مخلوقِ خدا کی مصیبتوں اور دُکھوں کا مداوا کرنے کی تعلیمات ...... بھوکے ننگوں کی ضروریات مہیا کرنے کی تعلیمات ...... اپنے پرائے کو گلے لگانے کی تعلیمات ...... بھولے بھٹکوں کی رہنمائی کرنے کی تعلیمات ...... غریبوں کی مدد اور

بیماروں کو شفا عطا کرنے کی تعلیمات ...... خدمت و ادب کو بروئے کار لانے کی تعلیمات ...... اخوت و محبت سے پیش آنے کی تعلیمات ...... اَزدواجی زندگی کے قوانین کی تعلیمات ...... ماں باپ اور اولاد کے حقوق و فرائض کی تعلیمات ...... دوسرے عقائد' دوسرے نظریات' دوسرے مذاہب اور ان کے ماننے والوں کو عزت و احترام دینے کی تعلیمات ...... دُنیا کی بے ثباتی کی تعلیمات ...... دُنیا میں محنت یوں کرو جیسے ہمیشہ زندہ رہنا ہے اور زندگی یوں بسر کرو کہ جیسے اگلا لمحہ موت کا ہے' کی تعلیمات ...... طبقات کو ختم کرنے' کالے اور گورے کے امتیاز کے فرق کو مٹانے کی تعلیمات ...... آقا اور غلام کے تضاد کو ختم کرنے کی تعلیمات ...... زندگی کی بنیادی ضروریات کے حصول میں اعتدال کی تعلیمات ...... الہامی اور روحانی قوتوں کو بروئے کار لانے کی تعلیمات ...... اِنسانیت کے لئے بے ضرر اور منفعت بخش ہونے کی تعلیمات ...... خوفِ خدا کی زرہ پہننے کی تعلیمات ...... شرم وحیا کی دیوار' چادر اور چار دیواری کے تقدس کی تعلیمات ...... دین کی حدود و قیود کی پابندی کرنے کی تعلیمات کی قندیلیں روشن کرنے کے لئے ملک حاصل کیا گیا تھا' تاکہ یہ جہانِ رنگ و بو اِنسانیت کے لئے امن و آشتی کا گہوارا بن سکے۔

یا اللہ! اس اُمت کے ساتھ کیا ہوا' اس کے ساتھ کیا بیت گئی' اس کے ساتھ کیا بیت رہی ہے؟

- ہم نے تو حکومتی ایوانوں کا تقدس قائم رکھنا تھا۔
- ہم نے تو عدل و انصاف کے پیمانے کو برقرار رکھنا تھا۔
- ہم نے تو اعتدال و مساوات کا نظام رائج کرنا تھا۔
- ہم نے تو خدمت خلق کا عہد نبھانا تھا۔
- ہم نے تو دین کی ذِمہ داری کو پورا کرنا تھا۔

- ہم نے تو اُخوت ومحبت کے چراغ جلانے تھے۔
- ہم نے تو صراطِ مستقیم کا سفر اختیار کرنا تھا۔
- ہم نے تو رُشد وہدایت کے ہدی خواں تیار کرنے تھے۔
- ہم نے تو بھوئے بھٹکوں کو اس فناہ کے دیس کی حقیقت سے آگاہ کرنا تھا۔
- ہم نے تو بھولنے والوں کو دُنیا کی بے ثباتی کا درس دینا تھا۔
- ہم نے تو حضور نبی کریم ﷺ کے کردار کی نماز کو ادا کرنا تھا۔
- ہم نے تو دین کو سمجھنا اور اس کی تعلیمات پر غور وفکر کرنا تھا۔
- ہم نے تو خلیفہء وقت اور مُلک کے نظام کو چلانے والی سرکاری مشینری اور رعایا کے معاشی اور معاشرتی فرق کو مٹانا تھا۔

یا اللہ ! ہمارے اندر اپنی اِن ذِمہ داریوں کو نبھانے کا احساس پیدا فرمادے۔

یا اللہ ! ہمیں کیا ہو گیا ہے صدقہ حضور ﷺ کا ہمیں راہِ راست نصیب فرما' راہِ ہدایت اور صراطِ مستقیم نصیب فرما اور ہمیں اپنی ذِمہ داریوں کو احسن طریقے سے نبھانے کی توفیق عطا فرما......آمین۔

-◆ ◀ پاکستان زندہ باد ▶ ◆-

جس کتابِ مقدس اور اس کے ضابطہ حیات کو اس ملک میں نافذ العمل کرنے' اس کی پیروی کرنے اور اطاعت کی روشنی میں ملت اِسلامیہ کی کردار سازی اور ملی تشخص تیار کرنے کی خاطر تن من دھن کی ان گنت قربانیاں پیش کی تھیں۔ تاریخ کے اوراق میں دستورِ مقدس کے نفاذ کا وہ وعدہ' عہد آج بھی ملت کے لئے روزِ روشن کی طرح سراپا سوال بنا کھڑا ہے۔

اس کے راستہ میں حائل کون ہے؟ بتاؤ آج وہ مسلمان کہاں ہیں' وہ اسلامی آئین کہاں ہے' وہ اسلامی ضابطہ حیات اور شریعت محمدی ﷺ کا نفاذ کہاں ہے؟ وہ

نوری راستہ اور نظام کہاں ہے؟ وہ دین کی روشنی میں تیار کیا ہوا تعلیمی نظام کہاں ہے؟ وہ حق اور سچ کے قوانین اور ضوابط کہاں ہیں؟ وہ اصحابِ صفہ کی طرز کی صالح، پرہیزگار، ایمان، متقی، دیندار، خوفِ خدا سے آشنا، عدل وانصاف سے لیس اور ہونہار قیمتی گوہر تیار کرنے والی دینی درسگاہیں کہاں ہیں؟ اِسلامی تعلیمی نصاب اور اس کے پیروکار کہاں ہیں؟ اِسلامی نظم ونسق چلانے والے کارندے کہاں ہیں؟ اسلامی تعلیمی درسگاہیں کہاں ہیں؟ اسلامی طرزِ حیات کہاں ہے؟ اسلامی کردار کی وہ منور شمعیں کہاں ہیں؟ قلیل ضرورتوں والے وہ نمائندے کہاہیں؟ سرائے فانی کے وہ آشنا کہاں ہیں؟ دُنیا کے بے ثباتی سے روشناس کروانے والے وہ حدی خواں کہاں ہیں؟ اپنے پرائے کا دکھ بانٹنے والے وہ مونس انسانیت کہاں ہیں؟ یتیموں، بیکسوں اور مجبوروں کے وہ محافظ کہاں ہیں؟ خدا کے بندوں کو پیار کرنے والے وہ بندہ پرور کہاں ہیں؟ اندھیروں کے ورق اُلٹنے والے وہ روشنی کے پیکر کہاں ہیں؟ حیدری فقر اور قلب سلیم کے وہ وارث کہاں ہیں؟ اِنسانیت کے درد کے وہ درماں کہاں ہیں؟ صداقت، شجاعت، عدالت کے وہ رازداں کہاں ہیں؟ اسم محمد ﷺ کی خوشبو کو چمن چمن میں پھیلانے والے وہ عطار کہاں ہیں؟ آفتابِ رسالت ﷺ کی روشنی کی وہ منور کرنیں کہاں ہیں؟ منزل عاقبت کے آشنا وہ مسافر کہاں ہیں؟ گوشہ نشینی سے سرمایہ رشد وہدایت حاصل کرنے والے وہ راہی کہاں ہیں؟ فطرت شناس وہ نباض کہاں ہیں؟ آنسوؤں کو موتیوں میں ڈھالنے والے وہ کیمیاگر کہاں ہیں؟ شب بیدار، غم خوار، جانثار وہ ملت کے خدمت گار کہاں ہیں؟ ...... پوری اِنسانیت اور اس عظیم ملت اور اس کے عظیم نونہالوں کو مٹھی بھر سیاستدانوں اور قلیل سے حکمرانوں اور انگریزی تہذیب اور نظریات کے سکالروں نے ایک عبرتناک سانحہ سے دوچار کر رکھا ہے۔ انہوں نے ملت سے حضور نبی کریم ﷺ کے دستور مقدس کے نور اور نورانی راستہ کو چھین لیا ہوا ہے۔ انہوں

نے مسلمان نسلوں کوظلم وبربریت پرمبنی طبقاتی تعلیمی نظام اور طبقاتی معاشرے کی آگ میں جھونک رکھا ہے۔ان کو بے حیائی' نفس پرستی' خودغرضی' بدکرداری' لوٹ کھسوٹ اور بے دینی تندوتیز شعلوں میں بھسم کئے جارہے ہیں۔مغربی دانشوروں کے تیارکردہ نظریات پر مشتمل جمہوری نظام' سودی' یہودی مفکرین کے نظریات کا معاشی نظام اور ہندوازم کے سکالروں کے نظریات کے طبقاتی نظام کی پرورش وتربیت کرنے والے تعلیمی نصاب کا زہران مسلمان نسلوں کے ذہنوں اور روحوں میں اُتار دیا گیا ہے۔ ملت اس بے دین تعلیم کے فارغ التحصیل سکالروں' مفکروں اور دانشوروں کی گرفت میں بری طرح آچکی ہے۔ان مغربی تہذیب کے سکالروں' مفکروں اور دانشوروں نے ملت اسلامیہ کو رسوائے زمانہ کررکھا ہے۔ اس باطل' بے دین' جمہوریت کے مذہب' اور اس کے پیروکاروں سے نجات حاصل کرنا عمر بھر کی عبادت اور ریاضت سے کہیں بہتر ہے۔

پاکستان کے آئین کے مطابق دستور مقدس کا نفاذ ملک میں ضروری ہے کہ نہیں؟ کیا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے کردار کی روشنیاں' رشد وہدایت کی قندیلوں' عدل و انصاف کے چراغوں' ادب واخلاق کے پرکشش نورانی راستوں کے اِنسانیت ساز ضابطہ ءحیات سے استفادہ حاصل کرنا ضروری ہے یا نہیں؟ کیا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے اسوۂ حسنہ کی شمعیں روشن کرنا مسلمانوں کا فرض ہے یا نہیں؟ کیا حضور نبی کریم ﷺ کی عظیم اُمت کو اُمت مرحومہ بنانا یا اس عظیم اُمت کے وقار' عزت' عظمت یا شان کو دوبالا کرنا مناسب ہے یا نہیں؟

پاکستان زندہ باد

ہم اہل پاکستان امتحانی دور سے گزر رہے ہیں' پاکستان کے ہر فرد کے لئے تعمیر پاکستان میں حصہ لینا فرضِ اولین ہے۔تخریبی کاروائیاں اور سیاسی سازشیں ہماری

بربادی کا باعث ثابت ہوں گی اور دُشمن کے لئے تقویت کا باعث بن جائیں گی۔

بھارت ہمارے خلاف سازشوں میں مصروف ہے۔ وہ ہمارا اَزلی دُشمن ہے اور پاکستان اُس کی آنکھ میں خار کی مانند۔ وہ پاکستان کو کیسے مضبوط دیکھنا پسند کرے گا۔ پاکستان کو مضبوط سے مضبوط تر بنانا ہمارے فرائض میں داخل ہے اور پاکستان کا وجود عالم اِسلام کے لئے بلاشبہ ایک دفاعی حصار ہے اور بفضل تعالےٰ تا اَبد قائم رہے گا۔ پاکستان کی بنیاد شہداء کے خون سے استوار ہوئی ہے اور ہم نے اسے جان کی بازی لگا کر حاصل کیا ہے' ایک شاعر کی زبانی سنیں:

گھر بنایا جان کی بازی لگا دینے کے بعد
گھر بنایا عمر کی پُونجی گنوا دینے کے بعد
گھر بنایا خون کے دریا بہا دینے کے بعد
گھر بنایا اَشک کے گوہر لُٹا دینے کے بعد
پاسبانی گھر کی کرنے میں تجھے کیا عذر ہے؟
آخرش مرنا ہے مرنے میں تجھے کیا عذر ہے؟

ہم اس وقت بلاشبہ ایک نازک ترین دَور میں داخل ہو چکے ہیں اور سفینۂ اِسلام طوفانوں میں گھر چکا ہے۔ سامراجی قوتیں آپس میں گٹھ جوڑ کر چکی ہیں اور اس کے برعکس ہماری اندرونی حالت بے حد ناگفتہ بہ ہے۔ نفسانفسی کا عالم ہے۔ ایمان کمزور ہو چکا ہے۔ خوفِ خدا اُٹھ گیا۔ حصولِ اقتدار کی ہوس زور پکڑ چکی ہے۔ کوئی مخلص رہنما سامنے نہیں ہے اور نہ ہی کوئی تدبیر کارگر ثابت ہو رہی ہے۔ چاروں طرف اندھیرا ہی اندھیرا چھا چکا ہے۔ بظاہر کوئی روشنی کی کرن نظر نہیں آتی گویا سکتہ کا عالم طاری ہے جو کہ سراسر کسی مردِ مجاہد کی آمد کی دلالت کرتا ہے۔ اہل پاکستان اضطراب کی حالت میں رحمت الٰہی کے لیے آسمان کی جانب دیکھ رہے ہیں اور دربارِ مصطفےٰ ﷺ اور اولیائے

عظام ؒ کے آستانوں پر شب و روز رو رو کر دُعائیں مانگ رہے ہیں اور فریاد کناں ہیں، گویا:

مِلّت پہ عجب وقت ہے سلطانِ ولایت
پامال عقیدت ہے ہر اِک پیر و جواں دیکھ
مل جائے سلامتؔ کوئی پھر مردِ مجاہد
ہم ڈھونڈتے پھرتے ہیں خدا را یہ سماں دیکھ

لیکن رحمتِ الٰہی جوش میں آ چکی ہے اور اندھیرے میں روشنی آ کر رہے گی۔ حد کے بعد موڑ آیا کرتا ہے۔ خداوند تعالیٰ کی لاٹھی اگرچہ بے آواز ہے تو طاقتور ضرور ہے۔ فضلِ خداوند ہمارے شامل حال ہے۔ سرکارِ دو عالم ﷺ خود اپنی زبان مبارک سے فرمایا کرتے تھے کہ ہمیں ہندوستان کی جانب سے ٹھنڈی ہوا آ رہی ہے۔ پاکستان وجود میں آ چکا ہے جس کے متعلق آقائے دو جہان ﷺ کا فرمان اٹل ہے۔ پاکستان تا اَبد زندہ و تابندہ ہی رہے گا اور یہاں سے ٹھنڈی ہوا آتی ہی رہے گی۔ دراصل قیام پاکستان خود ایک کرامت ہے:

اے سلامتؔ یہ خدا کی شان ہے
ہند کے نقشہ پہ پاکستان ہے

ڈاکٹر محمد اجمل نیازی اپنے کالم ”بے نیازیاں“ نوائے وقت گوجرانوالہ ۳/مارچ ۲۰۱۶ء میں لکھتے ہیں کہ ”رب محمد ﷺ کی قسم کہ میرے اس علاقے (پاکستان) کی طرف میرے آقا و مولا رسولِ کریم ﷺ نے انگشت شہادت کے اشارے سے فرمایا تھا کہ مجھے اِدھر سے ٹھنڈی ہوا آتی ہے۔

اَلمیہ

۱۹۴۷ء سے لے کر آج تک پاکستان کے عوام بدترین ملوکیت کے شکار ہوتے چلے آ رہے ہیں۔ ۱۹۴۷ء تک انگریزوں نے ایک مفتوحہ مُلک ہندوستان کو یرغمال بنائے رکھا۔ ۱۴ راگست ۱۹۴۷ء کو پاکستانی مسلمانوں نے اِسلام کے نام پر ایک علیحدہ ملک دوقومی نظریہ کی بنیاد پر حاصل کیا' جہاں مسلمانوں کو اپنے عقیدہ ونظریہ' اور دستورِ مقدس کی روشنی میں تعلیم وتربیت مہیا کر کے ملت کے اخلاق وکردار کو تشکیل دینا تھا۔ حضورِ اکرم ﷺ کے اُسوۂ حسنہ کے اصولوں کی پیروی کرنا تھی۔ ایک ایسا اسلامی تشخص تیار کرنا تھا۔ جس کے عمدہ اخلاق' امانت' دیانت' عدل وانصاف' صبر وتحمل' برداشت' درگزر' عفو' رحم' شفقت' خوفِ خدا اور ہر اچھائی پر مشتمل تمام خصوصیات کو اکٹھا کر کے مسلمانوں کے تشخص کی خوشبو سے زمانے کو معطر کرنا تھا۔ لیکن اہلِ پاکستان مسلمانوں کے ساتھ ایک حیرت انگیز اور عبرت ناک ٹریجیڈی ہوئی۔ پاکستان کی حکومت اور اقتدار ایسے سیاست دانوں اور حکمرانوں کے ہاتھ میں آ گیا جنہوں نے دستورِ مقدس کو نافذ کرنے کی بجائے جمہوریت کے مذہب کی تعلیم و تربیت اور نظامِ حکومت کو جوں کا توں جاری وساری رکھا۔ عیسائیت' یہودیت اور ہندوازم کے سکالروں کے نظریات کی تعلیم وتربیت سرکاری طور پر پاکستان میں جاری رکھی۔ پاکستان کی انتظامیہ کی افسر شاہی کے سکالر' عدلیہ کے منصف شاہی کے دانشور' معاشیات کے سودی یہودی نظام کے دیدہ ور ہندوازم کے طبقاتی نظریات کے تعلیمی ادارے' طبقاتی تعلیمی نصاب' طبقاتی سرکاری نظام' طبقاتی معاشرہ ۱۹۴۷ء سے پرائمری سکولوں سے لے کر یونیورسٹیوں تک تیار کرتے چلے آ رہے ہیں۔

بابا فرید گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کی کوشش

حضرت بابا جی فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کی تبلیغی مساعی سے گمراہی کا خاتمہ ہوا اور کفر و شرک کی تاریکی دور ہو گئی' لوگوں کو چین نصیب ہوا اور اجودھن کا علاقہ پاک پتن بن گیا۔ مگر یہ سفر محض اجودھن سے پاک پتن تک کا نہیں تھا' بلکہ یہیں پاک پتن سے پاکستان کی طرف سفر شروع ہو گیا۔ پاک پتن اور پاکستان میں محض نام کی ہی نسبت نہیں ہے بلکہ اِس کے پیچھے اور بھی بہت سے ایسے شواہد موجود ہیں جن کی وجہ سے قیام پاکستان کو حضرت بابا جی جیسے بزرگوں کی کوششوں کا نتیجہ قرار دیا جاتا ہے۔ جیسا کہ بانیء پاکستان حضرت قائداعظم محمد علی جناح نے بھی فرمایا تھا کہ پاکستان اُسی دن قائم ہو گیا تھا جب برصغیر کا پہلا غیر مسلم مسلمان ہوا تھا۔ اِس لحاظ سے برصغیر میں جن بزرگوں نے اِسلام پھیلایا اُن میں ایک بڑا نام بابا جی سرکار کا بھی ہے۔ آپ کے جماعت خانے کی بدولت اِسلام کی وسیع پیمانے پر اشاعت ہوئی ''جواہری فریدی'' کے مطابق آپ کے خلفاء کی تعداد ۵۰۰ ہزار تھی۔ اِسی لئے کہا جاتا ہے کہ روحانیت کا وہ چشمہ جو کہ اجمیر شریف سے پھوٹا تھا حضرت بابا جی فرید رحمۃ اللہ علیہ نے پنجاب میں اپنے جماعت خانے کے ذریعے اس کو انتہائی طاقتور بنایا حتیٰ کہ اس کی برکات افغانستان' چین' انڈونیشیا' برما اور ملایا تک بھی پہنچ گئیں اور عملاً پنجاب میں بالخصوص آہستہ آہستہ مسلمانوں کی اکثریت ہوتی گئی اور پھر یہیں پر پاکستان ۱۴/اگست ۱۹۴۷ء بمطابق ۲۷ رمضان المبارک ۱۳۶۶ھ بروز جمعۃ الوداع قائم ہو گیا۔

واضح رہنا چاہیے کہ یہاں پر ''پنجاب'' سے مراد محض پاکستان کا موجودہ پنجاب نہیں ہے۔ بلکہ زمانہ قدیم میں علاقہ پنجاب میں تقریباً موجودہ پاکستان سارے کا سارا شامل تھا بلکہ اس کی حدود کشمیر کابل اور دہلی کے بعض علاقوں تک بھی تھی۔ نامور سیاح ابن بطوطہ نے اپنے سفرنامے میں دریائے سندھ کی ساری وادی کو پنجاب لکھا ہے۔ حضرت بابا جی فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ جیسے بزرگوں کی تعلیمات سے کفر دور ہو گیا اور مسلمانوں کو ایک الگ ملک نصیب ہوا جس کی بنیاد اِسلام کے نام پر رکھی گئی۔ ﴿راہِ مدینہ: ۴۱۴'۱۴' محمد حسنین بھٹی﴾

مسلمانوں کی کامیابی کا راز

اِسلام ہی پوری کائنات کے مسائل کا حل ہے۔ جب تک ہم مسلمان عملی کردار اور اسلامی ضابطہ حیات کی روشنی میں پوری اطاعت پر مبنی ملک میں معاشرے کو تشکیل دے کر دُنیائے عالم کے سامنے ایسا نمونہ پیش نہیں کرتے کہ خلیفہ وقت اور مجلس شوریٰ کی ضروریات قلیل سے قلیل اخراجات کا بجٹ نہ ہونے کے برابر...عوام کے سامنے جوابدہ...زندگی نہایت سادہ...اُخوت...محبت...ادب... پیار...خدمت...ایمان داری...انصاف...درگزر...عفو...بھائی چارہ...دادرسی... اِنسانیت کا اَدب واحترام ...محنت و جفاکشی کے پیکر... اِنسانی حقوق کے امین...گناہ کے مطابق حکم خداوندی کے نافرمانوں کو بلاتمیز سزا دینے اور معاشرے کو ہر قسم کے جرائم سے پاک کرنے کے پابند ... ہر برائی اور ہر قسم کے ظلم کا فوری قانونی علاج ...لین دین اور کاروبار میں ایمان داری... ہر برائی کو حکم خداوندی کے قوانین کے مطابق نیست و نابود اور ختم کرنے کے پابند...عدل و انصاف کی قندیل کی روشنی میں اقوام عالم کی رہبر و راہنمائی کرنے کی سعادت کے وارث ... اطاعت رسول ﷺ اور اطاعت خداوندی ان کی زندگی کا نصب العین... پوری مخلوق اور اِنسانیت کے لیے رحمت عالم...اس دور کے اِنسانوں کے مہتاب و آفتاب...دلکش و دلربا... پرکشش... پرلطف... پرکیف... پربہار... پرنور ... پرسرور... پرشوق ... پرذوق ... پرسوز...رحمۃ للعالمین ﷺ کی ان مست اَلست بہاروں کو کرہَ ارض میں اس طرح پھیلانے کے پابند نہیں ہو جاتے جیسے بادِ نسیم... بادِ شمیم کے کندھوں پر خدمت...ادب...احترام...عزت...سلامتی...مہر...کرم...محبت

کے آسمانی تحائف کا لامتناہی نور دہر میں ضیائے سحر کی طرح ہواؤں اور فضاؤں میں پھیلانے میں مست و محو ہے اُس وقت تک کامیاب نہیں ہو سکتے۔

- یااللہ! یہ کائنات امن و آشتی، سکون وراحت کی آماجگاہ بن جائے۔
- یااللہ! بنی نوع اِنسان کو اس راز کی آگاہی اور آشنائی سے روشناس فرما۔
- یااللہ! تیرے پاس تو بڑی توفیقیں ہیں۔
- یااللہ! تو ہمیں اس نجس نظام اور عدل کش سسٹم کے غیر جمہوری اور غیر اِسلامی شکنجوں سے نجات عطا فرما۔
- یااللہ! تو ہمارے کسانوں ... محنت کشوں ... ہنرمندوں اور عوام الناس کو اس ایک فیصد حکمرانوں ... سیاستدانوں ... جاگیرداروں ... سرمائے داروں ... افسر شاہی ... نوکر شاہی اور منصف شاہی پر مشتمل معاشی قاتلوں ... معاشرتی دہشت گردوں کے ٹولہ کی ظالمانہ گرفت سے بچا ... تو اس دُنیا کو عبرت کدے سے امن کدے میں بدلنے کی طاقت اور توفیق رکھتا ہے۔
- یااللہ! یہ اس دن کو اس عہد کے نصیب کا حصہ بنا۔
- یااللہ! مسلمانانِ پاکستان، ملت اسلامیہ اور پوری کائنات کو ذہنی، قلبی، اور روحانی، سکون عطا فرما اور شریعت محمدی ﷺ کی نوری روشنی سے دُنیا کو منور فرما۔
- یااللہ! ہمیں یہ دن ہماری زندگی میں دکھا...... امین۔

شمع رسالت ﷺ کے نور کا جب ظہور ہوا تو اس نور نے کفر، جبر، بربریت، قتل و غارت، بت پرستی، جہالت کی تاریکیوں کو دیکھتے ہی دیکھتے ختم کر دیا۔ اِنسان کو اِنسانیت کے فطرتی حقوق اور رموز سے آگاہی عطا فرمائی۔ حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ذِمہ داریوں، فرائض، اور آداب سے آشنائی عطا کی۔ جو مقامات جو نقاط، جو اُلجھی ہوئی گھتیاں، جو مسائل، نقطہ وروں، فلسفیوں، اور منطقیوں سے نہ کھل سکے، نہ حل ہو سکے، ان

کی وضاحتیں، ان کی تشریحیں، ان کی توضیحیں، کملی ﷺ والے نے کمال ہنر مندی سے سلیس، سادہ، مختصر نقاط میں بیان فرمادیں۔ سلامتی کے راستے عمل کر کے دکھائے۔ کوڑا پھینکنے والی مائی کی تیمارداری کے لیے خود ان کے گھر حاضر ہوئے۔ فتح مکہ کے بعد تمام دشمن، قاتل، ظالم عناصر کو معاف کر کے اپنے حسن عمل سے عمل کی زینت کو چراغِ ہدائت بخشا۔ بے شمار مرتبہ گھر میں کھانے کے لیے کوئی چیز میسر نہ ہوتی۔ اس عمل کے راستہ سے گذر کر توکل اور صبر کا عمل عطا کیا۔ تنہائیوں میں سکون و دلجمعی سے بارگاہِ الٰہی میں حاضری، غور و فکر کے چراغ غاروں میں جلائے۔ روحانیت کی منازل طے کیں اور عمل سے گزر کر سلیقہ عبادت و ریاضت کے علم سے آگاہ کیا۔ دین کی خاطر مکہ سے ہجرت کر کے عظمت ہجرت اور اس کا عمل متعارف کرایا۔ شادیاں کیں، ان کے ساتھ عدل و انصاف، ان کے حقوق میں مساوات کا عمل روا رکھ کر چار بیویوں کو ایک وقت میں رکھنے کے علم سے آشنائی کروائی۔ پھوپھی... خالہ... ماں... بہن... بیٹی... بیوی کے رشتوں کے تقدس کے ربی علم کو عمل میں لا کر اِنسانیت میں معاشرے کی تشکیل کا معاشرتی اور ازدواجی رشتوں کے اقدار کا علم اور عمل عطا کیا۔ اصحابِ صفہ کی تربیت کر کے اسلامی درس گاہوں میں علم کو عمل کا پیرہن عطا کیا۔ اس دینی تربیت سے نوازتے ہوئے لوگوں کو معاشرے کی ادنیٰ سے لے کر اعلیٰ اور اعلیٰ سے لے کر ادنیٰ تک بغیر کسی روک ٹوک کے اعلیٰ اوصاف... ایمان داری... دیانت داری... انصاف... عدل... اہلیت... جذبہء خدمت... قلیل ترین ضرورتوں... امانت... دیانت... اُخوت... صداقت... چٹائیوں پر بیٹھ کر بڑی سادگی... بڑی حلیمی اور بڑی کریمی سے ملکی... معاشرتی... معاشی... عدل و انصاف اور مساوات قائم کی۔ بیت المال یا سرکاری خزانے کا اس طرح تحفظ کیا کہ اگر کسی خلیفہ وقت کے گھر میں مستورات تھوڑا آٹا، گھی، میٹھا بچا کر کبھی حلوہ تیار کر لیتیں تو اسی وقت پوچھ گچھ ہو جاتی۔ ذِمہ دار محافظوں کو

ہدایت کر دی جاتی کہ وہ روزانہ کے سٹاک میں سے اتنا سٹاک کم جاری کیا کریں، کیونکہ ان کی گذر اوقات اتنے سٹاک میں ممکن ہے۔ اگر مالِ غنیمت میں ملی ہوئی چادر سے کوئی خلیفہ وقت کرتا بنالیتا تو عوام الناس ان سے پوچھ لیتے کہ آپ نے یہ کرتہ کیسے بنایا ہے۔ ان کو بتانا ہی پڑا، اور اپنی صفائی دینی پڑی کہ دوسری چادر میں نے اپنے بیٹے سے لے کر کرتا تیار کروایا ہے نہ کہ مالِ غنیمت سے اضافی چادر حاصل کی یا ناانصافی سے دو چادریں لے کر کرتا تیار کروایا ہے۔ کتنے عظیم علم اور عمل کے مغنی تھے جو پوری رعیت کے سامنے جواب دہ اور اپنی پوزیشن واضح کرنے کے پابند ہوتے۔

ایسا معاشرہ... ایسا نظام... ایسا خلیفہ... ایسا دانا... ایسا حکم... ایسا حلیم... ایسا متحمل ... ایسا عادل... ایسا صابر... ایسا صادق... ایسا شاہکار... کردارِ انسانیت کے روپ میں روئے زمین میں کسی اور مذہب (یعنی عیسائی، یہودی، ہندو یا کسی اور نظام یعنی کیمونزم، سوشلزم، کیپٹلزم) نے تیار کیا ہے تو پیش کریں۔ معیوب اعمال، معیوب کردار، معیوب طریقے، معیوب انداز، سبھی معتوب ہوئے، انسانی حقوق کو پامال کرنے کی بجائے انہیں احسن طریقوں سے ادا کرنے کا سبق عطا ہوا۔ احسن تقویم کو احسن کردار کے تمام آداب و خصائل جو اِنسان کو اِنسانیت کی معراج تک کا سفر طے کرواتے ہیں، وہ بھی بخشے۔ ﴿صدائے وقت﴾

تنبیہہ الپاکستانی

سرزمین پاکستان کو اللہ تعالیٰ نے گونا گوں نعمتوں سے نوازا ہے۔اس کے پاس ایٹمی پاور ہے‘اس میں چار موسم آتے جاتے ہیں‘ اس کی مٹی سونا اُگلتی ہے‘اس میں کثرت سے بارشیں ہوتی ہیں‘اس میں زمینوں کو سیراب کرنے کے لئے نہریں اور دریا رواں دواں ہیں‘اس کے کھیتوں میں ہر فصل اُگتی ہے‘ ہر قسم کے پھل اور پھول موجود ہیں‘اس میں صحرا بھی ہیں اور دریا بھی‘اس میں میدان بھی ہیں اور اونچے اونچے پہاڑ بھی‘ اس میں سمندر بھی ہیں اور بندرگاہیں بھی‘اس کی تہہ میں لاتعداد معدنیات کے خزانے مدفون ہیں‘ حتیٰ کہ اس سرزمین کی ظاہری سطح بھی دولت سے بھری پڑی ہے اور اس کی باطنی سطح بھی طرح طرح کی نعمتوں سے بھری پڑی ہے۔غرضیکہ اللہ تعالیٰ کا عطاء کیا ہوا سب کچھ مگر کمی ہے تو مخلص انسانوں کی۔

یہ سب کچھ ہونے کے باوجود اس میں اچھے اور بھلے انسانوں کی کمی ہے...... انسانیت کا قحط ہے...وطن فروش بہت ہیں...سرفروش خال خال نظر آتے ہیں۔

یہود و ہنود اور مغرب و امریکہ کو گالیاں دینے والوں سے ان کے ہاتھوں بکنے اور استعمال ہونے والے کہیں زیادہ۔استعمار سے نفرت کرنے والے سے کم نہیں‘ لیکن اس کا آلہ کار بننے کے لیے بھی ہر کوئی تیار۔ہنود ہمارا بدترین دشمن ہے لیکن اس کی ثقافت اور رسم و رواج اپنا کر ہم فخر بھی کرتے ہیں۔غداروں کی بہتات ہے اور جان نثار بہت تھوڑے۔ ہیرو ہمارے ٹیپو سلطان اور سراج الدولہ ہیں جبکہ عادتیں ہماری

میر صادق اور میر جعفر والی ہیں۔ محبت کے دعوے، ہم صلاح الدین ایوبی سے کرتے ہیں لیکن ویسے ہمیں رچرڈ کا پسند ہے۔ جس شاخ پہ ٹھکانہ ہو اس کو کاٹنا پاگل پن کے سوا کیا ہو سکتا ہے؟ لیکن اس ملک کے باسیوں کا دستور نرالا ہے اپنے ہی گھر کو تباہ کرنے پر تلے بیٹھے ہیں۔ ہم اس ملک کو ترقی یافتہ بھی دیکھنا چاہتے ہیں لیکن اس کی ترقی کے راستے میں خود چوکڑی مار کر بیٹھے ہوئے ہیں۔

ہمارے ہاں یہ نعرہ بہت مشہور ہے کہ پاکستان کا کوئی کچھ نہیں بگاڑ سکتا' یہ ٹھیک ہے لیکن تاریخ کو بھی پیش نظر رکھنا چاہئے' تاریخ پر نظر ڈال کر دیکھا جائے تو یہ بات کھل کر سامنے آ جاتی ہے کہ جب مسلمانوں نے عملی زندگی کو چھوڑ دیا یعنی اپنے پیارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے اُسوۂ حسنہ کو چھوڑ کر غیروں کے طور طریقوں کو اپنانا شروع کر دیا تو پھر کیا حشر ہوا' بلکہ وہی غیر غالب آنا شروع ہو گئے جس کی مثالیں تاریخ میں محفوظ ہیں' مثلاً خلافتِ عباسیہ کی وسیع سلطنت کہاں گئی؟ ترکوں کی سلطنت عثمانیہ کہاں گئی؟ اُندلس جیسی سلطنت کے ساتھ کیا حشر ہوا؟ جہاں سے مغرب کو علم کی خیرات ملی، جس کی درس گاہوں سے تعلیم حاصل کرنے والوں نے یورپ میں انقلاب برپا کر دیا۔ وہ سلطنت ہی ختم نہیں ہوئی بلکہ وہاں سے مسلمانوں کو بھی نکال دیا گیا۔

فقط کھوکھلے نعرے لگانے سے نہ مُلک بچا کرتے ہیں نہ مُلک بنا کرتے ہیں۔ مُلک کو بنانے کے لئے طویل جدوجہد' پر خلوص محنت اور کئی صبر آزما مراحل سے گزرنا پڑتا ہے۔ پاکستانیوں میں وہ تمام قوتیں اور صلاحیتیں موجود ہیں جن کی بنا پر یہ دُنیا کا ترقی یافتہ ملک بن سکتا ہے اور موجودہ دُنیا میں ایک اہم کردار ادا کر سکتا ہے۔ لیکن اس کے لئے ضروری ہے کہ ہم تمام باہمی اختلافات کو چھوڑ کر' اپنے پیارے نبی ﷺ کے اُسوۂ حسنہ کو اپنا کر' لسانی اور علاقائی تعصبات سے بالاتر ہو کر ایک قوم کی حیثیت سے خلوصِ نیت کے ساتھ محنت کریں' لگاتار جدوجہد کریں تو پھر وہ دن دور نہیں کہ پاکستان

دُنیا کا ترقی یافتہ مُلک اور اِسلام کا قلعہ بن سکتا ہے۔

پاکستان زندہ باد

دُنیا اور آخرت میں کامیابی اور کامرانی کے لئے قائد اور اقبال کے فلسفے کو سمجھنا ہو گا کیونکہ پاکستان انہیں کی کاوشوں سے معرضِ وجود میں آیا ہے ایمان' اتحاد' تنظیم (صراطِ مستقیم)' ڈسپلن۔ قائد اور اقبال کے فلسفہ کا یہ نچوڑ ہیں۔ ان تین نکات کو قوم کے ذہن میں مثبت سوچ کے ساتھ گہرائی تک از بر کرانے سے پاکستان ایک قوم بنے گی' اس کے علاوہ اور کوئی چیز ہمیں ترقی کی منزلوں کی طرف نہیں لے کر جائے گی۔

پاکستان زندہ باد

پاکستان جس اعلیٰ سوچ اور نظریے پر معروضِ وجود میں آیا تھا اس کے تحت کم از کم ہماری یونیورسٹیاں کیمرج اور آکسفورڈ کے مقابلے پر آ جاتیں' بلکہ اُن سے اُپر آنا چاہئے تھا۔

پاکستان زندہ باد

اللہ تعالیٰ کی دُنیا میں پوری نعمتوں کا مجموعہ پاکستان جس کو دُنیا میں سب سے زیادہ شہادتیں قربانیاں دے کر اور سب سے بڑی ہجرت کر کے حاصل کیا گیا۔ دُنیا میں اعلیٰ ملک' اعلیٰ قوم ورثہ ہونے کے باوجود کچھ سیاست دان' مذہبی راہنما' صحافی حضرات دردِ دل رکھنے کے باوجود اپنے احساس کمتری اور ناسمجھی کی وجہ سے شعوری یا غیر شعوری طور پر پاکستان کی وحدت سالمیت اور اس کے مستقبل کے بارے میں شکوک وشبہات پھیلاتے ہیں۔

جبکہ اہل دانش کا کام قوم کو مایوسیوں سے نکالنا اور عزم وہمت کی شاہراہ پر گامزن کرنا ہے' ارشادِ خداوندی ہے:

اگر تم میری نعمتوں کا شکرادا کرو گے تو میں تمہیں مزید نعمتوں سے نوازوں گا۔ اگر

تم کفرانِ نعمت کے مرتکب ہو گئے تو میرا عذاب بڑا سخت ہے۔

اللہ تعالیٰ نے پاکستان کو بے شمار نعمتوں سے نوازا۔ ہمیں اللہ کا شکر گزار بن کر مزید نعمتوں کا مستحق بننا چاہئے نہ کہ اس مقدس سرزمین کو مذہبی منافرتوں، لسانی عصبیتوں، گروہی مفاد پرستوں، صوبائی نفرتوں کے نام پر ملک کے امن، استحکام، خوشحالی کی راہ میں رکاوٹیں پیدا نہیں کرنی چاہئے بلکہ ہمیں ایک زندہ، جفاکش، محنتی اور وفا شعار قوم کی طرح آگے بڑھتے ہوئے پاکستان کو پوری دُنیا کے لئے ایک ماڈل اِسلامی فلاحی ریاست کے طور پر پیش کرنا ہے۔

سقوطِ بغداد، سقوطِ اُندلس، سقوطِ ڈھاکہ اور جب ہندوستان میں مسلم ہندو فسادات شروع ہوتے ہیں تو اُس مرحلے پر علاقہ یا مسلک نہیں پوچھتے بلکہ صرف جرم مسلمان ہونا ہوتا ہے۔ اِس کی واضح علامت بمبئے (انڈیا) میں مسلم ہندو فسادات کے وقت انتہا پسند ہندوؤں نے جب بھی کوئی مسلمان قابو آتا تو اُس سے یہ نہیں پوچھتے تھے کہ تمہارا مسلک کیا ہے بلکہ اُس کو برہنہ کر کے دیکھتے کہ اُس کی سُنتیں ہوئی ہیں یا نہیں اگر سنتیں ہوئی ہوتیں تو اُس کو قتل کر دیتے اِس لئے ہمیں پکے مسلمان اور سچے پاکستانی بننا ہوگا۔

پاکستان میں لاتعداد نعمتوں اور بہادر، محنتی، وفا شعار، مخلص، ایثار، پیشہ ور، ہنر مند اور تخلیقی صلاحیتوں کی مالک قوم ہیں۔

پاکستان زندہ باد

پاکستان میں تبدیلی لانے کے لئے ہم سب کو پہلے اپنے اندر تبدیلی لانا ہوگی۔ اگر ہم اپنے اندر تبدیلی نے آئے تو اس ملک وقوم میں ضرور تبدیلی آ جائے گی اور حالات بہتر ہو جائیں گے۔ اُس تبدیلی کا انداز کیا ہو؟ وہ تبدیلی کیسی ہو؟ وہ اس طرح کہ ہمارے اندر تبدیلی اس انداز سے آنی چاہیے کہ ہم پوری ملت کی خیر خواہی کے لئے

سوچیں، اسی نہج پر عمل کریں۔ خود غرضی، خود پرستی اور ہوس مال و زر کو تین طلاقیں دے دیں۔ اپنے جذبات کو موافق امر خالق کائنات بنائیں اور ہماری زندگی کا طرز بالکل تابع سنت ہو جائے۔

جب تک اپنی ذات میں تبدیلی نہیں آتی اُس وقت تک ملک و قوم میں بھی تبدیلی نہیں آتی۔

ہمیں قوم سے ملت بننا ہوگا، جب کوئی قوم ملت بن جاتی ہے تو پھر اس کو ترقی کرنے سے کوئی نہیں روک سکتا، تحریک پاکستان کے وقت قوم ملت بن گئی تھی، سب نے مل کر پاکستان بنالیا۔ جب پھر قوم ملت بن جائے گی تو پاکستان کو استحکام نصیب ہوگا۔

وحدت، خدمت اور استحکام ہمارا نصب العین ہے۔ وحدت سے مراد وحدت اُمت ہے، خدمت سے مراد خدمت اُمت ہے اور استحکام سے مراد استحکام اُمت ہے۔ اگر اُمت میں استحکام پیدا ہو گیا تو پاکستان کا استحکام تو اس کا ایک جز ہے، کل میں استحکام آجائے تو یقیناً جز میں بھی استحکام آ ہی جاتا ہے۔

پاکستان زندہ باد

اتنی قربانیوں سے حاصل شدہ ملک کے حالات آج اَبتر کیوں ہیں؟ یہ سلگتا ہوا سوال ہر نوخیز ذہن میں موجود ہے، اس کا آسان سا جواب ہے کہ ہم نے اپنے خالق اللہ تعالیٰ کو سخت ناراض کر لیا ہے۔ بحیثیت مجموعی پہلی ہلاک شدہ اقوام کی تمام برائیاں ہم میں موجود ہیں، ان کو چھوڑ کر اللہ سے پکی سچی توبہ ہمیں اللہ کی ناراضگی سے نکال کر اس کی خوشنودی عطا کر سکتی ہے۔

کیا یہ اللہ کی ناراضگی نہیں ہے کہ ہندو قوم جو سانپ، بندر اور گائے کو پوجنے والے ہیں، جو گائے کے پیشاب کو (پوتر) پاک سمجھتے ہیں، وہ ہمیں پاکستان کے اندر دن میں تارے دکھا رہے ہیں۔ وہ ہمارے ہی نوجوان کو ورغلا کر ہماری ہی قوم کے خلاف

لڑا رہے ہیں' کیا یہ اللہ کی ناراضگی نہیں کہ ہم اپنے ہی وطن کے اندر اپنی آزادی و خود مختاری سے محروم ہو چکے ہیں۔ ہماری فوج' سیاستدان اور عوام کے لئے نجات کا ایک ہی حل ہے کہ ہم اپنی تقدیر کو بدلنے کے لیے بارگاہِ خداوندی میں دُعا کریں کہ یا اللہ! ہمیں نیک حکمران عطا فرما جو پاکستان کو قائداعظم اور علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ کے خوابوں کا پاکستان بنادے۔

اے خاصہء خاصانِ رسل اب وقت دُعا ہے
اُمت پہ تری آ کے عجب وقت پڑا ہے

پاکستان زندہ باد

آسماں ہو گا سحر کے نور سے آئینہ پوش
اور ظلمت رات کی سیماب پا ہو جائے گی
شب گریزاں ہو گی آخر جلوۂ خورشید سے
یہ چمن معمور ہو گا نغمہ توحید سے

پاکستان زندہ باد

پاکستان سمیت اس وقت چھپن (۵۶) اِسلامی ممالک دُنیا میں موجود ہیں۔ ان کی آبادی تقریباً ایک ارب بیالیس کروڑ اِنسانوں پر مشتمل ہے۔ ان ممالک کو بنیادی ضرویات بیرون ممالک سے خرید کرنے کی ضرورت نہ ہونے کے برابر ہے۔ یہ بڑی حد تک خود کفیل ہیں۔ ان ممالک کے امرا' راؤسا' سیاستدان' حکمران مکمل طور پر ملکی وسائل' ملکی خزانہ' ملکی بجٹ اور تمام اخراجات' آپس میں جنگیں لڑنے کے لئے اسلحہ خریدنے' اس کے علاوہ اعلیٰ قسم کی مہنگی گاڑیاں' گاڑیوں کے لئے پٹرول' ہر قسم کا سامانِ تعیش' تمام قسم کے مشروبات اور لاتعداد غیر ضروری اشیاء (جو اِنسان کی بنیادی ضروریات نہیں ہیں) کی خرید و فروخت اُن ممالک سے کر رہے ہیں جو ان کو ان کی ان

غیر ضروری اشیا کی خرید و فرخت کی آمدن کی وجہ سے ان سے سب کچھ لوٹ لیتے ہیں.
اس مادی لوٹ مار سے وہ ان ممالک کو کمزور، بے بس اور نادار بناتے چلے آرہے ہیں۔
اگر تمام اِسلامی ممالک کی عوام اپنے ان رہزنوں کو کنٹرول کرلیں تو وہ بڑے ممالک چند یوم میں مالی طور پر زمین بوس ہونے پر مجبور ہو جائیں گے۔

مُلک ایک گھر کی طرح ہوتا ہے' تمام ڈائینگ روم کے قیمتی ساز و سامان نہ یہ اَز خود کھانا پیش کر سکتے ہیں اور نہ ہی روز مرہ کی دوسری بنیادی ضروریات مہیا کر سکتے ہیں جب تک اس صاحب خانہ کے ذرائع آمدن موجود نہ ہوں۔ ورنہ اس گھر کا تمام نظام درہم برہم ہو جاتا ہے۔ آج کی معاشی جنگ جیتنے کے لئے بڑے سے بڑا ملک وسائل کا محتاج ہے۔ ان وسائل اور واقعات پر قابو پا کر مسلم اُمہ ہر دشمن کو زیر کر سکتی ہے۔ ان کی ترقی اور طاقت کا راز افشاں کر دیا گیا ہے۔ اب مسلم اُمہ کا فرض بنتا ہے کہ وہ ان ملکی سرمایہ داروں' سیاستدانوں اور حکمرانوں کی طرزِ حیات کو کنٹرول کریں۔

﴿چراغ وقت:۲۱۹﴾

-◆ ◀ ❁ پاکستان زندہ باد ❁ ▶ ◆-

صحیح معنوں میں پاکستان کو پاک سرزمین اور اپنے آپ کو پاکستانی کہلانے کے لئے ہمیں اپنے اخلاق' عادات اور اطوار کو پاک رکھنا ہوگا۔

-◆ ◀ ❁ پاکستان زندہ باد ❁ ▶ ◆-

محمد بن قاسم سترہ سال کی عمر میں کمانڈر انچیف بن کر یہاں آیا اور پاکستان کی ابتداء ان کے ہاتھوں سے ہوئی اور تکمیل محمد علی جناح نے کیا۔

کبھی بلکہ کسی نے غور کیا کہ اگر محمد بن قاسم سترہ سال کی عمر میں بہترین حکمران ثابت ہو سکتا ہے اور ہم ۷۰ سالوں میں کوئی سسٹم اور نظام سیٹ نہیں کر سکے یہاں پر اِنسانوں کو جانوروں سے بدتر پوزیشن پر پہنچا دیا گیا ہے۔

-◆◀ پاکستان زندہ باد ▶◆-

عہد

اب پاکستان جس مقام پر ہے ہم امن کے لیے جدوجہد کریں کیونکہ ہمیں اپنے آباؤ واجداد' جنہوں نے تاریخ رقم کی ہے' اُن کے نقش قدم پر چلنا ہے۔اے نوجوانوں اقبال اور قائد کے خوابوں کو پورا کرو:

اے قائد ہم شرمندہ ہیں اپنا نہ سکے انداز تیرا
وہ قوم ہوئی بے بال و پر بنتا تھا جسے شہباز تیرا
ہم عہدِ وفا کرتے ہیں ہم آج یہ وعدہ کرتے ہیں
اپنائیں گئے ہم ہر دور تیرا ہر قول تیرا

اور ایک شاعر کیا خواب کہ گیا:

جب اپنا قافلہ عزم یقین سے نکلے گا
جہاں سے چلے تھے رستہ وہیں سے نکلے گا
اے وطن کی مٹی مجھے ایڑیاں رگڑنے دے
مجھے یقین ہے کہ چشمہ یہیں سے نکلے گا

ہم آج یہ عہد کرتے ہیں کہ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ پاکستان کی بقاء کی خاطر' ترقی کی خاطر' ہم شب و روز محنت کریں گے اور اسے حقیقی معنوں میں اِسلامی' فلاحی ریاست بنائیں گے۔اے اللہ! اِس مقصد کے لئے ہماری مدد فرما......امین۔

-◆◀ پاکستان زندہ باد ▶◆-

محترم محمد یامین قادری چشتی (کراچی) اپنی تصنیف ''جانب حرمین شریفین مطبوعہ ۲۰۱۵ء'' کے صفحہ نمبر ۱۰۸ پر رقمطراز ہیں:

سرکارِ مدینہ ﷺ پاکستان میں اِسلامی نظام یعنی قرآنی احکامات کا عملی نفاذ چاہتے ہیں۔ہم سب اپنے پیارے نبی ﷺ سے محبت کرتے ہیں۔ نبی معظم ﷺ سے محبت کا تقاضا ہے کہ ہم ایسے نیک لوگوں کو اپنا راہ نما منتخب کریں جو پاکستان میں اللہ اور اُس کے رسول ﷺ کے احکامات کے مطابق حکومت چلانا چاہتے ہیں۔ سید الشہداء حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کا قول مبارک ہے کہ ''دُنیا بد سے بدتر ہو جائے گی، بُرے لوگوں کی بُرائی سے نہیں؛ بلکہ اچھے لوگوں کی خاموشی سے''۔ آپ سب اچھے ہیں۔ اس خاموشی کو توڑیے اور پاکستان میں دین اِسلام کے عملی نفاظ کے لیے مقدور بھر کوشش کیجیے۔ ہو سکتا ہے پیارے آقا ﷺ اور اللہ تعالیٰ آپ کے اس عمدہ عمل سے خوش ہو جائیں اور ہم سب کی عاقبت سنور جائے ......امین۔

منظوم کلام برائے پاکستان

اِسلام کے نام پر بنا پاکستان ہے قائدِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی عطا پاکستان
اللہ کی ہے خاص عنایت اِس پر کیا خوب ہے فردوس نُما پاکِستان
اللہ کی رحمت سے رہے گا قائم سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے میں مِلا پاکستان
یارَب ہو کرم خاص یہ پاکستاں پر اِسلام کا قلعہ ہو سدا پاکستان
اللہ کرے گلشن ہستی میں سدا ہر وقت رہے پھولا پھَلا پاکِستان
آیا جو بُرا وقت کبھی اِس پر تو جان دے کے بھی ہم لیں گے بچا پاکستان
یا رب ہے دُعا اخترؔ شیرازی کی قائم رہے تا روزِ جزا پاکستان

﴿صبح مدینہ::۱۱۵/اختر شیرازی﴾

﴿پاکستان زندہ باد﴾

ٹھنڈی ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نوں آئی پاکستان وِچوں
چُنیا گیا ایہہ خطہ حکم الٰہی لئی جہان وِچوں
اِک اِک نقش تیار ہووے گا اِسدا خاص قرآن وِچوں
لتّاں باہیں بھاویں کنیاں مارن پیئے شیطان وِچوں
چلسی ایتھے حکم خدا ''لَآاِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ''
پاکستان کا مطلب کیا ''لَآاِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ''

﴿پاکستان زندہ باد﴾

دین نبی ﷺ دے سوہنے بوٹے اِس دے وچ لگاواں گے
کوثر وچوں پانی لے کے گلشن نویں کھلاواں گے
گلشن تھیں خوشبوآں لئے کے کل فضا مہکاواں گے
پھلاں کولوں رنگت لے کے دل نوں رنگ چڑھاواں گے
دل دی رنگت عملاں دے وچ ظاہر کر دکھلاواں گے
پاکستان نوں اِن شاء اللہ اک بہشت بناواں گے

پاکستان زندہ باد

الف ثانی نے حق دی بانگ آکھی بوہے جیل دے ٹٹ کے گل پے گئے
تاپ باطل نوں قہردا آ چڑھیا بھیڑے متھے اُتے سَو سَو ول پے گئے
تن سال وچہ جیل دے شیر رہیا آخر کار موہدے وَل چھل پے گئے
بندی خانیاں وچہ توحید گجی ظلم قہر دے ہتھیں گٹرل پے گئے
ہو حق دی جدوں گڑ گج پئی مونہہ دے بھار ڈگا اقتدار تھلّے
اوہدے عاشقاں نے سدا خوش ہو کے کلمہ آکھیا تیغ دی دھار تھلّے

ظہورِ پاکستان

اللہ اللہ ظہورِ پاکستان رُوح افزا سرورِ پاکستان
آرِنی گو ہوا ہے کون کلیم جلوہ افزا ہے طورِ پاکستان
بزمِ اقوام میں ہوئی روشن یک بیک شمع نورِ پاکستان
جاگ اُٹھے خفتگانِ خوابِ عدم یہ ہے اعجازِ صورِ پاکستان
آج ضرب المثل ہے دُنیا میں قائد ذی شعورِ پاکستان
فرحت افروز ہیں در و دیوار پُر مسرت قصورِ پاکستان

دیکھئے چشمِ شوق سے فرخ نورِ ماہِ ظہورِ پاکستان (۱۹۴۷ء)

تعمیر پاکستان کی

تھی سر لوحِ مبیں تحریر پاکستان کی
کی عیاں تدبیر نے تقدیر پاکستان کی

قائد اعظم نے عالم آشکار اُس کو کیا
ہند کے پردے میں تھی تصویر پاکستان کی

آسماں پر محفل انجم میں ہے یہ گفتگو
مہر و مہ سے بڑھ گئی تنویر پاکستان کی

اِک صدائے کُن سے فوراً ہو گیا اِس کا وجود
ہو رہی ہے خلق میں توقیر پاکستان کی

جزیرۂ مسلم ہوا گویا الہ دین کا چراغ
دم زدن میں ہو گئی تعمیر پاکستان کی

کشتگانِ یاس میں پیدا ہوئی روحِ حیات
خاکِ پاکستان ہے اکسیر پاکستان کی

جبر و استبداد کے سرخم وہیں ہو جائیں گے
جب علم فرخ ہوئی شمشیر پاکستان کی

﴿پاکستانی گیت:۲۱﴾

وجودِ پاکستان

درگہِ حق سے حبیب ﷺ پاک کا صدقہ ملا
مسلمِ ہندی کو "ارضِ پاک" کا تحفہ ملا

مومنِ کم مایہ کو پھر اک حسیں خطہ ملا
ہر دِل آرزوہ کو تسکین کا گوشہ ملا

پھر سے محکوموں کو آزادی کا اک مژدہ ملا
پھر صفِ آزادگاں میں ان کو اک رتبہ ملا

جن کی قسمت میں چمن کے خار و خس مرقوم تھے
ان تہی دستوں کو آزادی کا گلدستہ ملا

روپ میں قائد کے پھر اک بت شکن پیدا ہوا
اپنے خلاق سے اسے محمود کا تیشہ ملا

جس کے سائے میں سکوں پاتی ہے ساری کائنات
ایسے بے سایہ نبی ﷺ کا پھر ہمیں سایہ ملا

تشنہ لب دیکھے تو آئی رحمتِ حق جوش میں
میکشوں کو ساقیِ طیبہ ﷺ کا میخانہ ملا

لٹ گیا تھا ہند میں جو کافروں کے ہاتھ سے
بندۂ مومن کو وہ ایمان کا سرمایہ ملا

کتنے دیوانے رہِ حق میں شہادت پا گئے
بارگاہِ حق ہے ان کو اک بڑا درجہ ملا

مسلمِ ہندی ہوا بندِ غلامی سے رہا
اس کو خالق کے کرم سے اک بڑا حصہ ملا

قیام پاکستان کے وقت کا پنجابی کلام

دل دریا سی دولتاں روڑھدے رہے' ایہہ نہ سوچیا کجھ بچا لیئے
پانی وانگ جنہاں ساڈا مال پیتا' ہن اوہ کہن غلام بنا لیئے
سُتی چنگ حریفاں نے وچ لکھاں' بھانبڑ بھڑکیا کیویں بجھا لیئے
چڑھیا بحر نفاق دا مار ٹھاٹھاں' لاوے ڈھا نہ بنھ بنا لیئے
بیڑی قوم دی اے گھمن گھیر اندر' چپہ ونج مہانیوں لا لیئے
غیراں نال نہ نبھدی بھائی والی' حصہ اپنا ونڈ ونڈا لیئے
ڈُلھے بیراں دا بگڑیا کجھ نائیں' چُن کے جے جھولی وچ پا لیئے

عشق لہر سب مشکلاں حل ہوون' پاکستان جے کدے بنا لیئے

-•●❖❄❖●•-

پاکستان بن کے رہے گا یاد رکھو کڈھے ہوئے حساب حسابیاں نے
چھیتی قافلہ منزل تے پہنچنا ایں چک لیہن قمد پنجابیاں نے
وجے جندرے دلاں تے کھول دے گی میاں لیگ دے ہتھ وچ چابیاں نے
عشق لہر تد لوک حیران ہوسن چُمے قدم جدوں کامیابیاں نے

-•●❖❄❖●•-

سر کٹانا اے نبی دی آن اُتے ایہہ فرض ہویا مسلمان دے لئی
کائنات جیہڑی تُسی ویکھدے او پیدا کیتی رب نبی دی شان دے لئی
مسلمان جہان دے لئی ہوا ایہہ جہان ہوا مسلمان دے لئی
اج زندگی موت دی میر سمجھیں مسلمان دی اے پاکستان دے لئی

-•●❖❄❖●•-

سُن او ساد مرادیا مسلمانا اجکل جنگ آزادی دی ہو رہی اے
جہڑی قوم نوں بہن دی جاچ نہیں سی اوہ بھی اپنی پیریں کھلو رہی اے
کنکوں پھٹ کے جیہڑی گنڈیل ہوئی کنڈے اپنے لئی اوہ بو رہی اے
خاکسار' احرار نہ قوم سمجھیں ایہہ تے غیر دیاں جُتیاں دھو رہی اے
جیکر کامل آزادی نوں چاہوندا ایں مسلم لیگ ول تیرا ایمان چاہیدے
اکو بول حکومت تے کانگرس نوں ساڈا وکھ بنا پاکستان چاہیدے

-•●❖❄❖●•-

محمد علی جناح ہے قائد ساڈا جان واراں میں ایہدے فرمان اُتے
مسلم لیگ جماعت تخلیق ایہدی حاسد حسد کردے جیہدی شان اُتے

ایہدی لیگ نے پاؤنی لیک ایسی پاکستان بن جانا جہان اُتے
سکھی وساں گے کفر چوں نکل ناظر میرا پختہ یقین قرآن اُتے

-•●❖❄❖●•-

قائد اعظم دی سچی آواز سن کے مسلمان میدان وچ آگیا اے
پہلا جوش ایمان لے دلاں دلاں اندر ہر بے جان اَج جان وچ آگیا اے
پاکستان بنا اے تے ضرور بنا اے آن والا اَج آن وچ آگیا اے
مسلمان غلام نہیں رہ سکدا اختر صاف قرآن وچ آگیا اے

-•●❖❄❖●•-

میاں اسی غلام ساں مدتاں دے نہ کوئی آیا آزاد کران والا
لیڈر جو ملیا سانوں اَج تیکر ساری قوم نوں ویچ کے کھان والا
کئی وار ٹولا وکیا کوڈیاں توں جیہڑا موتیاں نال تلوان والا
جاگے بھاگ غریباں چِراں پچھوں پاکستان آگیا دوان والا
ناخدا خدا نے میل دتا کشتی قوم دی نوں بنے لان والا
اوہدا مغز بیدار ہے اس طرح دا گاندھی جیہاں نوں چکر کھوان والا
نہرو اتے پٹیل پئے پِٹ دے نیں کتھوں آگیا کھیڈ گوان والا
عشق لہر اوہ کافراں نال رلیا فتوے کفر دے جیہڑا سی لان والا

-•●❖❄❖●•-

مسلم لیگ دا ایہہ لیڈر قائداعظم گڈی جیہدی ولایت تک چڑھی ہوئی اے
پاکستان دے اوہ ای ہین دشمن پُوچھ گاندھی دی جنہاں نے پھڑی ہوئی اے
پاکستان دے بنن وچ دیر کوئی نہیں ہاتھ لنگھ گیا تے پُوچھ اَڑی ہوئی اے
عشق لہر ہن خوف نہیں کسے گل دا ساڈی اکھ مدینے نال لڑی ہوئی اے

سر کٹانا اے نبی دی آن اُتے ایہہ فرض ہویا مسلمان دے لئی
کائنات ساری جیہڑی ویکھدے او پیدا کیتی رب نبی دی شان دے لئی
مسلمان جہان سے لئی ہویا' ایہہ جہان سارا مسلمان دے لئی
اج زندگی موت دی میر سمجھیں مسلمان دی ہے پاکستان دے لئی

مجاہداں دا ماہیا

اللہ کرم کماوے گا
ویری بھاویں کجھ وی کرن پاکستان مل جاوے گا
خون کسے دا نہ تسی کھاؤ
یونئیسٹاں دے سامنے سینہ تان کے ڈٹ جاؤ
کانگرس دا بھانڈ بھجیا
مسلم لیگ والا سارے جگ وچ ناں گجیا
اسی نبی دے آں دیوانے
ساڈیاں ہمتاں نوں اَزلاں تو جگ جانے
پاکستان لئی ساہ ساڈے
جیلاں انگریز دیاں ڈک سکن نہ راہ ساڈے
سن گاندھیا پٹیلا سُن
تہاڈیاں چھاتیاں اُتے اساں دلنا ایں دلیا ہُن
اساں مقصد پالینا
کانگرس ٹپدی رہوے پاکستان بنا لینا

پہلا پاکستانی ترانہ

بسم اللہ بسم اللہ کہہ کے رب دا نام دھیاواں
فیر درُود محمد اُتے خوشیاں نال پچاواں
چارے یار نبی سرور دے چونہواں توں جان نثاراں
پیراں ولیاں قطباں اُتے تن من اپنا واراں
قائد اعظم توں میں اپنی جنڈری گھول گھماواں
جمعے دیہاڑے مِلی آزادی دل وچ خوشی مناواں
انہونی گل نوں حضرت نے سچیاں کر وکھلایا
مسلماناں دی خاطر اللہ پاکستان بنایا
قائد اعظم نوں اللہ نے بخشیا جوش ایمانی
ہندوستان دے دے وچ ہن بن گئی حکومت پاکستانی
محمد علی جناح نے یارو سُتی قوم جگائی
مدتاں دے وچھڑے ہوئے مسلم مل گئے بھائی بھائی
غلام مسلماناں نوں اِس نے' ہے آزاد کرایا
پاکستان دے مسلماناں نوں عرب دے نالا ملایا
کانگرسیاں دے طوفاناں نے لایا ڈاہڈا چارا
مسلم لیگ دی بیڑی ننے نہ کھادا مُول ہُلارا
کرو چراغاں گھر گھر دے وچ وقت خوشی دا آیا
پاک محمد صلی اللہ علیہ وسلم دی اُمت دا رب نے دُکھ مٹایا

میں قربان تیرے توں جاواں قائد اعظم پیارے
سچے رہبر مسلماناں دے مجاہد اعظم پیارے
کرو سلام قبول میرا ہن کہندا اے صحرائی
پاکستان دے بانی تیری رب نے شان ودھائی

(۱۴راگست ۱۹۴۷ء نوں ریڈیو پاکستان لاہور توں رات ۱۲ وجے عبدالعزیز سیالکوٹی نے گایا)

-•●❖❄❖●•-

ہندوستان غلاماں دا ملک مڈھوں اپنی گل گاندھی جی وی جاندے نیں
مسلمان آزاد نہ ہو جاوے ویری ایس کر کے پاکستان دے نیں
وچوں سمجھدے نیں مسلمان تائیں مہنگے جان توں بول زباندے نیں
کیونکہ وچ تاریخ دے ذکر ساڈے ہر میدان اندر فتح پان دے نیں
گاندھی نہرو ٹپیل نوں کہو جا کے گھٹا اپنا آپ کیون چھان دے نیں
پاکستان ہے قدر بنا لینا ٹوٹے کر دینے ہندوستان دے نیں

-•●❖❄❖●•-

پہلوں سیواں ذاتِ الٰہی' جس دی دو جگ اندر شاہی
کر کے ڈاہدی بے پرواہی' اللہ رحم کماوے گا
کوئی دن پا کے قائد اعظم پاکستان بناوے گا
ملے گی سب نوں امن آزادی' نہیں کر سکنی کسے اپاہدی
حق حقوق مِلن بنیادی خوشیاں ملک مناوے گا
کوئی دن پا کے قائد اعظم پاکستان بناوے گا
کوئی نہ کرے ساڈا احتصال' دسے دُنیا ہو خوشحال
ہر کوئی ام خوشی دے نال' اپنا وت لنگھاوے گا

کوئی دن پا کے قائد اعظم پاکستان بناوے گا

بھاویں جیوئیے بھانویں مریئے' بھانویں دُکھ مصیبت جریئے
اپنا حصہ وکھرا کریئے' سانوں کون ہٹاوے گا
کوئی دن پا کے قائد اعظم پاکستان بناوے گا

سختی سہیئے' بھکھے رہیئے ' غیر خیالاں وچ نہ پیئے
آپاں امن آزادی لیئے ' چین دلاں نوں آوے گا
کوئی دن پا کے قائد اعظم پاکستان بناوے گا

قائد نے گل آکھی جیہڑی ' قوم نے جے نہ اکھ اگھیڑی
بحر غماں دے وچوں بیڑی ' اللہ پار لنگھاوے گا
کوئی دن پا کے قائد اعظم پاکستان بناوے گا

جدوجہد جے ہوندی رہے گی ' اپنے گلوں غلامی لہے گی
قوم جے نہ تکلیفاں سہے گی ' حصہ کون ونڈا وے گا
کوئی دن پا کے قائد اعظم پاکستان بناوے گا

لوکو پکا کرو ایمان ' دل وچ رکھو ایہہ دھیان
بن کے رہے گا پاکستن ' جدوں خداوند چاہوے گا
کوئی دن پا کے قائد اعظم پاکستان بناوے گا

سارے کوشش کرو بھراؤ ' اپنا ملک آزاد کراؤ
ایتھوں کھٹو ایتھو کھاؤ ' اللہ برکت پاوے گا
کوئی دن پا کے قائد اعظم پاکستان بناوے گا

حاجی چراغ دین' جونیکے والا (۱۹۴۷ء)

فجرے بعد نماز دُعا منگی مولا حالتاں ویکھ اسلام دیاں
تینوں پاک محمد ﷺ دا واسطہ ای کٹ مشکلاں ہندی غلام دیاں
غیبوں آئی آواز کہ جو قوماں تابع حق دے ہین احکام دیاں
مالک ملک دا اوہناں نوں کر دیاں نیں دونویں میماں محمد ﷺ دے نام دیاں
ہو کے اک سارے ہندوستان والے حکم حق تے عمل کما لیئے
اوس حافظ ناصر دی مدد کرنی بگڑی اپنی آپ بنا لیئے

-•●❖❄❖●•-

پاکستان جد وکھرا کہیا اساں سارے جگ والے ساڈے ویر ہو گئے
بھلا غیر تے فیر وی غیر ہوئے ساڈے اپنے ای کئی غیر ہو گئے
عقل نال باؔبے پاکستان لیا تے مخالفاں دے ٹٹو ٹیر ہو گئے
دُنیا وچ ناصر ساڈے دشمناں دا منہ کالا اتے نیلے پیر ہو گئے

-•●❖❄❖●•-

پاکستان لئی دُعاواں

اچھا ہے ایہہ دُعا او کریم مولا مسلماناں دے معاف قصور کر دے
ہر میدان اندر ایہہ بے چاریاں نوں فتح یاب اوہ رب غفور کر دے
آپس وِچہ اتفاق تھیں رہن سارے تے نفاق تائیں چکنا چور کر دے
وِچہ دلاں دے رہن نہ بُغض کینے سینے اِہناں سندے نور و نور کر دے
ہے بے ثمر باغِ پاکستان جو کہ پھلاں پھلاں تھیں اہنوں بھرپور کر دے
چھماں چھم برسن ابر رحمتاں دے اتے زحمتاں ساریاں دور کر دے

-•●❖❄❖●•-

اِیتھے اُوتھے دو جگ دے وِچہ مولا تیرے ہتھ ہے مجھ نادان دی لاج
تیرے نام اُتے جو زبان کھلے رکھ لئیں توں اوس زبان دی لاج
آکھے آبر کہ تاں رہ سکدی اے مسلم لیگ دی تے مسلمان دی لاج
صدقہ تیرے سوہنے کملی والڑے دا رہ جائے جے ساڈے پاکستان دی لاج

-•●❖❄❖●•-

سانوں لوڑ کی ہور کہانیاں دی ساڈے لئی کافی ہے قرآن ساڈا
نالے سُرخ و سفید دی غرض کی اے قائم ہے ایہہ سبز نشان ساڈا
سر تے جہدے لولاک دا تاج سوہے اُہدی شان حبیب رحمان ساڈا
ہے دُعا ایہہ آبر دی دِن راتیں کہ زندا رہے بس ایہہ پاکستان ساڈا

-•●❖❄❖●•-

اللہ کی قسم

میں دیوانہ ہوا تیرا، خدا کی قسم
یہ مٹی یہ پرچم ہوا کی قسم
جو مانگی ہے رب سے تیرے لئے
اچھی سی پیاری سی دُعا کی قسم
خدا گواہ ہے ہزاروں اور ہونگے ہزاروں
مرتے ہیں تجھ پہ وفا کی قسم
نہیں ہم پنجابی، بلوچی، سندھی، پٹھان
ہم ایک ہیں، پاکستانی ہیں، خدا کی قسم
نہیں آنے دے گئے آنچ تجھ پہ
ہمیں اپنی جان و انا کی قسم
خونِ دل دے کے لائیں گے بہارا ے وطن
ہمیں اپنے رب اللہ کی قسم

-•●❖❄❖●•-

دلربا ہے صدائے پاکستان
جاں فزا ہے فضائے پاکستان
جا بجا نعرہ ہائے حب وطن
کو بکو نغمہ ہائے پاکستان

ہم کو درکار تھا وطن اپنا تھا یہی مُدعائے پاکستان
پاؤں چُومے ہیں کامیابی نے سربکف ہیں برائے پاکستان
پیش دُنیا بھی گر کرے کوئی ہم نہ لیں گے بجائے پاکستان
دل میں ہے راحت حصولِ وطن لب پہ ذوقِ ثنائے پاکستان
ہم کو فرخ ہے جنت ارضی کشورِ خوشنمائے پاکستان

﴿پاکستانی گیت:۱۴﴾

میراوطن

☆

چشتی نے جس زمین میں پیغام حق سُنایا نانک نے جس مَن میں وحدت کا گیت گایا
میراوطن وہی ہے میراوطن وہی ہے
یونانیوں کو جس نے حیران کر دیا تھا سارے جہاں کو جس نے علم و ہنر دیا تھا
مٹی کو جس کی حق نے زر کا اثر دیا تھا ترکوں کا جس نے دامن ہیروں سے بھر دیا تھا
میراوطن وہی ہے میراوطن وہی ہے
ٹوٹے تھے جو ستارے فارس کے آسماں سے پھر تاب دے کے جس نے چمکائے کہکشاں سے
وحدت کی لے سُنی تھی دُنیا نے جس مکاں سے میر عرب ﷺ کو آئی ٹھنڈی ہوا جہاں سے
میراوطن وہی ہے میراوطن وہی ہے
بندے کلیم جس کے پربت جہاں کے سینا نوح نبی کا ٹھیرا آ کر جہاں سفینا
رفعت ہے جس زمین کی بام فلک کا زینا جنت کی زندگی ہے جس کی فضا میں جینا
میراوطن وہی ہے میراوطن وہی ہے
گوتم کا جو وطن ہے جاپان کا حرم ہے عیسےٰ کے عاشقوں کا چھوٹا یروشلم ہے

مدفون جس زمین میں اسلام کا حشم ہے ہر پھول جس چمن کا فردوس ہے ارم ہے
میرا وطن وہی ہے میرا وطن وہی ہے

سوہنا پاکستان

دیس اے سوہنا پاکستان
ایس دی سب توں اُچی شان
سارے ملک وِچ موج بہار .... کتے پہاڑ کتے گلزار
چاول پھٹی دی بھر مار .... ہر ایک دی اے سوکھی جان
دیس اے سوہنا پاکستان
ایس دی سب توں اُچی شان
سبھے پاکستانی بھائی .... ہندو مسلم اتے عیسائی
سارے ہین ایہدے شیدائی .... ہر اک واسطے امن امان
دیس اے سوہنا پاکستان
ایس دی سب توں اُچی شان
خوش نے ایس دھرتی وچ سارے .... چن کوئی تے کوئی نے تارے
اک دوجے توں ودھ کے پیارے .... بچے بڈھے بال جوان
دیس اے سوہنا پاکستان
ایس دی سب توں اُچی شان
پاکستانی دیکھے بالے .... طور طریقے ہین نرالے
سوکھے نے اقلیت والے .... ساڈا رہبر ہے قرآن
دیس اے سوہنا پاکستان

ایس دی سب توں اُچی شان

سچی بات ہمیشہ کیتے .... اک دوجے دی گل نوں سہیئے
آپس وچ سلوک تھیں رہیئے ...... رب رسول ﷺ دا ہے فرمان

دیس اے سوہنا پاکستان
ایس دی سب توں اُچی شان

محنت نال ای کم کمایئے .... پاک سرکار دا ہتھ ونڈایئے
دیس دی قاآئی لاج رکھایئے ...... ملک دے نال اے تیری شان

دیس اے سوہنا پاکستان
ایس دی سب توں اُچی شان

-•●❖❄❖●•-

آزادی دی بہار

ایہہ دیس دی برکت ساری اے

ایہہ دھرتی سانوں پیاری اے .... جند جان وی ایس توں واری اے
ہن دور ہوئی لاچاری اے .... بدخواہ تے سکتہ طاری اے

ایہہ دیس دی برکت ساری اے

ہن سچیاں کھیڈاں کھیڈاں گے .... نہیں جھوٹیاں ٹیکاں ٹیکاں گے
ہن ظلم دے برج وی ڈیگاں گے ...... ایہہ گل ہن دل وچ دھاری اے

ایہہ دیس دی برکت ساری اے

ہُن ڈونگھے ہل وہاواں گے .... تے وافر فصل اُگاواں گے
ہر اک نوں خوب رجاواں گے .... بس فیض دا چشمہ جاری اے

ایہہ دیس دی برکت ساری اے

ہُن صنعت ساڈی چمکے گی .... تے قومی دولت ٹھنکے گی
ہر اک دے ہتھ وچ چھنکے گی .... ایس بارے پوری تیاری اے

ایہہ دیس دی برکت ساری اے

ہن وڈیاں مِلاں لاواں گے .... غربت افلاس مٹاواں گے
لوکاں نوں خوب رجاواں گے .... ہس سمجھو ختم لاچاری اے

ایہہ دیس دی برکت ساری اے

ہن گھر گھر علم پہنچانواں گے .... بیمار دا درد ونڈاواں گے
حق دار نوں حق دواواں گے .... ہن فانیؔ غریب دی واری اے

ایہہ دیس دی برکت ساری اے

(اطریفل سُخن، مجموعہ کلام غلام حسین فانیؔ امرتسری، ۲۲۴سی ممتاز آباد ملتان)

نغمہءآزادی

آؤ مل کر جشن منائیں
آزادی کے نغمے گائیں

شمع محبت کے پروانو .... عیش و مسرت کے دیوانو
خوب ہوئیں مقبول دُعائیں .... آؤ مل کر جشن منائیں

آزادی کے نغمے گائیں

گھر گھر خوشیاں گھر گھر شادی .... آزادی نے دھوم مچادی
آزادی سے گھر کو سجائیں .... آؤ مل کر جشن منائی

آزادی کے نغمے گائیں

پھول کھلے ہیں، گلشن مہکا .... بھنورا بولا، بُلبُل چہکا
چلتی ہیں خوشبو کی ہوائیں............ آؤ مل کر جشن منائیں
آزادی کے نغمے گائیں

اپنا وطن ہے سب سے اعلیٰ .... رونق اس کی سب سے بالا
اپنے وطن کی شان بڑھائیں............ آؤ مل کر جشن منائیں
آزادی کے نغمے گائیں

خالق نے یہ دن بھی دکھایا............ سوئی ہوئی قسمت کو جگایا
چھائی ہیں رحمت کی گھٹائیں............ آؤ مل کر جشن منائیں
آزادی کے نغمے گائیں

شاد رہیں، آباد رہیں ہم .... ہر غم سے آزاد رہیں ہم
مانگو سب مل کر یہ دُعائیں............ آؤ مل کر جشن منائیں
آزادی کے نغمے گائیں

(ہم کلام، صفحہ:۲۲۳)

پاکستان زندہ باد

سندھ اور پنجاب، سرحد اور بلوچستان ہے مِل کے اِس پیارے وطن کا نام پاکستان ہے
ایک مُکے کی طرح چاروں اگر ہوں مُتحد تو بردار پانچواں کشمیر، پاکستان ہے
تو نہ پنجابی نہ سندھی، نے بلوچی نے پٹھان تو مُسلماں ہے فقط گر صاحب ایماں ہے
کہکشاں ''قوس قزح 'مہرو قمر' بحروفضا عرش سے تافرش، ہر ہر گام پاکستان ہے
ایک سو اَسّی کے لگ بھگ مُلک ہیں چھوٹے بڑے ساری دُنیا کی نظر جس پر ہے پاکستان ہے
بخشتے ہیں باعمل اہل قلم درس حیات ایک شاعر کا تخیل ہی تو پاکستان ہے
ہے کوئی، ہم میں مفکر یا مُدبّر آج کل جو بتائے قوم کو کیا رُوحِ پاکستان ہے

جیسے طیبہ میں ہُوا مُسلم حکومت کا قیام — اُس طرح سرکار ﷺ کی سُنت پہ پاکستان ہے

میں ہوں حیراں قوم کے ان رہبروں کی عقل پر — ہاتھ میں جن کے کھلونا مُلک پاکستان ہے

چھوڑ کر مکہ مدینہ آ بسے تھے آنحضور ﷺ — ہند کی تقسیم پر ہجرت ہماری شان ہے

آؤ انصارو مہاجر مل کے یہ وعدہ کریں — جان پاکستان کی ہم، وہ ہماری جان ہے

خوف طاری دشمنوں پر ہے فقط اس بات کا — عالم اسلام کی تلوار پاکستاہے

دشمنانِ دیں پہ بے حد تھر تھر مصحف سے ہے! — خوف طاری ہے کہ عامل اس پہ پاکستان ہے

وقف مطلق، وقف لازم، سورتیں، آیت، رکوع — نُطق کی خاطر خوشا آزاد پاکستان ہے

مُتحد ملت ہوئی تو اُٹھ پڑے تحریک میں — جس کا تحفہ دیکھ لو حضرات! پاکستان ہے

شکل دُنیا کی بدل جاتی ہے جب بنتے ہیں مُلک — آج دُنیا کے ہر اک نقشے میں پاکستان ہے

ہے وطن اپنا تو اس کی قدر کیوں کرتا نہیں — ایک لا محدود نعمت مُلک پاکستان ہے

مِل گیا اِک مُلک تم کو اس قدر جلدی، تو ہم — یہ سمجھ بیٹھے کہ ملنا مملکت آسان ہے

لوگ پوری عمر اپنا گھر بنا پاتے نہیں — بن گیا جو سات سالوں میں وہ پاکستان ہے

سب سے مشکل ہے اگر دنیا میں کوئی مرحلہ — وہ نئے اک مُلک کی تعمیر کا سامان ہے

جانتے ہو کس نے بنوایا ہے اسرائیل کو — اس کے پیچھے روس ہے امریکہ انگلستان ہے

کوششیں بیل فور نے کی تھیں سنوا سکے لیے — دو نومبر سال سترہ سے چلا سرطان ہے

داغ ہے یہ مشرق وسطیٰ کے قلب امن پر — ہے معالج اس کا گر کوئی تو پاکستان ہے

ایک کنبے کی طرح ہیں بھائی بھائی مختلف — سارے صوبے جس کے اعضاء جسم پاکستان ہے

سچ اگر پوچھو تو بنگلہ میں بہت سے لوگ ہیں — دل کی گہرائی میں جن کی اب بھی پاکستان ہے

چشم بینا ہو تو پاکستان ہے دیں کا قلعہ — ایں ہمہ ارض الٰہی از روئے ایمان ہے

ہاتھ میں اپنے مقدر کی ہے تیرے باگ ڈور — ڈیڑھ سو ملین کا یہ آزاد پاکستان ہے

اُٹھ گلے کابل سے مل، طہران و بائیجان سے — اِتحادِ مُسلمیں کی دیکھ پھر کیا شان ہے

''پین اسلامک''، تھی پہلے دن سے یہ جدوجہد ہو عمل پیہم تو پاکستان 'پاکستان ہے
متحد رہنے میں عزت بھی ہے استحکام بھی آج بھی دُنیا میں نمبر سات پاکستان ہے
پورے یورپ کے ممالک میں ہے یہ سب سے بڑا دیکھ لو تم کس قدر ذی شان پاکستان ہے
جرمنی 'انگلینڈ' اٹلی ہوں کہ اسپین و فرانس سب سے رقبے میں سوا یہ ملک پاکستان ہے
اور یہ بھی فخر حاصل ہے ہمارے ملک کو جس جگہ پیدا ہوئے اقبال رحمۃ اللہ علیہ پاکستان ہے
جو کئی قوموں کو صدیوں میں نہیں ہوتی نصیب وہ ہمارے واسطے سوغات پاکستان ہے
کویت و مسقط 'ملایا' اور یہ ارض حجاز زر میں گو اُونچا نہ ہو' لشکر میں پاکستان ہے
غیر اُترے جب ہوائی مستقر پر تو کہے واقعی یہ قائداعظم رحمۃ اللہ علیہ کا پاکستان ہے
کھو نہ دینا دیکھ جو پایا ہے تُو نے غیب سے دشمنوں کا آج تیری سمت کچھ میلان ہے
ہے اگر غیرت تو رکھ لے لاج تو اسلاف کی تیرا تحفہ' تیرا ورثہ ملک پاکستان ہے

گھر اگر کھویا تو تم سب دربدر ہو جاؤ گے
ظرف چھوٹا ہو گیا تو عمر بھر پچھتاؤ گے

ہاں وطن کی سرزمیں پر سختیوں کو بھول جا راستے میں آنے والی کلفتوں کو بھول جا
والہانہ ربط ہے لوگوں کو پاکستان سے یہ ہیں مَر مٹنے کو سب تیار اس کی آن پے
تو وہی ہے جس نے سن پینسٹھ میں دیکھے تھے جہاز عین ظلمت میں رہا تو پُر تبسم 'سرفراز
حفظ پاکستان میں شامل خدا کا ہاتھ ہے ہوش کر مسلم کہ اب تک وہ ہمارے ساتھ ہے
خانہ اُمید کو رکھنا سجائے ساتھیو لو زمین پاک سے رکھنا لگائے ساتھیو
یہ وہ گلشن ہے کی سینچا خون مسلم سے جسے رنگ و خوشبو اور شادابی ہوئی حاصل اسے
اپنا واحد ملک ہے جو ذات واحد پر بنا لا اِلٰہ کے واسطے سوغات زاہد پر بنا
بے ثمر ہوتا نہیں ہے صبر و محنت کا شجر ہموطن شب کاٹ لے پھر دیکھنا ہوگی سحر
تاابد قائم رہے گا ملک اپنا دیکھنا ہم کو آتا ہے لہو سے سرزمین کو سینچنا

بچہ بچہ پھر ہتھیلی پر لیے جاں آئے گا / موت کا پیغام بن کر ہر طرف چھا جائے گا
لنک پاکستان سے رکھنا وگرنہ دیکھنا / دیکھتے ہی دیکھتے نسلیں فنا ہوجائیں گی
صرف کھیلوں ہی سے کیا مسلم بہل جاتا ہے تو / کھیلتا ،لڑتا ،جھگڑتا ہی نظر آتا ہے تو
وقت ہے اب بھی متانت تجھ میں آنی چاہیے / جیت پر میلاد کی محفل کرانی چاہیے
ذہین گر بیمار ہو تو آدمی لاچار ہے / ایسا لگتا ہے وجود اس کا سبھی بیکار ہے
کوئی بھی میدان ہو فتح وطن ہے شے عجب / سر جھکاتے ہیں خدا کے سامنے ہم با ادب
آنکھ بھر آتی ہے اپنا سبز پرچم دیکھ کر / ملک کی عزت سمجھتے ہیں اسے ہم دیکھ کر
سانحہ وہ سن اکہتر کا تصور میں تولا / پھر وہ عبرتناک منظر دوسروں کو بھی دکھا
ذات سے اسکی مجھے امید ہے پھر بھی قوی / یک بیک سدھرے گی حالت میرے پاکستان کی
قائد اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے حملے کا دیا جب حکم تو / اُس کو ٹالا' ورنہ ہوتا اپنا جموں پر قیام
چاہتا جنرل گریسی فتح گر کشمیر کی / بھاگتا راجہ ہری سنگھ کر کے قائد رحمۃ اللہ علیہ کو سلام
ان کا ہی چھوڑا ہوا فتنہ ہے فتنہ آج تک / یہ بھی بغلوں میں چھری ہیں اور منہ پر رام رام
ریڈ کلف کا یاد ہے سرحد پر لائن کھینچنا / دے دیا فیروز پرُ گرداس پر بے جا' حرام

(کتاب کا نام: دیارِ مغرب سے)

پاکستان زندہ باد

بسم اللہ بسم اللہ کہہ کے رب دا نام دھیاواں
پھیر دُرود محمد اُتے خوشیاں نال پوچاواں
چارے یار نبی سرور صلی اللہ علیہ وسلم دے چونہواں توں جاں نثاراں
پیراں ولیاں قطباں اُتے تن من اپنا واراں
قائد اعظم توں میں اپنی جندڑی گھول گھماواں
جُمعے دہاڑے ملی آزادی دِل وِچ خوشی مناواں

-◆ ◀ پاکستان زندہ باد ▶ ◆-

ویلا کسے دا میت نہیں بن دا، میت بناؤنا پیندا اے
تن من دھن نوں وار کے اوہدا من پر چاؤنا پیندا اے
قوماں نوں سر دل کے اپنے گل دیاں ہونی پیندی اے
لہو دے اکھراں نال نویں تاریخ بناؤنی پیندی اے

-◆ ◀ پاکستان زندہ باد ▶ ◆-

کوہڑ جنے ہُندے معاشرے دے اوہو وطن دے پینڈے لئی گھن ہندے
ڈُلھے موتی آزادی دے جگ اُتے سوکھے کدی وی ویر نہیں چن ہندے

-◆ ◀ پاکستان زندہ باد ▶ ◆-

چڑھیا چودہ اگست نوں نواں سورج سانوں منزلاں ہس کے راہ دتی
پینڈے سنگوے اوکڑاں واج ماری اساں کندھ ہنیرے دی ڈھاہ دتی

-◆ ◀ پاکستان زندہ باد ▶ ◆-

سچے عزم دی کرن دا نور ڈُلھا اساں بیڑی غلامی دی لاہ دتی
اساں جگ دے پیڈیاں نقشیاں تے لیک اپنی رت دی واہ دتی

-◆ ◀ پاکستان زندہ باد ▶ ◆-

منزل انکھ دی لبھ لئی اساں انور دوکھی لوس دے رہے ویری جھوروے نیں
اساں دیس دی لج نوں پالنا اے ساڈے دیس اندر جلوے طور دے نیں

-◆ ◀ پاکستان زندہ باد ▶ ◆-

اسیں موت نوں زندگی جاننے آں ساڈی موت اسلام شان لئی اے
بھانویں زندگی تے بھانویں موت ہووے جو کجھ وی اے پاکستان لئی اے

-◆ ◀ پاکستان زندہ باد ▶ ◆-

میری سوچ چونڈے دی لال مٹی تیری سوچ نوں ہیر دا جھنگ لبھا
میرے عشق شہیداں دے پیر چمے مینوں دیس لئی مرن دا ڈھنگ لبھا

پاکستان زندہ باد

پھول میرا وطن

چاند میری زمین' پھول میرا وطن
میرے کھیتوں کی مٹی میں لعلِ یمن...... چاند میری زمین' پھول میرا وطن
میرے مَلاح لہروں کے پالے ہوئے
میرے دہقاں پسینوں کے ڈھالے ہوئے
میرے مزدور اس دَور کے کوہکن...... چاند میری زمین، پھول میرا وطن
میرے فوجی جوان' جرأتوں کے نشان
میرے اہلِ قلم عظمتوں کی زباں
میرے محنت کشوں کے سنہرے بدن...... چاند میری زمین، پھول میرا وطن
میری سرحد پہ پہرہ ہے ایمان کا
میرے شہروں پہ سایہ ہے قرآن کا
میرا ایک اک سپاہی ہے خیبر شکن...... چاند میری زمین، پھول میرا وطن
میرے دہقاں یونہی ہل چلاتے رہیں
میری مٹی کو سونا بناتے رہیں
گیت گاتے رہے میرے شعلہ بدن...... چاند میری زمین، پھول میرا وطن

(ساقی جاوید)

ترانہ

سب سے اچھا، سب سے پیارا، پاکستان ہمارا ہے
پاکستان پہ تن من دھن، سب کچھ قربان ہمارا ہے

پاکستان مسلمانوں کی محنت کا سرمایہ ہے
ہم ہیں پاکستان کے ہر دم پاکستان ہمارا ہے
پاکستان گلستاں ہے ہم نغمہ سنج عنادل ہیں
اِس کے غنچے، اِس کی شاخیں، سب سامان ہمارا ہے
ہم مسلم ہیں، عزم ہمارے ہیں، مضبوط چٹانوں سے
کوہِ ہمالہ سے بڑھ کر قائم ایمان ہمارا ہے
ہم نے ہندوستان کو شمع علم سے روشن کر ڈالا
یورپ کے تہذیب گروں پر بھی احسان ہمارا ہے
ہم نے من کی موجوں سے دریا کی موجیں روکی ہیں
جس کا رُکنا سہل نہیں ہے وہ طوفان ہمارا ہے
ہم مشرق سے مغرب تک مسلم کا خوں گرما دیں گے
ہم زندہ ہیں، عالم ہیں، زندہ قرآن ہمارا ہے
چاند ستارہ پاکستانی پرچم پر یوں گویا ہیں!
مدّ و جزر بحرِ ہستی پر فرمان ہمارا ہے
ہم وہ دلاور ہیں کہ خطرے کو نہیں لاتے خاطر میں
جو مشکل سے مشکل ہو وہ کام آسان ہمارا ہے
ہم سب پاکستان کی خاطر اپنی جان لڑا دیں گے
ہم ہیں پاکستان کے ساجدؔ پاکستان ہمارا ہے

مُسلم جاگ ذرا

دیوے پاکستان دہائی تے مسلم جاگ ذرا
تینوں اجے وی سُرت نہ آئی تے مسلم جاگ ذرا
کافر لوگ سی تیتھوں ڈر دے .... کمبدے کمبدے تھر تھر کر دے
کتھے اوہ شان گنوائی تے مسلم جاگ ذرا
تینوں اجے وی سُرت نہ آئی تے مسلم جاگ ذرا
ظلم مٹاؤنا کم سی تیرا .... سیس کٹاؤنا کم سی تیرا
وِچ کربل جند کہائی تے مسلم جاگ ذرا
تینوں اجے وی سُرت نہ آئی تے مسلم جاگ ذرا
مغرب والے تینوں اُلنگ گئے ...... پچھوں تیرے تے اگے دی لنگ گئے
توں کھڑا ایں وانگ سدئی تے مسلم جاگ ذرا
تینوں اجے وی سُرت نہ آئی تے مسلم جاگ ذرا
دُنیا ایٹم بن بنایا .... قوم توں تفرقہ پایا
کیوں فرقہ بندی رچائی تے مسلم جاگ ذرا
تینوں اجے وی سُرت نہ آئی تے مسلم جاگ ذرا
اج توں خالی مسلم بن جا .... ضد نہ کر تے آکھا من جا
تیری اہدے وچ وڈیائی تے مسلم جاگ ذرا
تینوں اجے وی سُرت نہ آئی تے مسلم جاگ ذرا
لالچ حرص ہوا توں چھڈ دے .... چال چالاکی ریا توں چھڈ دے
تیری ہوجائے ساری خدائی تے مسلم جاگ ذرا

تینوں اجے وی سُرت نہ آئی تے مسلم جاگ ذرا

کاروبارِچ جھوٹ نہ بولیں .... پورا ناپیں گھٹ نہ تولیں
کریں توں نیک کمائی تے مسلم جاگ ذرا
تینوں اجے وی سُرت نہ آئی تے مسلم جاگ ذرا

تیری پاک حکومت اپنی .... ملک وی اپنا دولت وی اپنی
کیوں فیر لٹ مچائی تے مسلم جاگ ذرا
تینوں اجے وی سُرت نہ آئی تے مسلم جاگ ذرا

ہر کوئی اپنا آپ سدھارے .... اپنے پاپی نفس نوں مارے
گل فانی کھری سنائی تے مسلم جاگ ذرا
تینوں اجے وی سُرت نہ آئی تے مسلم جاگ ذرا
دیوے پاکستانی دہائی تے مسلم جاگ ذرا

دُعائے پاکستانی

یااللہ! یہ جہان تیرا... یہ مخلوق تیری...تو خیر کا مالک...تو شر کا بھی وارث... یہ تمام خدائی تیری... یہ تمام نظام تیرے... یہ چاند تیرا... یہ ستارے تیرے... یہ کہکشاں تیری... یہ نیلگوں آسمان تیرا... یہ سورج تیرا... یہ تپش تیری... یہ فضائیں تیری... یہ ہوائیں تیری... یہ بادل تیرے... یہ سمندر تیرے... یہ درندے تیرے... یہ پرندے تیرے... یہ حیوان تیرے... یہ حیوانِ ناطق تیرے... یہ اِنسان تیرے... یہ بندے تیرے... یہ جانور تیرے... یہ نباتات تیرے... یہ پیغمبر تیرے... یہ پاکباز تیرے... یہ فقیر تیرے... یہ گنہگار تیرے... یہ دربار تیرے... یہ ندی نالے تیرے... یہ تالاب تیرے... یہ چشمے تیرے... یہ صحرا تیرے... یہ میدان تیرے... یہ پہاڑ تیرے... یہ بیابان تیرے... یہ مور تیرے... یہ چکور تیرے... یہ دھوپ تیری... یہ چھاؤں تیری... یہ لوح و قلم تیرے... یہ حجاب تیرے... یہ انکشافات تیرے... یہ نیکی تیری... یہ بدی تیری... یہ مسافر تیرے... یہ مسافر خانے تیرے... یہ کھانا تیرا... یہ پینا تیرا... یہ کارخانہ تیرا... یہ کارخانے کا ہنگامہ تیرا... یہ موت تیری... یہ زندگی تیری... یہ شور تیرا... یہ سکوت تیرا... یہ دل تیرا... یہ احساس تیرا... یہ آنکھ تیری... یہ نظارہ تیرا... یہ آواز تیری... یہ کان تیرے... یہ سوچ تیری... یہ دماغ تیرا... یہ جلوہ تیرا... یہ جلوہ گری تیری... یہ ظلمات تیرا... یہ نور تیرا... یہ دن تیرا... یہ رات تیری... یہ دلبر تیرا... یہ دلبری تیری... یہ جان تیری... یہ مال تیرا... یہ حسن تیرا... یہ آنکھ تیری... یہ سر تیرا... یہ ساز تیرا... یہ قال تیرا... یہ حال تیرا... یہ درد تیرا... یہ دوا تیری... یہ مسجد تیری... یہ گیان تیرا... یہ دھیان تیرا... یہ رونق تیری... یہ بازار تیرا... یہ رونا تیرا... یہ ہنسنا تیرا... یہ اِدھر تیرا... یہ اُدھر تیرا... یہ اونچ

تیری... یہ پیچ تیری... یہ روپ تیرا... یہ بہروپ تیرا... یہ کن تیرا... یہ فیکون تیرا... یہ چہک تیری... یہ مہک تیری... یہ پھول تیرا... یہ بو تیری... یہ رنگ تیرے... یہ رنگ سازی تیری... یہ بیماری تیری... یہ شفا تیری... یہ اِسلام تیرا... یہ دوزخ تیرا... یہ جنت تیری... یہ مخلوق تیری... یہ سبھی مہمان تیرے... یہ سبھی انعام تیرے... یہ قرآن تیرا... یہ عشق تیرا... یہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم تیرے... آپ رسولِ عربی رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم ہیں... آخری رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں... تیرے ہی محبوب صلی اللہ علیہ وسلم ہیں.. تو رَبُّ اللعالمین ہے۔

◄ یا اللہ! جب آپ نے ہمیں اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت میں پیدا کیا' ہمیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم' اقدار اور اوصاف کے فیض سے بھی نواز دے۔

◄ یا اللہ! ہمیں اِنسانیت کا ادب... محبت... خدمت... ایثار... نثار... درگزر ...عفو... اُنس... احترام... اعتدال... مساوات... عدل... انصاف کی قندیلیں روشن کرنے کی توفیق بھی عطا فرما' تاکہ ظلم... نفرت... حقارت... حق تلفی... زیادتی... چھینا جھپٹی... قتل و غارت... عدل کشی... اِنسانیت سوزی کے اندھیروں اور اس سیاہ تاریک رات اور ظلمات کی تاریکیوں سے اس خوبصورت جہانِ رنگ و بو کے وسنیکوں کو نجات ملنے کا سبب مہیا ہو سکے۔ اس دھرتی کے درویشوں... فقیروں... مستوں... ولیوں... مجذوبوں... شہیدوں کی لامتناہی کوششوں... کاوشوں اور ہمتوں سے یہ ملک تیرے محبوب... محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کے صدقے حاصل ہوا۔ اس کے منشور... اس کے قانون... اس کی اقدار... اس کا انصاف... اس کا عدل... اس کی مساوات اور اس کے دستورِ مقدس کے نفاذ کی توفیق بھی عطا کر۔ قرآنِ پاک کی تعلیمات کی روشنی بھی عطا کر اور عمل کی بھی توفیق عطا فرما۔

◄ اے اللہ! جس طرح تو نے جسدِ اِنسانی کو آنکھ... کان... دل... دماغ... جسم... خون... گوشت... پوست... ہڈیاں... دل کی دھڑکن اور زندگی عطا کی' اسی طرح

مولا تو ملت اِسلامیہ اور نسل اِنسانی کو معاشرتی زندگی کے تمام فطرتی... الہامی... روحانی ...طرزِ حیات کے اُصول وضوابط... اُخوت... صداقت... امانت... امامت... ایثار و نثار ...اخلاق و کردار... عدل و انصاف... مساوات... اعتدال... مہر و محبت... صبر و تحمل برداشت... مَحنت... جہد... حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام اوصافِ حمیدہ' معاشرتی سانچے' ڈھانچے میں نمودِ حیاتِ نو کو نور کی روح بھی بخش اور دلوں کے چراغ کو نورِ ہدایت سے منور فرما۔ دُنیائے رنگ و بوُ جہانِ ہر سو کو امن و آشتی کا گہوارہ بنا۔

- یا اللہ! اپنی مخلوق پر رحم اور فضل خاص فرما۔
- یا اللہ! ہمیں ان مقاصد کو حاصل کرنے کے لیے جہاد کی توفیق بھی عطا فرما آمین۔
- یا اللہ! تیرے خزانے میں کسی قسم کی کمی نہیں۔ تو بڑا رحیم اور رحمان ہے۔

توبہ قبول کرنے اور معاف کرنے پر قادر ہے۔ یا اللہ! کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو اس تفاوتی اور طبقاتی' غیر اسلامی' غیر فطرتی' عدل و انصاف کے منافی' اقدار اور نظام کو پسند نہیں کرتے لیکن مجبوراً رائج الوقت اور مسلط مغربی ضابطہ ءحیات اور طرزِ حیات کے سسٹم سے ان کو گزرنا پڑ رہا ہے۔ وہ اس باطل' غاصب نظام کے حصار میں مقید ہو چکے ہیں۔

- یا اللہ! ان کی بھی سن وہ کس عذاب کا شکار ہیں' ان کے خیال کو عمل کی توفیق عطا فرما' ان کو اس عذاب سے نجات عطا فرما...... امین۔
- یا اللہ! اس بے گناہ اور معصوم مخلوق کی بھی سن' ہمیں اس سسٹم اور طرزِ حیات سے نجات دِلا۔
- یا اللہ! تجھے تیرے تمام علوم کا واسطہ۔
- یا اللہ! تجھے تیری تمام ذِی جان مخلوق کی حمد و ثناء کا واسطہ۔
- یا اللہ! تجھے تیرے اسمائے الحسنٰی کا واسطہ۔

- یا اللہ! تجھے تیرے محبوب رحمت اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام رحمتوں کا واسطہ۔
- یا اللہ! تجھے تیرے نورالسموت والارض کا واسطہ۔
- یا اللہ! تو اپنے محبوب کی محبوب اُمت پر رحم فرما۔
- یا اللہ! ہمیں معاف فرما۔
- یا اللہ! ہم سے درگذر فرما۔
- یا اللہ! ہمیں سرفرازی عطا فرما۔
- یا اللہ! ہمیں اِنسانیت کے لیے رحمتوں کا سایہ بنا۔
- یا اللہ! ہمیں توفیق عطا فرما کہ تیری مخلوق کو ادب' سلامتی اور محبت دے سکیں۔
- یا اللہ! ہمیں وہ علم' وہ آداب حاصل کرنے اور بجا لا نیکی توفیق عطا فرما جو تجھے محبوب ہیں۔ یا اللہ ہمیں اس باطل' غاصب سسٹم اور نظام سے نجات عطا فرما...آمین۔
- یا اللہ! قائداعظم' علامہ محمد اقبال اور وہ تمام شہداء جن کی انتھک محنت اور خون سے پاکستان بنا' جنھوں نے خود تو غلامی میں زندگی گزاری لیکن ہمیں اپنا خون دے کر ایک آزاد ملک اِسلامی جمہوریہ پاکستان دیا' انہیں جنت میں اعلیٰ مقام پر فائز فرما......آمین۔
- یا اللہ! تجھے تمام انبیاء کا واسطہ' تجھے تیرے محبوب پیغمبروں کا واسطہ' تجھے موسیٰ علیہ السلام کی لکنت کا واسطہ' تجھے عیسیٰ علیہ السلام کے شفا اور زندگی بخشنے والے معجزوں کا واسطہ' تجھے ابراہیم علیہ السلام کی عظمت کا واسطہ' تجھے اسحٰق علیہ السلام کا واسطہ' تجھے اسماعیل علیہ السلام کی قربانی کا واسطہ' تجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین کا واسطہ' تجھے تیرے مقبول و محبوب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا واسطہ' تجھے مائی حلیمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت کا واسطہ' تجھے ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن کا واسطہ' تجھے بی بی خدیجہ رضی اللہ عنہا' بی بی فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کا واسطہ' تجھے علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے اُس بستر پر لیٹنے کا واسطہ جس پر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو لٹایا'

تجھے امام حسین رضی اللہ عنہ کے کردار کا واسطہ، تجھے کربلا کے قافلے کی استقامت کا واسطہ، تجھے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی اذان کا واسطہ، تجھے اویس کرنی رضی اللہ عنہ کی ماں کی خدمت کرنے اور حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق کی صداقت کا واسطہ، تجھے مخلوقِ خدا سے پیار کرنے والوں کا واسطہ، تجھے اس نماز کا واسطہ جس میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی آل پر درود و صلوٰۃ بھیجنا فرض ہوا، تجھے باب العلم پر کھڑے ہوئے ان تمام درویشوں، فقیروں، مستوں، مجذوبوں کی نداؤں کا واسطہ، تجھے تیری احسن تقویم اور اس کائنات کے ذرہ ذرہ کا واسطہ، تجھے بحر و بر کا واسطہ، تجھے تیرے آسمانوں کا واسطہ، تجھے تیرے حسین و جمیل ستاروں اور میٹھی میٹھی نورانی چاند کی روشنی کا واسطہ، تجھے تیری بلندی اور پستی کا واسطہ تجھے تیری حمد و ثناء کرنے والوں کا واسطہ، تجھے تیرے محبوب سے پیار کرنے والوں کا واسطہ، تجھے آنسوؤں، آہوں اور ہچکیوں کا جس کی توفیق تو نے عطا کی اور ان تمام ہستیوں جن کے روبرو تیری ذاتِ اقدس میں پیش کیے ہیں، ان کے صدقے تو اس پیاری اُمت پر اور پوری اِنسانیت پر اور اس کائنات کے ذرے ذرے پر رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمتوں کی بارش برسا۔

- یا اللہ! یہ تیری مخلوق ہے تو اس جہانِ فانی میں ان کو ایک دوسرے کا احترام اور عزت کرنے کی توفیق کا خزانہ عطا فرما۔
- یا اللہ! مسلمانوں کو اِنسانیت سے پیار اور ادب کرنے کا راستہ دکھا۔ نفرت اور نفاق کی بیماریوں سے نجات عطا فرما...... آمین۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْم

ریاست علی مجددی

قاضی کوٹ حافظ آباد روڈ گوجرانوالا

۱۵ محرم الحرام ۱۴۴۴ھ/ ۱۴ اگست ۲۰۲۲ء

مصنف کی تصنیفات وتالیفات

۱) برکاتِ میلادِ مصطفیٰ ﷺ	۲) باعثِ تخلیقِ کائنات ﷺ	۳) میلادِ سرورِ کائنات ﷺ	۴) آمدِ مصطفیٰ ﷺ
۵) ضیائے میلادِ مصطفےٰ ﷺ	۶) میلادِ خیرالوریٰ ﷺ	۷) میلادِ رحیم وکریم ﷺ	۸) معراجِ مصطفےٰ ﷺ کی حکمتیں
۹) عرش دے راہی ﷺ	۱۰) معراج نامہ (ترتیب جدید)	۱۱) حقیقتِ معراج (ترتیب جدید)	۱۲) یادِ حسین رضی اللہ عنہ
۱۳) چشمہء فیض گنج بخش	۱۴) نماز کی حکمتیں	۱۵) فضائل تراویح	۱۶) برکاتِ تراویح
۱۷) ضیائے محرم	۱۸) تجلیاتِ شب قدر	۱۹) ضیائے نعت	۲۰) ضیائے عمارہ
۲۱) روحانی پاکستان	۲۲) بابِ امن بہشتی دروازہ	۲۳) جیسی [illegible] بھرنی	۲۴) کشتیاں
۲۵) مقدر کا ستارہ	۲۶) ضیائے ماہِ قربان ☆	۲۷) حکایات وبرکاتِ مرغ	۲۸) معراج اور عقائد اہل سنت
۲۹) معراجِ خیرالوریٰ ﷺ	۳۰) فیض عالم گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ	۳۱) قلائد الجواہر (ترجمہ)	۳۲) بہجۃ الاسرار (ترجمہ) ☆
۳۳) غزوۂ ہند	۳۴) کوہِ نور ہیرا ☆	۳۵) حضرت یوسف علیہ السلام	۳۶) تیس روزے تیس عبادتیں
۳۷) رمضان المبارک کی عبادتیں	۳۸) ضیائے شب برأت	۳۹) تحفۃ المسلمین	۴۰) برکاتُ الرجب
۴۱) رحمت رمضان فی شھر رمضان	۴۲) گلستانِ ابوالبیان رحمۃ اللہ علیہ	۴۳) حاجی رتن ہندی رضی اللہ عنہ	۴۴) تجلیاتِ بارھویں شریف
۴۵) برکاتِ صبح ☆	۴۶) سفرنامہ نورِ مصطفےٰ ﷺ ☆	۴۷) تجلیاتِ یارھویں شریف	۴۸) اقبال درِ مجدد پر ☆
۴۹) تجلیاتِ سید ہجویر ☆	۵۰) درود تاج (منظوم پنجابی)	۵۱) تھپڑ ای تھپڑ	۵۲) نوری خزانے ☆
۵۳) معراج نامہ اختر (ترتیب)	۵۴) سعید الاولیاء رحمۃ اللہ علیہ	۵۵) کفن میلا نہیں ہوتا ☆	

جہناں کتاباں نال تارہ (☆) بنیا ہویا اے اوہ چھپن دا انتظار کر رہیاں نیں۔

مراجع المصادر

﴿1﴾ قرآنِ پاک ﴿نصحیح کلام الٰہی﴾

﴿2﴾ المستدرک علی الصحیحین للحاکم، رقم الحدیث ۳۹۵۴۔

﴿3﴾ روض الانف شرح سیرت ابن ہشام۔

﴿4﴾ سبحۃ المرجان فی آثارِ ہندوستان ﴿آزاد غلام علی حسینی بلگرامی﴾ عرب و ہند کے تعلقات۔

﴿5﴾ فتوح البلدان۔

﴿6﴾ محمد رسول اللہ ﷺ کا پاکستان ﴿عمیر محمود صدیقی﴾ زاویہ پبلشرز لاہور۔

﴿7﴾ لمحاتِ کرم ﴿محمد طاہر حسین قادری﴾ قادریہ آرگنائزیشن طاہر آباد منگانی شریف، ضلع جھنگ۔

﴿8﴾ برصغیر میں اِسلام ﴿این میری شمل﴾ پرنٹ لائن پبلشرز لاہور۔

﴿9﴾ روشنی اور کامیابی ﴿شیخ صفدر علی نجم﴾ خزینہ علم وادب، اُردو بازار لاہور۔

﴿10﴾ روحِ پاکستانیات ﴿چوہدری محمد اِسلام صدیق﴾ ٹیچرز سٹوڈنٹس ویلفیئر فورم، ملتان۔

﴿11﴾ پاکستان کی روحانی فائل ﴿پروفیسر محمد سرور شفقت﴾ ادارہ اشاعت علوم اسلامیہ کچہری روڈ ملتان۔

﴿12﴾ پاکستان کی عظیم الشان دفاعی قوت ﴿کپتان واحد بخش سیال﴾ بزم اتحاد المسلمین، لاہور

﴿13﴾ میرا پاکستان ﴿محمد عارف بھٹی﴾ اشرف بکڈ پو راہوالی۔

﴿14﴾ قراردادِ پاکستان ﴿محمد علی چراغ﴾ سنگ میل پبلی کیشنز، لاہور۔

﴿15﴾ تاریخ پاکستان ﴿محمد علی چراغ﴾ سنگ میل پبلی کیشنز، لاہور۔

﴿16﴾ تاریخ نظریۂ پاکستان ﴿مظفر مہدی ہاشمی﴾ کاروانِ ادب، ملتان۔

﴿17﴾ نظریۂ پاکستان اور اُس کے عملی پہلو ﴿مطیع اللہ محمود﴾ قرآن مجلس لوئر مال لاہور۔

﴿18﴾ مطالبہ پاکستان اور چوہدری رحمت علی ﴿نثار احمد کسانہ﴾ کوشان پبلی کیشنز لاہور۔

﴿19﴾ پاکستان کا پس منظر اور پیش منظر ﴿میاں عبد الرشید﴾ ادارہ تحقیقات دانشگاہ پنجاب لاہور۔

﴿20﴾ پاکستانی گیت، نامی پریس، لاہور۔

﴿21﴾ پاکستان کا اِسلامی تشخص ﴿ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی﴾ نظریہ پاکستان ٹرسٹ، لاہور۔

22۔ عزمِ عالی شان پاکستان ۔ پروفیسر محمد مظفر مرزا ۔ نظریہ پاکستان ٹرسٹ لاہور۔

23۔ پاکستان زندہ باد ۔ سید انصار ناصری ۔ دعوۃ اکیڈمی اسلام آباد۔

24۔ پاکستان کا اِسلامی پس منظر ۔ آغا اشرف ۔ مقبول اکیڈمی شاہراہ قائداعظم لاہور۔

25۔ پاکستان کا روشن مستقبل ۔ ظفر عمر خاں فانی ۔ شاہ فیصل کالونی کراچی۔

26۔ تخلیق پاکستان پر مہر ربانی کی چھاپ ۔ طارق مجید ۔ نظریہ پاکستان ٹرسٹ لاہور۔

27۔ پاکستان کا قیام "خبر" قرآنِ مجید میں ۔ مولانا وہاج الدین چشتی ۔ مکتبہ قدسیہ کراچی۔

28۔ پاکستان کیوں بنا؟ ۔ ایم اظفر انصاری ۔ تاج کمپنی لمیٹڈ پاکستان۔

29۔ قیامِ پاکستان کے حقیقی اَسباب ۔ سید نظر زیدی ۔ نظریہ پاکستان فاؤنڈیشن لاہور۔

30۔ پاکستان ایک عشق ایک جنون ۔ زید حامد ۔ براس ٹیکس راولپنڈی۔

31۔ پاکستان اور جنرل پرویز مشرف ۔ عبدالجبار بٹ ۔ حریت فکر پبلی کیشنز اُردو بازار لاہور۔

32۔ پاکستان کو کیسے بچایا جائے؟ ۔ مفتی محمد اَرشد القادری ۔ مکتبہ تعلیم و تربیت پبلی کیشنز شاہدرہ لاہور۔

33۔ تکمیل پاکستان کا ایجنڈا ۔ سراج الحق ۔ اِسلامک پبلی کیشنز لاہور۔

34۔ پاکستان تاریخی سیاسی معاشی اقتصادی تجزیہ ۔ چوہدری سیال دین ۔ دانش بکس سٹاک ہالم سویڈن۔

35۔ اَرض پاکستان سوالاً جواباً ۔ طاہر لاہوری ۔ بساطِ ادب پبلشرز لاہور۔

36۔ پاکستان زندہ باد ۔ محمد جعفر سہیل ۔ شہزاد پبلشرز ۲۲۔اردو بازار لاہور۔

37۔ استحکامِ پاکستان ۔ اِسرار احمد ۔ مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور۔

38۔ زمزمہ پاکستان ۔ صبا اکبر آبادی ۔ صبا اکبر آبادی اکیڈمی کراچی۔

39۔ دولت پاکستان ۔ مُستنصر باللہ ۔ شیخ محمد اشرف تاجر کتب کشمیری بازار لاہور۔

40۔ براعظم ہند پاکستان کی شرعی حیثیت ۔ ڈاکٹر ابوسلمان شاہجہانپوری ۔ رحمان پلازہ مچھلی منڈی اُردو بازار لاہور۔

41۔ پاکستان نامہ ۔ ڈاکٹر محمد حسین تسبیحی ۔ مرکز تحقیقات فارسی الیف ۶ مسجد روڈ اسلام آباد۔

42۔ اَبر پاکستان ۔ اَبر وارثی جالندھری ۔ حاجی کریم بخش شاہ ولی تاجران کتب اَنارکلی لاہور۔

43۔ شاہنامۂ پاکستان ۔ پروفیسر شاہین العلوی ۔ اِسلامک پبلی کیشنز شاہ عالم مارکیٹ لاہور۔

44۔ تحریک پاکستان اور پنجابی ادب ۔ ڈاکٹر شہباز ملک ۔ مکتبہ میری لائبریری لاہور۔

45۔ تصورِ پاکستان ۔ ڈاکٹر محمد مسعود احمد ۔ ادارہ مظہر اسلام لاہور۔

46۔ پاکستان اور عالم اِسلام کا بحران اور رسول اللہ ﷺ کی پیشین گوئیاں ۔ محمد ذکی الدین شرفی ۔ انٹرنیشنل انسٹیٹیوٹ آف اِسلامک ریسرچ گلشن اقبال کراچی۔

﴿47﴾ پاکستان کا معنیٰ و مفہوم ❁ ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی ❁ صراطِ مستقیم پبلی کیشنز لاہور۔

﴿48﴾ پاکستان میں حقیقی تبدیلی ❁ ڈاکٹر محمد طاہر القادری ❁ تحریک منہاج القرآن' لاہور۔

﴿49﴾ میرا سوہنا پاکستان ❁ حافظ محمد شریف امرتسری ❁

﴿50﴾ پاکستان خدا کا اپنا ملک ہے ❁ غازی منجم ❁ بنک روڈ' صدر' راولپنڈی۔

﴿51﴾ پاکستان اور تیسری دُنیا ❁ آغا اشرف ❁ شیخ غلام علی' چوک اَنار کلی' لاہور۔

﴿52﴾ تحریک پاکستان ❁ سید نور علی ❁ یونیورسٹی پبلی کیشنز' نوشین سینٹر' اُردو بازار' کراچی۔

﴿53﴾ گھوم لیا پاکستان ❁ اسد سلیم شیخ ❁ اظہار سنز' اُردو بازار' لاہور۔

﴿54﴾ انکشافاتِ نو کرۂ ارض ❁ شیخ الطاف الٰہی ❁ ادارۂ فنونِ فلکیات وادب وفلم' لاہور۔

﴿55﴾ اِقبال' جناح اور پاکستان ❁ ڈاکٹر صفدر محمود ❁ خزینہ علم وادب' اُردو بازار لاہور۔

﴿56﴾ صدائے وقت ❁ عنایت اللہ ❁ اوکاسا پبلی کیشنز' راولپنڈی۔

﴿57﴾ نشانِ عظمت ❁ مرزا محمد الیاس ❁ منگول ریسرچ اکیڈمی لاہور۔

﴿58﴾ صبح آزادی کیسے طلوع ہوئی ❁ احمد حسیب قیصر ❁ القریش پبلی کیشنز' چوک اُردو بازار لاہور۔

﴿59﴾ قومی ترانہ ❁ شریف بقاء ❁ مکتبہ ندائے ملت' شارع فاطمہ جناح' لاہور۔

﴿60﴾ یادِ ایام ❁ محمد شفیع ملک ❁ ممتاز بختاور میموریل ٹرسٹ ہسپتال' وحدت روڈ' لاہور۔

﴿61﴾ تاریخ فرشتہ ❁ محمد قاسم فرشتہ ❁ المیز ان ناشران وتاجران کتب' لاہور۔

﴿62﴾ اِقبال' جناح اور پاکستان ❁ ڈاکٹر صفدر محمود ❁ خزینۂ علم وادب' اُردو بازار' لاہور۔

﴿63﴾ قائد اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا نصب العین اور عہد نو کی ضرورت ❁ سلطان احمد علی ❁ العارفین پبلی کیشنز' لاہور۔

﴿64﴾ جانب حرمین شریفین ❁ محمد یامین قادری ❁ بابِ مدینہ پبلی کیشنز' کراچی۔

﴿65﴾ رُوحانی پیغام اور تعارف ❁ سید سلامت علی شاہ ❁ مجلس محبانِ اولیائے کرام' لاہور چھاؤنی۔

﴿66﴾ انکشافاتِ نو کرۂ ارض ❁ شیخ الطاب الٰہی ❁ ادارۂ فنونِ فلکیات ادب' لاہور۔

﴿67﴾ ارضِ پاک ❁ چودھری اکرم علی اختر ❁ پاک بلاک' علامہ اقبال ٹاؤن' لاہور۔

﴿68﴾ کرامات' حضرت سائیں عبد الرحیم خان رحمۃ اللہ علیہ ❁ ماسٹر طارق علی ❁ محلہ فتو پورہ' گجرات۔

﴿69﴾ ندائے وقت ❁ عنایت اللہ ❁ مقدم ہاؤس' شمس کالونی روڈ گولڑہ موڑ' راولپنڈی۔

﴿70﴾ نوشتۂ وقت ❁ عنایت اللہ ❁ مقدم ہاؤس' شمس کالونی روڈ گولڑہ موڑ' راولپنڈی۔

﴿71﴾ کرن کرن اُجالا ❁ محمد عبد الحق ظفر چشتی ❁ ضیاء القرآن پبلی کیشنز' لاہور۔

﴿72﴾ چوہدری رحمت علی نے کہا ❁ محمد شریف بقا ❁ مکتبہ تعمیرِ انسانیت' اُردو بازار' لاہور۔

﴿73﴾ اِسلامی انقلاب دا سندیسہ ۞ عبداللہ شاکر ۞ اِسلامک پبلی کیشنز' لاہور۔
﴿74﴾ دیارِ مغرب سے ۞ جاوید سید ۞ چندا پبلشرز' کیلےفورنیا' امریکہ۔
﴿75﴾ نشاۃِ ثانیہ ۞ صوفی مسعود احمد صدیقی ۞ لاثانی انقلاب پبلی کیشنز' فیصل آباد۔
﴿76﴾ منزلِ مراد ۞ آبادشاہ پوری ۞ بک پروموٹرز ۱۹' مرکز' ایف سیون' اسلام آباد۔
﴿77﴾ خطباتِ کمال ۞ پروفیسر باغ حسین کمالؔ ۞ دارالفیضان' پنوال' چکوال۔
﴿78﴾ مصباح العرفان ۞ سید محمد مبارک علی شاہ ۞ منڈیر سیداں شریف' سیالکوٹ۔
﴿79﴾ مرآۃ الرحمٰن ۞ سید افتخار احمد حسین شاہ ۞ منڈیر سیداں شریف' سیالکوٹ۔
﴿80﴾ فکرِ انورؔ ۞ سید احمد علی شاہ انورؔ عمرکوٹی ۞ سید احمد علی شاہ انور اکیڈمی کراچی۔
﴿81﴾ اے وطن کے سجیلے جوانو ۞ ہارونُ الرشید تبسم ۞ دیدہ ور اکادمی پبلشرز' سرگودھا۔
﴿82﴾ نگارشاتِ اِسلام شاہ ۞ پروفیسر زریں اِسلام بخاری ۞ الائیڈ بک سنٹر اُردو بازار' لاہور۔
﴿83﴾ پاک جغرافیہ حصہ دوم ۞ ڈاکٹر قاضی سعید الدین احمد ۞ پبلشرز یونائیٹڈ' ٹیمپل روڈ' لاہور۔
﴿84﴾ ہمارا فرض منصبی ۞ چودھری رحمت علی ۞ تبلیغ اکیڈمی' اچھرہ' لاہور۔
﴿85﴾ چوہدری رحمت علی ۞ ڈاکٹر ایس' ایم' کے واسطی ۞ چوہدری رحمت علی میموریل ٹرسٹ' ایڈورڈ روڈ' لاہور۔
﴿86﴾ ہندو کیا ہے' اور کیا کرنا چاہتا ہے' ادارہ طلوع اسلام۔
﴿87﴾ قہر وظلمات ۞ اقبال بیگم لفٹیننٹ کرنل ڈاکٹر سلطان محمود ۞ کینٹ پلازہ' سیالکوٹ۔
﴿88﴾ جذباتِ قومی ۞ سید عبدالقادر شاہ ۞ پنجاب بک ایجنسی' لاہور۔
﴿89﴾ قائدنامہ ۞ سید شوکت علی شاہ گیلانی ۞ اعجاز پبلشرز۔
﴿90﴾ راہِ مدینہ ۞ محمد حسنین بھٹی ۞ پرائڈ پرنس کلر پرنٹرز ہمی سنٹر غزنی سٹریٹ' اُردو بازار' لاہور۔
﴿91﴾ امن کی پکار' ناشر امن کی پکار' ۱۲/۱' الفلاح ٹاؤن بیدیاں روڈ' لاہور کینٹ۔
﴿92﴾ خون دیاں ندیاں ۞ چراغ دین جو نیکے والے ۞
﴿93﴾ گفتار و کردارِ قائداعظم ۞ سعید راشد ۞ مطبوعہ لاہور ۱۹۹۶ء۔
﴿94﴾ قائداعظم کی پہلی اُردو تقریر' اُردو ڈائجسٹ' اگست ۱۹۸۸ء' جلد ۲۸' شمارہ ۷۔
﴿95﴾ حرمت وطن ۞ خادم حسین مجاہد ۞ ادارہ مطبوعات طلبہ' ۱۔ اے ذیلدار پارک اچھرہ' لاہور۔
﴿96﴾ سیرت امیر ملت۔ ﴿97﴾ اِسلام کا سفیر
﴿98﴾ تذکرہ سرتاج اولیاء۔ ﴿99﴾ فاتح قلوب داتا گنج بخش۔
﴿100﴾ افکارِ اولیاء۔ ﴿101﴾ شاہِ فخر الفقر موہڑوی۔

﴿102﴾ علماء اہل سنت ﴿ پیرزادہ محمد اقبال فاروقی ﴾

﴿103﴾ پسِ حجاب ﴿ پروفیسر احمد رفیق اختر ﴾ اقدار ملت پبلی کیشنز، اِسلام آباد۔

﴿104﴾ کلیاتِ حسرت موہانی۔ ﴿105﴾ خطبات الاشرفیہ۔

﴿106﴾ شیخ الاسلام اور تحریک پاکستان ﴿ جلال الدین ڈیروی ﴾ مکتبہ چشتیہ نزد غلہ منڈی، گوجرانوالا۔

﴿107﴾ ذِکر سخیاں ﴿ سید افضل حیدر ﴾ مکتبہ بابا فرید چوک چٹی قبر پاکپتن شریف۔

﴿108﴾ تذکرہ اکابر اہل سنت ﴿ مولانا عبدالحکیم شرف قادری ﴾

﴿109﴾ سندھ کے صوفیائے نقشبند ﴿ ڈاکٹر صاجزادہ ابوالخیر محمد زبیر ﴾

﴿110﴾ ''اَلکھ نگری''، رممتاز مفتی۔ ﴿1﴾ مکالمہ واصف علی واصف ۔

﴿111﴾ شاہ محمد عارف اللہ قادری ﴿ مولانا اذکار حبیب رضا ﴾ مطبوعہ لاہور ۱۹۷۶ء ۔

﴿112﴾ ربانی گرینڈ پلان ﴿ سید ریاض الحسن جاوید پاشاہ جاتی ﴾

﴿113﴾ قائداعظم بارگاہِ رسالت مآب ﷺ میں ﴿ سید صابر حسین شاہ بخاری ﴾

﴿114﴾ علمی خبریں، ۲۱ر جولائی ۲۰۱۶ء نامہ نگار ﴿ ذیشان حسین ﴾

﴿115﴾ اِسلام اور قائداعظم۔

﴿116﴾ نظر کرم ﴿ محمد فیاض حسین چشتی ﴾ رمطبوعہ لاہور

﴿117﴾ ذِکر پروانہ رسالت ﴿ اَز سید شہزاد حسین زیدی ﴾ Q(o) - 424 بلاک ماڈل ٹاؤن لاہور۔

﴿118﴾ چراغِ وقت ﴿ عنایت اللہ ﴾ اوکاسا پبلی کیشنز، راولپنڈی۔

﴿119﴾ صبح مدینہ ﴿ اختر شیرازی ﴾ مکتبہ اَدَب اے ر۱۴۱۷۔ قاسم بلڈنگ ڈھاکہ روڈ صدر بازار لاہور کینٹ۔

﴿120﴾ ماہنامہ دعوتِ تنظیم الاسلام، اگست ۲۰۰۹ء ☆ مضمون نگار:: علامہ رب نواز خاں اجمیری۔

﴿121﴾ خاص نمبر ''اذان''، اگست ۲۰۰۱، صقارین قرآن اکیڈمی، بڑا قبرستان روڈ، گوجرانوالا

﴿122﴾ سہ ماہی، نگارشات، سالگرہ نمبر، جولائی ۲۰۰۲، ٹمپل روڈ، لاہور۔

﴿123﴾ ماہنامہ ''نئی زندگی''؛ ''خاص پاکستان نمبر، ۱۹۴۶ء الہ آباد، لاہور۔

﴿124﴾ ماہنامہ ''البر'' تحریک پاکستان نمبر، اگست ۲۰۰۶ء لاہور۔

﴿125﴾ ماہنامہ ''عنبر'' آزادی کے پچاس سال، ۱۹۹۷ء، گوجرانوالا۔

﴿126﴾ ماہنامہ رضائے مصطفےٰ ﷺ اپریل، اگست ۲۰۱۵ء، گوجرانوالا۔

﴿127﴾ ماہنامہ السعید ملتان، مارچ، اپریل ۲۰۱۵ء، ملتان۔

﴿128﴾ ماہنامہ عرفات، اگست ۲۰۱۳ء لاہور

﴿129﴾ روزنامہ نوائے وقت، جولائی ۲۰۱۵ء۔
﴿130﴾ ماہنامہ درویش، ڈاکٹر خواجہ عابد نظامی، مکتبہ درویش، عبدالکریم روڈ لاہور۔
﴿131﴾ ماہنامہ "سیارہ ڈائجسٹ" اولیائے کرام نمبر جلد اوّل، نومبر ۱۹۹۹ء
﴿132﴾ ماہنامہ الحقیقہ شکر گڑھ، جولائی ۲۰۱۳ء۔
﴿133﴾ ماہنامہ کنز الایمان لاہور، قائداعظم نمبر، ستمبر ۱۹۹۸ء -
﴿134﴾ ماہنامہ کنز الایمان، تحریک پاکستان نمبر، اگست ۱۹۹۵ء لاہور۔
﴿135﴾ ماہنامہ ضیائے حرم لاہور نومبر ۱۹۹۵ء ص ۵۴ از پروفیسر محمد سرور شفقت (حسن ابدال)۔
﴿136﴾ ماہنامہ ضیائے قمر گوجرانوالہ، شیخ الاسلام نمبر، اپریل ۱۹۹۱ء -
﴿137﴾ ماہنامہ رکن الاسلام حیدر آباد مئی ۲۰۱۴ء -
﴿138﴾ ماہنامہ معارفِ رضا کراچی جنوری ۲۰۱۶ء -
﴿139﴾ جاسوسی ڈائجسٹ: اگست ۲۰۱۱ء -
﴿140﴾ دَاغِ جبیں [حکیم محمد نعمان ساجد] ادبی سجھار یلوے روڈ پسرور
﴿141﴾ تحریک پاکستان میں علماء و مشائخ کا کردار [محمد صادق قصوری] تحریک پاکستان ورکرز ٹرسٹ لاہور۔

اِقبال مُجدّد پر





مصنف

علامہ ریاست علی مجدّدی

کتب خانہ امام احمد رضا

کتب خانہ امام احمد رضا دربار مارکیٹ لاہور

0313-8222336
0321-4716086